



U.544.56

1-12-09

Title - Mangam Mutakhasaq

Creator - Mithal. Shafiqul AG Shifalat.

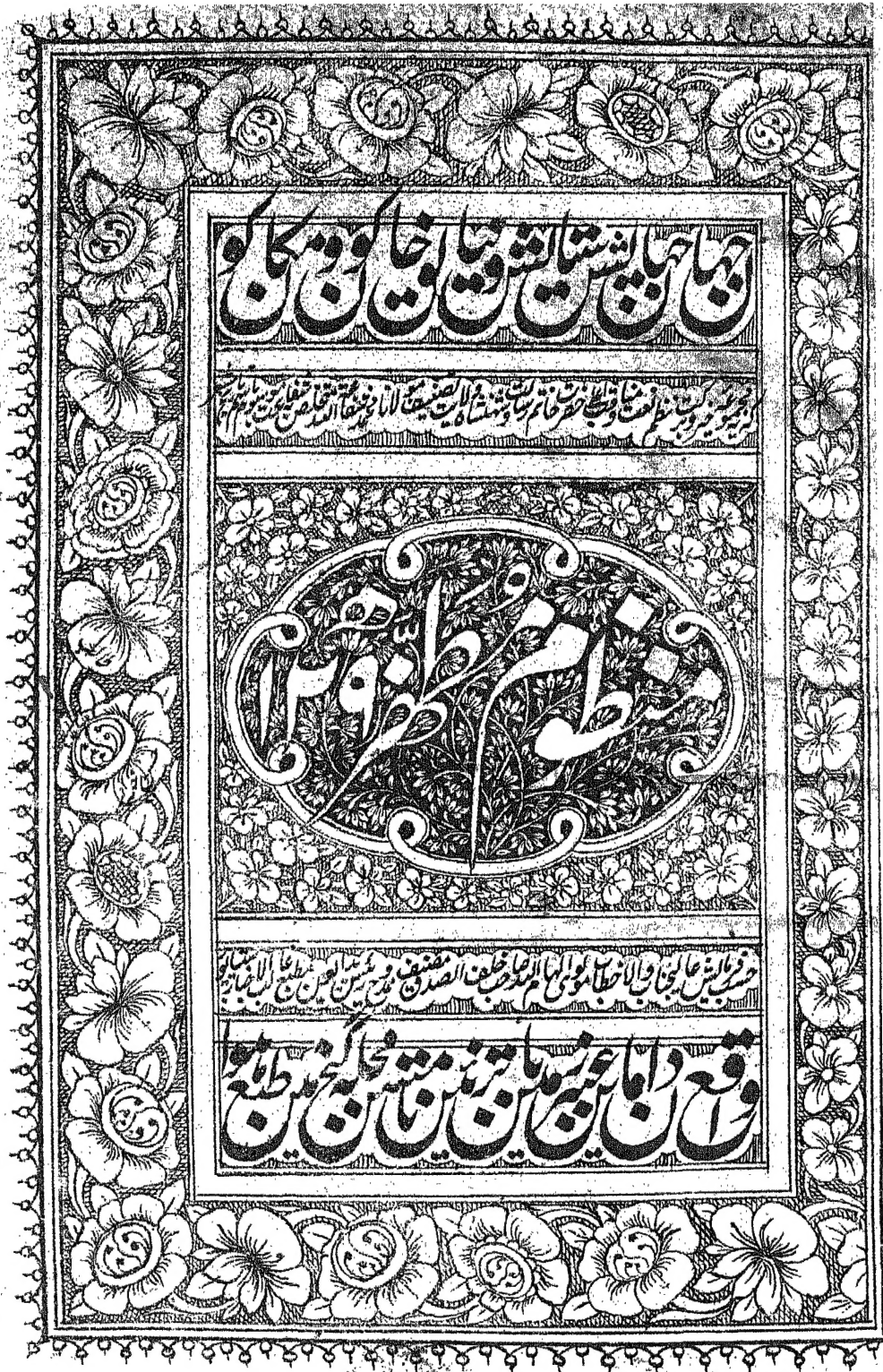
Publisher - Matbaa Ghaliya Al Akhbar (Seetapuri)

Date - 1290 H

Pages - 80

Subject - Usul Sharai - Majma Kalam -  
Maatig & Maatig Kalam.





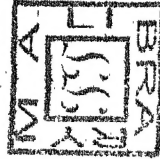
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه

مظفر

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه

بسم الله الرحمن الرحيم





ORDU SECTION

۵۲۲۵۶

۸۹۱۵۴۳۱

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U54456

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پر کینشتان ہنر و نظر و شیار بہ ہر ورق و فرست معرفت کردگار بہ ہرستان سمن او سیکل آریاری حمید و شاد  
 یسر و شاد است کلمات کلام او سیکل گلهای مضامین تحت و توصیف سے رنگارنگ خوش آب و ہوا  
 بلبلان بان آشیانہ دہن ان سیکل کو حید کی نغمہ سر ہے وجود بشریان عالم میں سیکل صنعت کا ملک ایک  
 نگہ سے بنا ہے سائبان فلک کو اوسے نے قنادیل ستار و نشی آراستہ کیا فرش خاکی کو گلستان  
 بوقلمون سے اوسے نے پیراستہ کیا او سیکل کرم سے انسان نے تاج لکھ کر شکاری آدم کا مہر  
 رکھا ہے او سیکل فیض سے خطبہ خلافت ائی جاعل فی الارض خلیفہ بنام انسان پڑ گیا ہے  
 اور اک کنہ سے عقل حیران ہے اسے برتر از خیال و قیاس گمان و ہمہ و ہر چہ گفتہ اند شنیدم  
 خواندہ ایم برہنہ او سیکل کلمہ تو حید سے تر زبان ہے ہر گویا کہ از زمین ویدہ و حدہ لا شریک  
 گوید ہزار ہزار حمد و سپاس اس پروردگار کو سزاوار ہے کہ تمامی موجودات کو عدم سے منصفہ ہستی  
 جلوہ گر فرمایا اور واسطے ہدایت کرنے کے انبیا و رسل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نائب  
 شہر یا علی الخصوص اپنے کلام ازلیہ سے نگارستان جہان کو بوسیلہ ذات باصفات نظر کل موجودات  
 متصفہ فیض الہی ہوتی منبع صفات جبروتی فخر تفسل آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتب کیا  
 اور اوسے آفتاب عالم تاب کے جمال جہان آراستہ تمامی ذرات مکنونات کو نورانی و مزین فرمایا

CHECKED 2002

۸۶۱۹۹

والشمس كما وصف نيكو به والليل آتني توصيف موصى بغير لوبه تاج اكل ما خلق الله لوقته  
 كازيب سر به خلعت فاخره خاتم النبیین کا در بر به بستر به بشارت بالمؤمنین وف المرحم من  
 به تشریف و انك اعلى خلق عظيم مصداق آیه کریمه سُبْحَانَ الَّذِي اَسْمَى كُلَّ شَيْءٍ بِحَسْبِ عِلْمِهِ  
 البصر وما كفى فحاط بخلق و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين موصوف بعفت كسفت  
 نبينا و اذ هم بين الماء والطين فخر به مشعر نعت خاتم قصصنا موبس سالت خلاصه موجودات  
 سلاله كائنات مفتاح مشكلات متصالح ظلمات ماضى جور و اعتساف عروج عدل والظان مطلق  
 ارباب شريعت مقصود اصحاب طريقت حبیب الرحمان غيم الايمان نبى الرحمن امام القليتين رسول  
 يس الخافقين امير العالمين شفيع المذنبين قدوة جبر و بشرا سورة شفيهان روز محشر تحت نشين سيرة الفتى  
 راقى قبضه قارب قوسيين او اكد فى علبت غالى افرينيش صا حببناش و بينش توريد و كتاب سالى عز  
 عالم ربانى مبین حسنات متعل مجرات حفرت ابو القاسم محمد مصطفی احمد بحسبه صلوة الله عليه من ان

ولا خافیه کوی محمد شوشو	زهر حوتو بیا شوشو	بهر سجدہ جان بی و می شوشو	بر و قبلہ و شوشو
بر و شوشو کر از قند عالم و با شوشو	امیر قلعه سوئی شوشو	با خلاق المی تصف یودا شوشو	علا بای شوشو و خوی شوشو
بکن خانی شام ز بود کلما جلال	بیاد لدا بودی شوشو	نیا ز دولت کره عرفان شوشو	قد ششان بجوی شوشو

اور در دنا محمد و اعلی ال طهار و اصحاب یار پر به چا سبیکه که امور و نبی و در نبوی میں امتیاز حضرت  
 مائتہ شجره اشجار و سن اسلام میں سرگرم جو حرب عجم سے نام کفر کا مٹا یا جان نشینان محفل شریعت  
 صدر گزینان مسند طریقت کار وایان کشور دین مبین دایان طریق صدق و یقین گنجوران خزانہ رحمت  
 الی سر رشته داران فیض تثنای زبده ارباب عقول راه نمایان طریق حضرت رسول تاجداران اقلیم  
 اجتناب و احطفا مسند نشینان ملک تسلیم و رضا حضور صا چار عنصر کالبد و لایت کبرے و چار رکع قصر خلافت  
 عظمت کمال صفات اربو متعارفه زمانه کائناتین کے ذوات زاکیات میں طوره و اوارا کبر جلال  
 کائناتین کے نفوس مطهره میں نمودار مواءعنی افضل البشر بعد الانبیاء بالحقائق قاتل الکفره و الزندقه  
 و فی غار لصاحبه فیق امیر المؤمنین امام المسلمین ابو بکر الصدیق و اعدال اصحاب حبیب الله و الاجتساب من المیز  
 و الحجاز امیر المؤمنین عمر بن الخطاب و مقتدر امی الصابرين فی البیاض و الضراء الثابت والراسخ و البلو  
 و الاثر و جماع آیات القرآن کشل التزیب فی لوح الرحمان امیر المؤمنین امام التقیین عثمان بن عفان

والغرائب حباً لمفاخر المناقب مطلوب کل طالب مفروق الذائب شبح العرب العجم اکرم الامم غالب علی کل غالب میر المومنین بنیر المتقین علی بن ابی طالب صفوان الداعی جمیعین بعد حمد و ثناء کے کج معجزان تولیدہ بیان محمد الہام الدان مولوی شفاعت الد صدیقی مرحوم مغفور بدایونی خدمت میں ملکہ ہنجان معنی کے عوض کرتا ہوں کہ بعد رحلت حضرت والد ماجد غفرلہ اللہ الصمد کے طبیعت احقر کی متوجہ الفرام مورد نیکی رہی بدین جہت کلام پاک حضرت موصوف کا پردہ اختفا میں پوشیدہ رہا بسبب استبداد بعض جناب کے اوان گوہر گران بہا کو صندوق گنہامی سے نکال کر اراشہ گوش و گردن عود سن مانہ کا کرتا ہوں سبحان اللہ کیا نظم ہے کہ جسکے ثنا سے نظم پر دین پرانگندہ ہے ہر ایک مصرع کو دھڑکاں کہیے تو بجائے ہر ایک بیت پر بیت ابرو کا گمان ہوتا ہے شوخی عبادت و عذگی مضامین کیا کون کہ کیسی ہے قدیمی سنی ہر حرف اسکا گوہر گرانما یہ کہیے تو روا ہے اور کیوں نہ ہو کہ لفظ لفظ نقطہ نقطہ او سکا توصیف ثنا سے حبیب الرحمن اور اوٹکی اولاد طیبہ برطہ سے پر ہے اللہ اللہ تمام عمر والد ماجد مرحوم کی اسی طرح کی راستگی نظم میں بسر ہوئی تلمذ آپکو جناب ظہور اللہ خان نواٹولی بہند سے تھا کہ جسکا شہرہ شیرین بیانی کا فرش سے عرش تک ہے اور بیت آپکو ہادی طریق خدا دانی رہنمائے عرفان یزدانی مقصد اور اوصیاء پیشواے اولیاء واقف رموز عرفان سالک مسالک طوق ایمان قدوہ اہل طریقت زبدہ ارباب شریعت نکتہ دان ہر دو جہان قطب الاقطاب مان تضرع شہداء دنیا مولانا جناب حضرت سید شاہ نصیر الدین حسین صاحب زنی بریلوی اوام اللہ فیوضہم سے ہے تاریخ شہرہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۲ ہجری قدسی گورفات پائی امید سخن شناسان روزگار سے یہ ہے کہ حق میں جناب مغفور کے دعائے خیر کریں اور اگر کہیں کوئی لفظ بیجا یا وین تو ذیل عاطفت سے چہاویں چند قطعہ تاریخ وفات والد ماجد مرحوم مغفور کے جو اس خاکسار اور بعض بعض جناب کے لیے ہیں تحریر کرتا ہوں فقط قطعہ تاریخ وفات مولوی محمد شفاعت الد مرحوم مغفور مختصر شفاعت تصنیف محمد الہام الد بن لوی محمد شفاعت الد

عندلیان چین ہونے کا سیاہ	برس عیش چین ہر سو افریق	روکل زرد ہوا مہر ہوا
رہا زور و قوت ہر ایک میں کس کا	عوفن مزہم غانچین کی	نہمہ درد جگر سوز تھانا
دھی دھامی صبی فی کہہ اللہ	فلکیوں کرتا ہر کہہ عہد تاریخ	چچو جنت میں حواریوں کو
دو سر امیر تاریخ پیر کا	اوٹا وٹولی باغ بنوی	۱۲۸۸ ہجری

قطعہ تاریخ وفات تصنیف حکیم حافظ محمد ہادی صاحب سید بن ایون			
مع خواں نبی شفاعت نام	چو طر جبار لایقا کو مئے	سال صوری معنوی عدد	۱۲۸۸ اور اردو اداریہ سے
	قطعہ تاریخ وفات تصنیف انصار حسین صاحب	۱۲۸۸ ہجری	
جناب عم عالیجاہ مرحوم	زحادث چون نظام نقل کرد	خیال سال حلت درم لو	بلغت نالغ کرد و در وین
		۱۲۸۸ ہجری	
ربر و ملک م جب ہوئے	فکرین تاریخ کی تب ہم ہوئی	غیب آئی صد انصاریہ	حرف تو شیمی سہی سال غم ہوئے
		۱۲۸۸ ہجری	
قبلہ دو جہان جناب عم	مع خواں حبیب بانی	جب قضا کر گئے بامر قدر	شکر گوئی کا فن ہو افانی
	کہا نالغ نے مجھ بوی انصار	کہہ تو آہ رشک خاقانی	
	قطعہ تاریخ وفات تصنیف محمد امیر حسین صاحب	۱۲۸۸	
چو موی اعظم سو خلد رفت	دگر گون شدہ در گرد و زوا	پے سال غلت بلفتم ہین	فرخ راغی در نہاد آمدہ
		۱۲۸۸ ہجری	
	صبح حلت عم مکرم	جمادی دومین کی سترہ تی	
	قطعہ تاریخ تصنیف سید عبدالرحیم متخلص بہ شورش ساکن بانی ملی	۱۲۸۸	
ہوئی مرحوم خادم حسنین	دی جگہ خلدین نہ نہیں یارب	شور نالغ فیون رشک	اک جہان غم سے با حال ہوا
	آغاز کتاب مستطاب سب سے	منظوم مظهر	۱۲۸۸ ہجری
	بسم اللہ الرحمن الرحیم		
یا موی کی کہول میں جگر چن	سبح اسم ربک جسے کہا قرین	تا خدا ایسا کرد میں باریہ کر	اگر کسی وقت کشتی نوح کی طوفان
جسے تیری نظر کوں آوے گنا خط	کیسی بیگانہ بنی نہ باندہ بن	گل پیل شریک کوں نہ دیا	ہر و ش گل گنا گشتن کا بن
باغ عالم مصطفیٰ فیض بہرہ	کستی ہی بوجہ جگر کس گل بن	تو عزیز ایسا کہ تجھ کو خضر و یاسر	دہاوند پیر و شہنشاہ کو سنا
اگرچہ دنیا ہو تو بہر کس کوں	در بدر مجھ کو بہرہ شکر نہا بن	دیو مجھ در کس حسیت تو نہا بن	دیو مجھ در کس حسیت تو نہا بن
تبت پیری یاد آتا ہوا کی فرد	بہو کی تاریخ مجھ کوں غم بن	خود فراموشی سے بیا بن	جس کو گرد و غبار کی بین
و ادھر جگر کوں حال افسوس	گردش غمت بیا بن بیا بن	منش نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ	کہہ منی تی نہیں دیدہ کر بیا بن

<p>شکر نعمت ساری تو چند آنکه نعمت ساری تو          شافع مختبر نبی حکم و یا حیدر امام          خلعت انامختار علی کو بیجا          مصطفیٰ نور الہی مقتضی نور نبی          سے خدو خدوں و ملکوں گران</p>	<p>کھس سجت ہو تیرے فیض پائیز          شک سہیں، او کہ تو تیرے جیسا نہیں          خلقی پر علی کیا جنگ کیسے          رشتہ کی تمسک سے تیرا پائیز          جبکہ کو کہتے تھے کہ اناسیہ پائیز          انوشاغت کی تیرا تیرا کہتے تھے</p>	<p>آتش سجده کہیں خاک کو شاکہ کیا          مصطفیٰ جاوہر لائتہ للعالمین          مصطفیٰ کی دیالیت جیل کو لایا          مصطفیٰ عالم نیاہ اور برتھ لایا          برکت ترخامت کی کو تو کیا          مشکل آسان کی کی کو تو کیا</p>	<p>فصل سے تیرے فضیلت کی تو انسان میں          تو تو فرمایا رسول مجھے آئی انسان میں          تو تو ابابہ خبر تیرے آئی میں          اسی پر جای تو اسکو ہی صلاح عین          اک مکان جبکہ بودا دین قصہ تیرا</p>
<p>او خلد فیہ آسمان و زمین          ذات تیری ہی مجمع حسنت          نام نعم الوکیل ہے تیرا          رحم کی تو اگر نگاہ کرے          دیکھو بچپن کوئی سکندر          تہا فریدون فیروز پالا          شاہ جمشید نے کیا تھا غور          او بچے او بچے مکان کس کو          تہا جو ضحاک شاہ کبر شعار          تھے شہر او سکے غیرت طوبے          تو نے نقد پر میں جو کچھ لکھا          رسدہ لا شریک ہے تیرے          قسم نبی بھی کہی کے          از برای علی شیر بہر          مہر رح حسن امام زمان          پے عابد شہ زمین زمین          اسے صدق و حسم جعفر کا</p>	<p>اگر شمشاد صاحب ملکین          تو ہے روزی سانچے کلمات          نہ نظیر و عدیل ہے تیرا          تو گدا اگر کو بادشاہ کرے          کروا شاہ ہفت کشور کا          او سکھ شاہوں کو پریا پالا          تخت و تاج چشم بوا شہ          تو نے پہنکا دیے او کڑوا کے          دوش پر او سکے کہ تیرے          او سکوا او سکوا غور و دوبا          وہی ہوتا ہی او مری ہوئے          سنبہ ہیں فقط یہ کہ کتابت          شان شفا ربی خیر کے          شاہ مردان کشد و خیر          زہر قاتل سو جو ہوا بچان          صابر و شاکر و اسیر سخن          تہا جو گل گلشن چمبہ کا</p>	<p>خالق جن النور جو نور          دافع درد و یکسان ہے تو          انکم الحاکمین کہتی تھے          مہربانی جو ہے حساب کر          بن میں پیدا ہوئی تیرے جہان          جو پہرے بجھتے تھے اس سرور          کیا فرعون عوق بحسبہ          جبکہ نرو و سرشتی لایا          کی جو شداد و خود آرائی          پہلے ملا باغ سی یہ آخر کار          پر ہے ہر وقت اختیار          احدا صدقہ انبی و وحدت          تجھ کو تہج انبی کی قسم          صدقہ تہج انبی کی قسم          غربت شاکر کیا پائیز          تجھ کو یا قرا مام کی سوئے          صدقہ کاظم کا ان کی عظمت</p>	<p>منظر جلوہ و سدریا نور          قوت قلب صبر جان ہے تو          الرحم الراحمین کہتی تھے          دم میں ذرہ کو آفتا پیر کر          تخت شاہی ملا بغرت و نور          ایک دم میں کر تو اسوئے          مخوف تہی گو گیا ہو بھلا          ایک مہر سے مفر گماوایا          کہ تھے نخوت بہشت نبوی          پاؤں کو تھی ہو گیا فی النار          فصل کرتے لگے نہ بار تھے          جاہ و عز و جلال قدرت کا          انجو تہج انبی کی قسم          تہج انبی کی قسم          شہدہ تہج انبی کی قسم          شہدہ تہج انبی کی قسم          شہدہ تہج انبی کی قسم          شہدہ تہج انبی کی قسم</p>



سیر موسیٰ رضا کی جھکومت حسن عسکری کے صدقہ سے سرسبز میری دعا محبت سے گر ہے دھوسے تختے غفوری کا خود غلط ہوں غلط ہوں پایا جان شیریں پر میری آنکھیں آپ نے کہا ہے لے موسیٰ بخشت و از خون گرد یا رب غیب سے رزق کر عطا مجھ کو میں ہوں لائق اور اللہ سیر یہ گھر ہی گنہ کی گاری بخشت رب پاکیزات مجھے کہ نہ انبیا و جنس کا محتاج میرے مالک ترا غفور ہے نام کون بشتا ہے داد کی روداد جب تلک جسم میں جان ہے قبر تار یک میں نہ ہوں حیران میرے زخم درون داغ جگر ذکر جب احمد واحد کا ہو دست کش مجھ سے تو رات ہو ہے یہی مقتضای غفار سے سایہ پائے آج نہ خستار جس کا پیل مرا پر ہو گزر	دُر بحر عطا کی تجھ کو قسم میرے برج علی کے صدقہ سے دے مرض سے شفا طیب سے تو مقرر گنہ کو کیا پروا کیا ہوں میں جبر کیا میری مشت فرما دگی ہے کوہ کنی عرض محتاج میں ہوں سدا داد و دہ کہ سے کرتے آزاد طعن مجھ کو سے بچا مجھ کو سب ترے فضل کے نہ ہو گناہ اپنے فعل کو لئے شرمسار ہے درد و غم سے ملے نجات مجھے جاو کس در پہ یہ ترا محتاج بے مدد غیر کے بنا دے کام کون تجھ بن کر سے مری او تیرا ہر وقت دل میں یاد دیکھو اچھ کامیں رخ تابان ہو دین تربت پہ ہو لو کا جاک دوسو سہ تنگی لک کا ہو میری مٹی کہیں خراب ہو پادہ بخشش کا تیری ہو بہاری چتر سر ہو مرا بر و ز شہار ہوں جس میں ابن لطف ہر سر	اتقا باقی کی دولت سے مندی نیک نام کی سونڈ نہیں مخفی مری گنہ گاری جبکہ تو ہے کریم اسے داؤد شاہد مدعا کا ہوں چوہا کوئی اپنا نہ یاورد ہمد کیون نہ سیر میں اچھا و کرون بحرفانی میں بروہ جاک میرا پورا سوال کر دو تو کچھ عبادت کی الم ہے مجھے گو کہہ دم قصور وار ہو نہیں ہمیشہ غنیمت و رحمت دے تنگدستی لے کر دیا جین بحر غم سے بچا دے اوسو غم کے زندان سے تو تابی دے نزع میں مجھ پہ نہ رخ شہید سر پہ میری جھینج الا ہو جب نیکرین قبر میں آئیں بند ہو گزبان اچھا ان حشر میں جبکہ نصیب میزان جب زنت پہ قمار آئے مجھ کو برداشت ہو نہ گزرا کی پل نہیں تیغ تیزی نہ ہو	فیض وجود نفی کی دولت سے تجھ کو بارہ امام کی سونڈ کیتے بد میں خود ہوں قراری تو مجھ سے بحث خطا سے خط جیسے مجھ کو کون خواہش لیلے کون ناشاکا ٹٹائے غم کیون اندام میں تجھ کو یاد کروں صیل کی طرح درد و غم بجا تخل امید میں شردے تو تجھ کو ہو لارٹا یہ غم ہے مجھے پر کر م کا امید وار ہو نہیں عیش و آرام کے فرغت دے دور کر صد مہ عذاب الدین پار پیر الگادے اوسو دل جو ٹوٹا ہے مٹی کی د لبے جاری ہو گا کہ توحید نور کا گور میں اوجالا ہو دینے پائیں تجھ کو انبیا میں کر میں شکل کشادہ اوسو تو سے جلو میں اگر مرخصان تجھ کو تابش کی گزرتا ہے شندھی شندھی ہو چلاؤں کی اوس سے دی تو پناہ اسے غفار
--	---	---	---

<p>صدقه تشنگان کو پلا تیرا فضل و کرم ہو پیر ماتکون تشنگان کو تو جو خطا لون سارا اگر ملے تا ر چاہتا ہوں گلشن کشیر</p>	<p>جام کو ترسے جھکے عطا شعلہ آتش کے گل بن چل جھکے لہنی کا دے سوا بس ہے خوشبوی بخت کا جھکے دکلا درخشاں میر دیو صلا نظم کا شفاعت کو</p>	<p>دیکھ دو رخ کو میں پڑھو پہو لہا ہوں فی بخت کو میرے طور پر ہو جھکے شرف باغ جنت کی زمین ہر کو مرد سبط مصطفیٰ دیکھو بخش دیو ایسے بے لیاقت کو</p>	<p>وقتا بنا عذاب اللہ ہر گلشت باغ جنت دے جھکے دی خاک کو تو شاہجہاں دیو مجھے روضہ سے کافضا اپنی آنکھوں سے کر بلا دیکھو</p>
<p>ہو خطا وار مگر ہے تیرا جھکو میرے اعمال کو تیری نوازیار میرا کیا ہو تیرا سناست باغ جنت شام ملک تو پاویگا کسی حساب گر دین میں خوشی نہیں پاؤں سکندر بخش صحت مرض غم کو عظیم مطلق خود بخور و غیث کو تو پر مشکل اسان رزق و عیش تو تیرا نام تو اسائن غم نہ ہو نہ ہو فکر نہ ہو نہ ہو چاہو جھکے سحاب خرگاہ حریر در سلطان سلامت کی مٹی بانی سنگ اسود کی پریشانی ہو لیکن ہو و جاروشی مرقہ صند کی نصیب دافانی ہو و تھالچو اچانک تہ شبک لکھ رنگ کے تادیکی میں مرحہ اسید کی مٹی العربی</p>	<p>بخش دیو کرم سے مر کو جھکو رحم کر جان کو اس بندہ اور جھکو نہ تو دنیا ہی ملے نہ عقیقہ جھکو دین ملت اگر پہلے بلا جھکو دور دور سے دیا چین جھکو کر نہ ممنون دعا تو اٹھا جھکو جانکے لکیر ہے یا ورتنسا جھکو حضرت احمد تار کا صدقہ جھکو تو کجا لکیر ہر وقت خدا جھکو فرش قائم نہ سریر وہ یا جھکو تخت جہش کی ہرگز نہیں جھکو زلف ہندوستان نہ ہو جھکو جہنم کی کوئی بت نہ جھکو نزع کی وقت تصور سے تیرا جھکو اپنی پیار کا دیکھ کر جھکو قبر میں شام و صبح ہو جھکو</p>	<p>اپنی حال میں اپنی ہی شہدہ بندگی تیری یہ یاخیر نہ کرنا کل پڑھو کو ملک کی مفت جوانی ریگ صخر اسو فزون میں جھکو کوئی تیرا ہی بری وقت کسی شہادی ناخدا تو ہی سفینہ کو سبار لگا میرے رزاق نہ تھکے کسی کج واسطہ بختن پا ک نوت و جھکو تیرے جوانان میں شہت کا وکی جاہ کند و نہ فر فریدون کا خاک و رواہ اچر کا بناؤں کر مرخی کی مینہ کی ہونہ یا خدا قد شہیر ملک ہو پنا جان جاتی ہو مریم تیرا جھکو خاک دفن پیکر کو جو اچر قدر ماب خوشی قیامت کی ہو جھکو</p>	<p>جمع حضرت میرت کیجیے رسوا جھکو ایسی حق رہی یا بندگی نہ جھکو آج میری میں کیا کیا غم و جھکو منقوت کا ہو مگر تجھے تیرا جھکو چو تیرا ہر شہنشاہ میں سیا جھکو نظر آتا ہو نہ پہلے لب رہا جھکو تیری دولت تیرا دولت عظم جھکو دونوں لم بین و خالی کس جھکو نہ وضو نہ کی صورت کسی جھکو نہ تنہا و جہاندار می دارا جھکو چشم حیرت تیرے پو سے جھکو تو کیا ازل میں تیرے پیدا جھکو چرخ کوئی کیا عاجز و پنا جھکو جانکے میں کج خلق نہ جھکو خاک سی ہو تیرا اچلے جھکو چتر سر کے لیے دیو سا جھکو</p>

نغمہ خلیق کی قسیر سوچ روز جزا نظم ہذا کے جو فن کی جا رکھتا جو رین سب گلشن فروغ سے کوہا	رکھ کر خود یہ سید تھا بجگو خاص بیت الشرف جنت بجگو زر کسی چشم سے کر کشا بجگو	اس مناجات کا اعلیٰ لکھتے ہیں میر اقبضہ جو ہو حقیقت آبا بی آرزو یہ شفاعت کی کٹھن	دیکھئے مٹا ہے سر کا سے کیا کیا مر جا بڑھ کر کہیں آدم و جانگو روشنہ بادشہ شیر بطلی بجگو
--	---	---	--

دیکھ

ایک گنہ گار بر لطف کرا سنا کر خلق کا مشکل کشا ہو جو شرف لہنتے برلام حسنہ زمین زمین عابد بیمار کے صبر والی قسم جب کے دن حشر کا رانگو آتا ہو وہ ان سے جا کر لے گا سب کیا کر جو خطا ہو گئی تیری عبادت کی تو بخیر اور رحیم نام بہتیرا کریم رزق نہیں منحصر فیعی اعمال جسکو نہ مخلوق کوئی کام جانتے حفظ و آمان بھی دہریا کاف گو کہ ہوں کم حوصلہ بر جو یہ خطا بہر نظر دیکھ لوں گل سنی کو دم حشر کی دن مصطفیٰ جو عبادت کہیں	جگو نصیر لہذا دولت نکر نام سوا و سوا میری مشکلیں نکر دولت و قبائل کی بات نکر درد جگر کا مری چارہ دور نکر صبح کور و ماہو نہیں جا کر نکر مفت میں سو سو ہو تیرے نکر اسکا عوض کو نہ تو قادیان نکر رحم و کرم کی نظر اس کو کر نکر واسطے روزی کو تو جگر نکر کار بر آری میری اس نکر حاسد دشمن کی خواہش نکر ورکانی کو مجھے خادم نہ نکر دیدہ خونبار کو رشک نہ نکر و نہ یہ تصدیق میں جان کو نکر سرسن شفاعت کی بات کی غفلت نکر	صدتہ خیر الورا بادشہ انہا از پے روح قبول نیست نکر بہر شہہ کر بلا کشتہ طلوع جفا شہرم تری ما تہر جو کسین نکر مٹھیاں باری ہو کر آئی تیرے نکر کرتی دنیائیں توں تیری نکر میری حقیقت ہو کر ناہم سیکر تیری خطا وار کا حکم توں نکر بہر دو بان جو بہ منت و دان نکر غوث دنیا کی شہمت عقیم نکر رنج سیار در کہہ دلو مری نکر ترج میں کہلائی صورت خمیر نکر بغض آشیان شہت در نکر سید سجاد کے انوشیروا نکر صبح ہوئی تیرے کوچ کا سا نکر	بخش و میر خلی اہل خطا جانکر خارالم سے مرا جان دانا نکر جو رفلک سے مجھ کو نہ پریشان کر وضع کرد دل تو غلبہ نہ خطا نکر تہہ کھلی جاوے میں گاہ کاف نکر خوبی احوال پہ پہلے ہی بجا نکر بندہ ناچیز کو جرم پتہ بجا نکر چاک مرا اک ظلم نامہ عیسا نکر خوان کرم سے خطا نہت لوانکر یہاں احوال و ماں کو نہ خطا نکر حاضنین برلام کو پوریت نکر اس نعل سیارہ کو نہ نکر طائر جان بیل نہ خطا نکر خبر غم اس طرح جو نہ گریان کر
--	--	--	---

دیکھ

یا الہی روح خرم لانا بک واسطے ایہی موسیٰ محمد مجتبیٰ واسطے یار خرم شایع روز جزا واسطے کر رہی تکلیف ذائل مصطفیٰ واسطے	ایہی خدا و جہان خیر الوری واسطے یار خرم شایع روز جزا واسطے کر رہی تکلیف ذائل مصطفیٰ واسطے	تو از امت میں محمد کے ہیں سدا کیا ہم گنہگار ذکوہ یونانی تو کیا رستہ حشر میں ہر انسا کو واسطے ہکو دکھائی محمد زہرہ شریعین	تو از امت میں محمد کے ہیں سدا کیا ہم گنہگار ذکوہ یونانی تو کیا رستہ حشر میں ہر انسا کو واسطے ہکو دکھائی محمد زہرہ شریعین
---	---	---	---



۱	مصطفیٰ با جاء الاحقہ اللعالمین	وہ شفیع اللہ بینہ با شاہ علیز
۲	رہنمائی بر فضائل انعام کے واسطے	
۳	مغزہ نور دلی بر اک نبی کو قیصر	خاتمہ دنیا کیا ذات تملو لاک
۴	دینے تیری مہربوت کی کو ایسی	سر سیاہ کرستہ تیری ہر دم پر و کو
۵	حکمت تیرا یہ غان ہوا کو واسطے	
۶	ہو طفیل مصطفیٰ کیا کیا تیرے ہر شان	ایک صحابی تیرا بالائی قصر آسمان
۷	جمع ہو کر سب فرشتے تیرے تیرے تیرے	مانگتی ہیں دعائی مغفرت تیرے
۸	کلمہ گویان محمد مصطفیٰ کو واسطے	
۹	برق و باران بر زمین تیرے تیرے	سنگ میں باقوت تیری میں گریہ
۱۰	نخل پر گل جو اور تیرے تیرے	شاک خور و ملک جن تیرے تیرے
۱۱	ایک دم میں زمین ارض سما کو واسطے	
۱۲	شکستہ کتب عدم کی در لوح و قلم	صفوہ شریعت کو کیا تو ذر قلم
۱۳	پیر کر کیا ایک دم میں کہ کن کو واسطے	جز تیرے فرائض معلیٰ تیرے دنیا تیری ہم
۱۴	تو لقا کو واسطے ہر فنا کے واسطے	
۱۵	تو حکیم الیسا ہر دہ چاہی تو زندہ کر	ایک دم میں زندہ جاوید کو واسطے
۱۶	ہر گاہ کوئی طلب و سوس کو واسطے	نسخہ کا قرضہ کو اگر ابرا کو واسطے
۱۷	خاصہ ہوتی ہر کا حاصل دوا کو واسطے	
۱۸	جس میں کوئی کو اور نہ کوئی کو واسطے	او کو ہی خواں کرم تیری ہر کو
۱۹	کرم تیری ہر کوئی کو واسطے	کوہ تیری ہر کوئی کو واسطے
۲۰	بہشتی رزق روزہ عذرا کو واسطے	
۲۱	وہ بہشت کی ہر گاہ کا تیرے	ایک طلب کو کوئی کو واسطے
۲۲	ابنیاں طاعت کو واسطے تو کیا عجیب	فرش دنیا بخش دینا تو کو واسطے
۲۳	ہو لگا سائل جو تیری کو واسطے	
۲۴	تیری معرفت کو میں کیا کو واسطے	
۲۵	تیری حقیقت حقیقت تیری کو واسطے	
۲۶	ایک بلانیک تیرے جو چاہی کو واسطے	
۲۷	تیری قدر تیرے کو واسطے	
۲۸	تیری عظمت تیرے کو واسطے	
۲۹	تیری سب تیری شان علی کو واسطے	
۳۰	ہر غم گشت میں تیری تیرے	رات بہرہ آوار دنیا ہر پہیہا بلکمان
۳۱	کتاب تیرے تیرے تیرے	پہلے غیبیہا میں طوطی تیرے تیرے
۳۲	ہر سب تیری طلب تیری کو واسطے	
۳۳	تیرے قدر تیرے کو واسطے	
۳۴	تو زندہ تیرے کو واسطے	
۳۵	حضرت الیسا کو واسطے	
۳۶	دینی با تو تیرے کو واسطے	
۳۷	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۳۸	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۳۹	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۰	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۱	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۲	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۳	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۴	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۵	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۶	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۷	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۸	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۴۹	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	
۵۰	تو دنیا کو تیرے کو واسطے	

۱۹	هم خطا و سخطه من تو خطا کرد اسطه	گر چه مصحح کتب سبب غرور است و با	هم قدر تو تو کی مور کوی اسطه
۲۰	باز دیو ز آل ضعیفه کو اگر خوش تو زود	تو ده دست تم و تما کو بجا پرور	نسکه او کی طاقت تو و او یکنارود
۲۱	هو ز آل من اسطه	کانه پلای او من کن گورین کام	هو ز آل من اسطه
۲۲	تو قوی تر سبب بر جا بود تو بنگین	ناتوان بود تو انا و انا و انا و انا	رو به تو سبب خوف بود تو بنگین
۲۳	تو قوی دافع هر بلا و فتنه زاک و اسطه	تو قوی دافع هر بلا و فتنه زاک و اسطه	تو قوی دافع هر بلا و فتنه زاک و اسطه
۲۴	قهر تو بیکم و جو تو ای شاهه الالباب	اسکانت من بر این سلطنت کرد	قهر تو بیکم و جو تو ای شاهه الالباب
۲۵	گر ز راه تو تری لطاف غنایت کی	تو گدا اکدم من بخت طلبا با شایه	گر ز راه تو تری لطاف غنایت کی
۲۶	تاج اسکندر بود جانی برینو اکو اسطه	تو انوشیروان حاصل بود تو بنگین	تاج اسکندر بود جانی برینو اکو اسطه
۲۷	خاک سپهر جو تو زده بود تو بنگین	تو انوشیروان حاصل بود تو بنگین	خاک سپهر جو تو زده بود تو بنگین
۲۸	جس تو سپهر گدا و سبب سبب سبب	تو انوشیروان حاصل بود تو بنگین	جس تو سپهر گدا و سبب سبب سبب
۲۹	بو الهوس تو من حق کیم کرد اسطه	تو انوشیروان حاصل بود تو بنگین	بو الهوس تو من حق کیم کرد اسطه
۳۰	قهر تو تری عزیز او بنگین وکیل	اور هو اندر و دلش به جرم کویل	قهر تو تری عزیز او بنگین وکیل
۳۱	کو دیار حق کیم کیم کیم کیم	تو دیو و ان غصه است اخو بنگین	کو دیار حق کیم کیم کیم کیم
۳۲	حاکم صابر بود بیکم و اسطه	تو دیو و ان غصه است اخو بنگین	حاکم صابر بود بیکم و اسطه
۳۳	هو عدالت تو تری من خدای جهان	نخچه شهباز من کیم کیم کیم	هو عدالت تو تری من خدای جهان
۳۴	پاسان کیم سفند ان گور بنگین	تو دیو و ان غصه است اخو بنگین	پاسان کیم سفند ان گور بنگین
۳۵	تو عدل و نصفت تو اسطه	تو دیو و ان غصه است اخو بنگین	تو عدل و نصفت تو اسطه
۳۶	جو کوانان بلین من خدای جهان	نخچه شهباز من کیم کیم کیم	جو کوانان بلین من خدای جهان
۳۷	کبر و نخوت تو من خدای جهان	نخچه شهباز من کیم کیم کیم	کبر و نخوت تو من خدای جهان
۳۸	نرس شهابی حیران کن کرد اسطه	تو دیو و ان غصه است اخو بنگین	نرس شهابی حیران کن کرد اسطه
۳۹	هنس کومتی چکا تا تو صبر کیم	تو دیو و ان غصه است اخو بنگین	هنس کومتی چکا تا تو صبر کیم

۱۲۴	خاتمہ بالآخر ہو فی النساء واسطے	خلق کی مبادی میں مری یاد کو	شہد اور آباد کر کے دل شاد کو
۱۲۵	نوبہ نوبہ میں کمن اسلار عاجز دل	رفع کرنے کو اگر تو جرح کی سید کو	تیروں اور پچھون میں بی بی کو
۱۲۶	خون ناز میں شہاد کر بلا کو واسطے	میرے رازق تو تو میں غفلت کا	تو پر ہمارا عاقل اور دانا کا
۱۲۷	یا اللہ! انصاف میں کون سا دامن	میں کسی سو خلق میں کتنا نہیں	سے مجھے لائق ہے جسے اللہ نے
۱۲۸	چارہ زرد و انور میں تاج پیر	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۲۹	غریب و غم میں نصیب کے واسطے	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۰	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۱	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۲	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۳	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۴	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۵	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۶	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۷	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۸	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۳۹	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۰	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۱	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۲	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۳	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۴	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۵	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۶	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۷	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۸	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۴۹	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا
۱۵۰	میرے خالق تجھ کو انبی غیبانی کی	کرمی کمال ہے میں کمالی کا	کرمی کمال ہے میں کمالی کا

<p>۵۰ پیر شاعر کتب خوش رسکام او کا قصہ مشکین کتب سیر تمام</p>	<p>یہ نہیں کہتا کہ اوج پاکبازی دیکھے یہ نہیں کہتا عواید شامی دیکھے</p>
<p>۵۱ در نشاط و عیش مجلو سہیا کر واسطے</p>	<p>۵۲ اجاں کشن رشاہ لافنے کے واسطے</p>
<p>۵۳ ذوالعلا کہتی ہیں جہاں میں علم روم شیراز و جہنم میں نام کا قیوم</p>	<p>۵۴ بجا ہستی میں سیر و جھلک برہم عیش فراہ صبا و سہلو</p>
<p>۵۵ شاہ دال و سکوت کتب دہان کے دہان جہد کہ لطف و غیاث و کرم کو</p>	<p>۵۶ شیشہ و سگون جام مشک و بوی دیکھو دنیا و دین میں بڑھو</p>
<p>۵۷ او شہنشاہ بخت و فی الاضیاء واسطے</p>	<p>۵۸ ساقی کو شہر علی در لعلی کو واسطے</p>
<p>۵۹ طائفی تجدید کتب میں نام خدا بند کتب میں سکنا نام و سکنا</p>	<p>۶۰ نرگس شہزادہ زمین و سرب کا سنا زنا و شہر حسن و کرم کا</p>
<p>۶۱ جہنم میں جہنم و انجمن ہوا ای علی ہما تہ راوی علی تہ</p>	<p>۶۲ گوہر بکشاہ یاقوت میں کاش خسرت کلی خزانہ و دولت کا</p>
<p>۶۳ حل مرغی شکل کراوش کل کشا یہ نہیں کہتا ہر تیرا میری شہا</p>	<p>۶۴ یہ نہیں کہتا جہاں میں تیرا یہ نہیں کہتا سکنہ کے طرح سراج و</p>
<p>۶۵ یہ نہیں کہتا سیر و جہاں کے بند ویت و جلد و زمرہ السد کے</p>	<p>۶۶ مین بہت محتاج ہوں تیرا محتاج کل کا وعدہ قیامت شرط پر</p>
<p>۶۷ عورت احمد اسیران ہلا کر واسطے</p>	<p>۶۸ عجب سر روزی عطار اسیران کے واسطے</p>
<p>۶۹ یہ نہیں کہتا محمود اکی راہی ہے یہ نہیں کہتا شامہ تلوں کے لہرائی</p>	<p>۷۰ امی ہر غنیمت کا خاصا حراج گشودل ہر غنیمت ہر جہاں کو</p>
<p>۷۱ یہ نہیں کہتا شامہ حاتم طائی ہے چاہتا ہوں قوت و تاب و تانی</p>	<p>۷۲ بچو سیاہ کپا سید الکو کی لاج کر ایو ویریکاہ کا جھکونہ تو قیام کر</p>
<p>۷۳ سیر و قلند و باغ و دیا کے واسطے</p>	<p>۷۴ سیر و امیر و دوسرا کے واسطے</p>
<p>۷۵ یہ نہیں کہتا حیات و دال و قیام یہ نہیں کہتا سیر و کماہ بیکراں</p>	<p>۷۶ یہ نہیں کہتا شہر کا فراں بوجھل و گونہ میں میں تیرا</p>
<p>۷۷ باقی ہو کر ہر شب عفو عطا کر واسطے</p>	<p>۷۸ تیری گاہ علی چوڑ کر جاؤں گے ہو ضامنہ دینی چھوٹوں کے ہر دہان</p>
<p>۷۹ یہ نہیں کہتا جہاں کی حکمرانی دیکھے یہ نہیں کہتا کہ تو حیر کیا ہی دیکھو</p>	<p>۸۰ جھک کر بار حضرت موسیٰ رضا کے واسطے</p>
<p>۸۱ یہ نہیں کہتا سر خروانی دیکھے ہاں خیر البشر کی پاسبانی دیکھو</p>	<p>۸۲ بخشش و قیامت کی کشتی دولت دین اور لطف و کماہ</p>
<p>۸۳ یہ نہیں کہتا شہر شہر کا یہ نہیں کہتا سیاوش کی جہر شہر کا</p>	<p>۸۴ فکر و بات دنیا سوز غمت طاقت صوم و صلوت و زہد و عفت</p>
<p>۸۵ یہ نہیں کہتا کمال نصرت افکار کے تو نہ تو تہم اپی حیران تو تیار کے واسطے</p>	<p>۸۶ یہ نہیں کہتا کمال نصرت افکار کے یادہ رنگین و جام خلق کر عطا</p>

۶۳ صاحب قلوبے نقی یا اتفاق واسطے	۶۳ قہر کی کتا ہوا ڈھول میں پیمبرؐ یا فتح یا خفا یا طے یا بو تراب
چتر کو چھپر کر م فرما کر بکرم	۶۴ جلد تر کی جو خضر میری خدا کے واسطے
ہو نہ مشکل ہو کہ چلیا جاوے اندیکر	۶۵ استو میں کہ در دول کو خوشنیر
۶۶ جھڑا دون امام رہنما کے واسطے	۶۵ وہ کر عین ضا بنو ناسید تعلیق
جان سانی ہو کل میری قوت اچھی	۶۶ میر حامی ہوں نہی تجھ لالہ کی تر
۶۷ وارث معنی حرف انما کے واسطے	۶۷ دیو تر عشق تو اسن دست و پا کے واسطے
۶۸ قہر ترہ میں کچھ کچھ خون آئی ہوں	۶۸ رنج مسکون میں بھی سائیں
۶۹ شاکر بدفن ہر مری جرت ہو لو کہ	۶۹ ہشت جنت میر حسنہ کا صلہ ہو
۷۰ شکر کی خوشید برج مل کی کو واسطے	۷۰ کچھ نہیں ہے جد تر لطف و عطا کے واسطے
۷۱ اشتا جو تر وہ میں میں بر سر	۷۱ نظم لکھنے سے شفاعت کی عا
۷۲ مثل ہی ہوتی ہیں میں میں عا	۷۲ کیون ہر مضمون میں کیون
۷۳ موسیٰ کاظم دیکر بخا کے واسطے	۷۳ آفرین کرداد واکر مر جبا کے واسطے
۷۴ عازم ملک ہوجا ہوجت یا بند الم	۷۴ اسی کر ام کار ساز ای کر دکا
۷۵ راہ دہم میں چکر ہوں ثابت قدم	۷۵ کثرت عصبان ہی شمس مسار
۷۶ مادی میں شہر شاہ کے واسطے	۷۶ بادشاہ جرم مارا در گزار
۷۷ جہت تیر کا در ہو کنار قبر میں	۷۷ بندگی تیری ملی کچھ میں یہاں
۷۸ میرا قہر میر ہو کنار قبر میں	۷۸ کر مری کردار بد پر تو نہ میان
۷۹ ہو عصبان سب اس نامہ کے واسطے	۷۹ بادشاہ جرم مارا در گزار
۸۰ انش و فرخ جو ہو و شستعل	۸۰ مانگے کاریم و تو امر زگار
۸۱ اور پھر ہوں فی مستطیع ہوا	۸۱ ہو سکا جہ سے نہ کوئی نیک کام
۸۲ مصطفیٰ والمر لطف و انبیا کے واسطے	۸۲ کیون رہوں یہی وہی کا اتفاق
۸۳ خضہ ملک عدم ہو گیا کچھ خضہ	۸۳ بادشاہ جرم مارا در گزار



منظم

<p>۱۰</p> <p>ماگنه گاريم تو امرزگار</p>	<p>۱۰</p> <p>بادشا با جرم مارا در گزار</p>
<p>نامه اعمال بر بالکل سیاہ مین غرور تو ہو عالم ابدال</p> <p>ہین کرائم کا تبین دونوں گواہ ہو ثبوت ایسا تو پیر پو جان</p>	<p>دوست بھی دشمن اپنا کیا آسمان پتیا ہو انجا کیا کہوں</p> <p>پچھتہ جو گزری ہو انجا کیا کہوں کیا کہوں احوال لگا کیا کہوں</p>
<p>۱۱</p> <p>ماگنه گاريم تو امرزگار</p>	<p>۱۱</p> <p>بادشا با جرم مارا در گزار</p>
<p>یہاں ہو گرا ہی کو شیطاں چم وٹان عذاب بر تو وحش کی ہنجی</p> <p>سر پہ کرو مات دنیا میں عظیم ہر بلا سو تو بچانا اے کریم</p>	<p>کلفت و سوز و غم و درد و غمت ہر چی اس حسرت کے سبب</p> <p>جمہ سچا بخون ہر چہ چار بے شرم دی لطفیل بن خنق عشق و طلب</p>
<p>۱۲</p> <p>ماگنه گاريم تو امرزگار</p>	<p>۱۲</p> <p>بادشا با جرم مارا در گزار</p>
<p>جوشنا لالائی زمانہ میں نہیں میں ہوں مشت خاک تو جانے کون</p> <p>کترین ہوں کترین ہوں کترین عین ہوں بندہ تو ہی رب العالمین</p>	<p>یہ سن لانا ہوں میں جہاں الود عوض سن کر مری کیا بھید</p> <p>تو قربیل ہی شرمیل ہو نہ میری شام غم کو کر دی ہو نہ</p>
<p>۱۳</p> <p>ماگنه گاريم تو امرزگار</p>	<p>۱۳</p> <p>بادشا با جرم مارا در گزار</p>
<p>کشتہ افغان ہوں میں خاک پارہ پارہ دل جگر ہو چاک</p> <p>تا تہ میں اکثر تو ہو ہو دی خاک خوف حقے ذکیا تیر ہلاک</p>	<p>اہل حاجت کا ہی تو حاجت یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا</p> <p>یہ تری غمناک مستی ہلاک یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا</p>
<p>۱۴</p> <p>ماگنه گاريم تو امرزگار</p>	<p>۱۴</p> <p>بادشا با جرم مارا در گزار</p>
<p>مونسام ہے کہ میں ہستائیں درد دل میں کس کی ہستائیں</p> <p>سیل اشک آنکھوں کی ہستائیں پر سو اتر کر کہیں کی ہستائیں</p>	<p>سب کے سب تاج تینوں کے ہوں خطا میں ہر اتان کے</p> <p>تا کیا یہ حکم ذرہ بل کے تو یہ کیا کہ دم میں تین کے</p>
<p>۱۵</p> <p>ماگنه گاريم تو امرزگار</p>	<p>۱۵</p> <p>بادشا با جرم مارا در گزار</p>
<p>میں ہوں پور غم کا مستلا پیرا ہوں معالج میری کیا</p> <p>جسکی عیسے سوز مکن ہے دوا تو ہے دیو بیا عیسیٰ مگو شفا</p>	<p>ہو گیا در سپہ جوا بلیں لعین کمالیا آدم سے لہے لہے</p>

<p>ہو سزا بتری قدرت جلوت نجم کو ہے نار جنم کا خطر</p>	<p>اگ کی گلزار ابراہیم پیر ایک سرخو منی بیو تھا تا فر</p>	<p>تو تو بخا جرم او کا بالیقین ایک مین لاد صفی السین</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>
<p>۲۲</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۱۶</p>	<p>مختار داؤد کا قصہ ہے طول عاجز سی ہو گیا مطلب معل</p>
<p>۲۳</p>	<p>ہو وہ ہر کشش کمر گردان کی مہربان ہو لطف بیاں کی</p>	<p>۱۷</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>
<p>۲۴</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۱۸</p>	<p>دام ہامی مین جو یوں آگے نقل سوتیرو خاصی پائے</p>
<p>۲۵</p>	<p>ہو دلیل سنات میں تبت یکا کردی ناجی اولسین اوفا</p>	<p>۱۹</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>
<p>۲۶</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۲۰</p>	<p>حسن بر یوسف جو کیا زبان ہو عطا تیری ہوئی شادان ہو</p>
<p>۲۷</p>	<p>شمر کو درخ عوض کی کرلی چادر زہرا کفن کو او کو دیا</p>	<p>۲۱</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>
<p>۲۸</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۲۲</p>	<p>جس لگائی تیرے کو بائیں دکان سے مری آنکھ میں اب عالم ہوا</p>
<p>۲۹</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۲۳</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>
<p>۳۰</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۲۴</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>
<p>۳۱</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>	<p>۲۵</p>	<p>بادشا جرم مارا در گزار ماگنہ گاریم تو امر زگار</p>

۱۵۸	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۵۸	ماگنہ گاریم تو امر زگار
غوثیچ نامی ہے صاف صاف	تو بکتر باہون چھایری صاف	موت کی تلخی نہ ہو وقت غیر	کچھ نہرت تو ہے نعم النصیر
دیکھا الہیہ کر کر حوت کاف	گو کیا ہی تیری خفی کی خفائ	ساقی کو ترسے ماتہ انہی سنگیر	بہنچا نہر بہنچ جام شیر
۱۵۹	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۵۹	ماگنہ گاریم تو امر زگار
غیب سے سامان جو کت ہی کچھ	تندرستی ہی فراغت دھو کچھ	نام تیرا منہ ہی کچھ مستدم	راہ ایمان پر ہونے ثابت قدم
دین میں بنیا میں عین تہ دھنچے	نیک کاموں کی ایت دھنچے	کچھ ہو جی جانب ملک عدم	سیاہ طوطے کے علمان خدم
۱۶۰	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۰	ماگنہ گاریم تو امر زگار
جنگلوں میں غنیمت کے اچھو روزار	عیش میں تنگ جی عمر مستعار	قبر میں مالکین فرشتہ حساب	جنگلوں میں طوطے کی کڑا اضطراب
ایک صبح کا نہ کچھ قرض ار	تجسس سے ہی آرزوی بار بار	دو سچ ال وقت کا ادھو جوا	تو سو حمان ہی تیری عالی خواب
۱۶۱	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۱	ماگنہ گاریم تو امر زگار
جنگلوں میں صبح خواں چاہیے	مور کو قصہ سلیمان چاہیے	گور میں جب سیر سجان میں ہوں	تیرا اٹھاتے اٹھان میں ہوں
کوئی نہ خوب سجان چاہیے	عذریہ عفو عصیان چاہیے	اہل عالم اور سلمان میں ہوں	اس فطیہ میں خوشی اٹھان میں ہوں
۱۶۲	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۲	ماگنہ گاریم تو امر زگار
سرخ و طوف و کچھ ہی ہوں	میں سر و سنگ مو دھو ہوں	حشر کا جو وقت ہو شور و شور	یا اللہ العالمین سب غفور
خاک بیت اللہ کے کھو لسی ہوں	مذرت کی دسی بیٹھ لسی ہوں	بخشد نیانچہ سو عاصی کا قصور	جب کہوں میں مجھ سے تیرے حضور
۱۶۳	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۳	ماگنہ گاریم تو امر زگار
کسکو خواہش تہہ قیصر سے	کسکو مطلب جا اسکندر سے	جسے انیرہ پہ آوی آفتاب	راتی بالیش کی کمان چمکاتا
گرے تو منصب اکبر سے	بہر و بانی نبی کا وزن سے	خلق کو حدت ہی ہوگا تحباب	میں کعبہ میں نبی و بو تراب
۱۶۴	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۴	ماگنہ گاریم تو امر زگار
جنگلوں میں نہی کچھ جانکر	دیندار کو صاحب ایمان کر	بال ہی جو ہو صراط مستقیم	مجھے احسان کچھ ہی میری کریم
بیشر سامان کو با سامان کر	مغفرت کر لطف کر احسان کر	پیرہ کہ سبہ الدار حسن اگر سیم	یک قدم میں طو کر دین جوفیوم
۱۶۵	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۵	ماگنہ گاریم تو امر زگار
نزع میں ہی حالت غیر ہو	ایک دم میں خاتمہ بالآخر ہو	اگل دھڑکی جو ہو شعاور	مجھ کو دشت ہی ہو بیابانی اگر
نفس امارہ سے کامل ہو	باغ بخشش کی برابر سیر ہو	تو میری تسکین کچھ غیر البشیر	کان میں کچھ دین پڑے یا چشم تر
۱۶۶	ماگنہ گاریم تو امر زگار	۱۶۶	ماگنہ گاریم تو امر زگار



مصلحت کو مصلحت کے واسطے	عصمت خیر الکف کے واسطے	سردار انبیا و حبیب اکون	سلطان کائنات شہرہ بروجہ لکھون
عظم و شان مجتبیٰ کے واسطے	بادشاہ کربلا کے واسطے	بے شہید کا خاندان بے قدر کا	تجسک امانی و معتد و معتبر لکھون
بادشاہ مجرم مارا در گزار	ماگنہ گاریم تو امر زگار	اصل کا باغ جہان میں غنچ	انجائز تیری اور کلمات شجر لکھون
صدر قہر منظر مئی زمین الجبا	صدقہ باقر اسیر دوسرا	انکا کیا عدد و کائنات میں خلیج	بت بول افسوس چو کی گواہی اگر
صدقہ جعفر امام رہنما	صدقہ کاظم پے موسیٰ رضا	یک در یاد و نون ان سو کو نصف	موتی کا مجرہ پر جبریل پر
بادشاہ مجرم مارا در گزار	ماگنہ گاریم تو امر زگار	حشمت میں تبت میں نصرت میں تبت	اقلیم داور کا تجھی تاجور لکھون
اب تبقی بالقی کا واسطے	اور تبقی صاحب لوا کا واسطے	کتی میں تیکہ تیکہ آدھ مجرہ غور	ہر تیرے مصلحت کو جو نور لکھون
عسکری سے پیشہ کا واسطے	مہدی شاہ بد کا واسطے	یعقوب کو ہمیشہ پر حسن چشم داشت	خان دینی کو میں جل ابر لکھون
بادشاہ مجرم مارا در گزار	ماگنہ گاریم تو امر زگار	رضوان پاسبان تیراں جو نیک	جنت لکھون کے عرس تیرا اگر
دل میں ہر تیرے شیش لکھون	نظم یہ عشرت میں پیغمبر کو دون	دربار خاص کا تو سلیمان پر فرار	موتی کو جو دربار و پاسبان لکھون
ہر طرف سے لائق تحسین ہوں	شور ایل میں جب نہ ہو لکھون	ادریس کو ملا ہی ہر کار میں عروج	فرش شست کہ کا تری نیمہ اگر
بادشاہ مجرم مارا در گزار	ماگنہ گاریم تو امر زگار	دائود پر ہمیشہ میں حسن	مفضل کی انبار کو شکر خضر
جس کو چاہیں جسے دن چکرے	کیا صلہ تو مانگتا ہے مانگے	پائش میں غم کو تیرے گلشن میں	اگر اونیہ گل غم کی ادھی اگر
سین کوں شور میں جہاں	اسکو شکر رحم تو مجرہ پر کرے	صالح سوری طرح میں تیرا تیر	ایسا کوں نقیب لکھون امیر
بادشاہ مجرم مارا در گزار	ماگنہ گاریم تو امر زگار	الفتح دم نہ کیوں کر توں م	بالا دی و دش شیت لوا غفر
دین پر زورہ شافع رو قیام	اتو شفاعت میں بارگہ لکھونام	طوفان پار توں کی کشتی کوں	سوسہ میں غم کی کیا کیا اثر
جس شافعیت ہونے حاصل تمام	تب میں جانوں پسند آکلام	سراج پائی عشق کس چاہو جسے	کر دین ہر تیرے جو تیرا کو فر
بادشاہ مجرم مارا در گزار	ماگنہ گاریم تو امر زگار	آدم تو کیا جہاں طرح اللہ	اور جس پر جناب کس کا کر
نصرت شہر کائنات مفر جو وان حیدر العبدیہ سلم		نوشہ دان کا کاج اولت کر تیر	اوستہ کائنات تولد اگر
کیا کیا مصلحت حضرت تیرا لکھون	شہید کا اگر عمر ہر لکھون	کر لو گنہگار رہ نہاں کس واسطے	عیسے زار سے کیوں پس بغیر
نصرت میں کو حبیب عالی و امین	شق الو کا مجرہ با نیر لکھون	تربان میں اسنے چکر کے نام پر	نامی و نامدار لکھون نامور
اگر میں احمد میں مہا کی تیر	دو لون میں ایک نیم جو خدو	شایان سے تجھ کو شایان میں لکھون	شایان ہر کو تو را دیو نہ کر
یوسف میر عشق زینا خاں	محبوب کی باکی و جاہت اگر	جنت لون کی میں کس کوں	خدا صفا لکھون میں غم اگر
یوسف کا اول آج پکچہ پر لکھون	تفہیم میں لکھون	بدعتی اپنی عرض کروں کسے	یا فتنہ زمانہ کہ میں شور و شر
نصرت میں کو حبیب عالی و امین	شق الو کا مجرہ با نیر لکھون	دربار تمام شکر میں صحران	سوز و دل کا حال جو با شہر

<p>مردم تیر و فیس کوی نینس کیا دیر سیر حق میں ایو فرینیا بر لا کر مری ای نیتا کتی آرزو</p>	<p>جانت روای خلق تخی سیر لکون روشن تاجید کس سیر چکر کتب کا مصیبت اپنی میں مدم</p>
<p>ای حضرت خیر اور ارحم بھائی تم صاحب ملکین موعود خدایا ای لادری اللہ ای جانید اللہ کی محمود و محمد نام پر بیار محمد پر ای رحمت اللعالمین ای خیر خلق سیر ای مالک دنیا و دین تم موشی اللہ دست کر مہر و در شان خلق سیر تم حشر عجز مہر تھے علی کر جسم کو تسین میں کس دیاسو کو خیر کو تکبر میر جانکر آیا گواہی کو شمر آتش ہوئی شکر حضرت خلیل صد سحر جیلے کو بیایوس کو نور خالق بختنا خطی آدم جیل سیر کر احسان یوسف زندان طوفان کشتی چکی حشر ایو کو سیرک ملاحت کی ایجا کرد مراد کو سیر طوفان لاسیر ای تاجدار و سران ای خیر خلق بھار گاردان و محتاج ای حسان تم خاصہ غفار ہو ہر کام کو خدایو میں فکر کا بیار ہون ستر بھانزار</p>	<p>ای بادشاہ و دوسر ارحم بھائی اے رونق عرش عوالم بی آمنہ کے مہ لقا ای لائی صلے عوالم بھائی ای شافع روز جزا بھائی ای گم شدہ فکر بھانزار ای فتح جود و بخار بھائی ای بہشت شہار بھائی ای سرور باغ کبریا بھائی ایتہ ہر اک کو لگا بھائی مکملہ صد دی بر ملا بھائی جب سپر و کر کا بھائی یو تو محمد مصطفیٰ بھائی جس وقت ورد اسکا کیا لکھ محمد مختبر رحمت بھائی ای عزیز لطف عطا بھائی ای دیگلیا بھائی تم شاہ ہو میں بھائی ای خلق کو مشک لکھ بھائی رازق سے روزی دودلا ہر روز دیکھ ہو دوا بھائی</p>

کلام الہی ثابت ہو دی صفحہ تیرا	خدا کی جرم گندم کیسا دم کا قضا
وہ قلب کی لیے قرآن ہے	تعلق جبکہ تصنیف میں خاص ہے
بیطریق نہایت حق و حقیقت	تقولوں میں حق و حقیقت کو نکالا ہے
شناخوان یا رسول اللہ رب العلی تیرا	ہمیں عفو جرم کو سہل سے بڑا تیرا
خدا کی شاہد علم لدنی تجھ کو کیا	ایم شرح لکھ کر تیرے سینہ کو کیا
تسارے پشت قدس میں نقش طہر کیا	والا جھل کا دست پاک ہے کیا
نشان معجز الہی ہے نقش پا تیرا	کرم سے کہنے کا رون ہے کیا انتہا تیرا
وہیفہ تیرا سب کا طہر کیا	فہم کی لکھ کر تیری لاعلمی کیا
صفت تیرا ان میں طہر کیا	لینے سے علم الہی سے اون کی نشانی کیا
تری اولاد کا صلاح ہو خود کبریا تیرا	ملا کیسے کمال حق سے سینہ بہر دیا تیرا
ہو تو عالم ایجاد میں جلق اتری	کمالی رسول اللہ اول کیا تیرا
صفی الہی فی خلق کی کیا پیدا	شریف بنیاد جو درازں جہم کیا تیرا
ظہور اس سطرے میں ہو تیرا	ہویدا سب سے ترقی القویٰ عجزا تیرا
عظا کی فائزہ ہر خلق کی ہو تیرا	اوسو و ترقی میں حق ہو تیرا
کیا انداز و ہر جگہ حیدر صفد	دو بارہ جگہ میں کیا نشانی تیرا
وحی ہے قوت بازو شہ لاف تیرا	دو بلا و شعلی ہی ہی عالی مرتبہ تیرا
درو پاک ہے تجھ سے ہر نعمت کیا	خاک انو صلوع علیہ ہو کیا تیرا
لکھا جو کوئی صلوع کیا تیرا	خدا دس بار جہم میں کیا تیرا
تعال الہی کیا تیرے ہے احب تیرا	وجود پاک تیرا کنت کفر کی گواہی
صفت تیرا امتیازی ہو خزانہ کیا	سب سے شہر میں تیرے ہو تیرا کیا
اللہ علم الہی بالذاتی سنو فرمایا	تیرے فضل و کرم کی کیا تیرا کیا
اداسی شکر کیا ہو ای ملا دنیا تیرا	غنی تو ہی تھی تیری ہی نعمت تو
وضع ختم جہم میں ہو تیرا	جو حقیقت میں تیری تیرے کیا تیرا
خدا تیری باعث تھی ہو تیرا	فتنا قبر کا ڈر نہ الہی تیرا
وسیلہ ہو قوی و تسامع و فرج تیرا	خدا کی گواہی تیرا ہی عالم ہے
	ضیاء تجھ سے چراغ خانہ کو دم ہے

سوا حق تر فیض تم کو کونچم	تو ہی مالک دنیا دین جھک گیا ہوں
بیان ہوں مہر تیرا ومان ہوں سہرا تیرا	
پیر سے خوشی کا نام ہی مشکل نہاں ہوں	میں جہنم ہوں مجھ سے جہنم جانتا ہوں
شفیع علیا میں خسار و فزاع ہوں	خار شاہد کہ نہیں ہو دوا تم ہو
شفاعت بخش مرلیف فکر ہی سہا تیرا	
مدد کو سخت کشتہ زخمی نہ ہو	الم زدہ نہ تھکتے دلو گلو
کر آزاد اسکو تیرے قریبی ہوں	معاذ ان بنی اندر تجھ بہتین ہوں
تمہیں سنی ہو سرگردان پیٹید وایترا	
پہر کو چوچہ لجا کی بد رہیے	نہا یا باغ مستی میں کئی کئی ہوں
تو کھلت علی اللہ الذی بہ نظر ہوں	نگاہی ہوئی تیرے لیر ہو چاکر ہوں
میں تباہ ہوں تر بخش کو اسدم سہرا	
کیسا ہوں اونداسوں کا قصہ	شہسہ نشین کسی افکار کا قصہ
مری مقصد راجا ہوا کا قصہ	فرغت ہوا مصطفیٰ کی خاک کا قصہ
میں خاتم سکا ہوں ہی جیت و فائز ہوں	
کیسے نہیں افغان ذمیہ دربار ہوں	اعضا اہل دین کو گواہ ہوں
پر اب ہر اپنا قدم پیر ہوا ہوں	بجود اللہ ہر اسمل و کر ہوں
خطا میری کھل کر سون میں چھٹا تیرا	
تبی صاحب آسا اچا کافی آسا	اکو تم بھی اخلق جو تھکوا
تو کر خاطر شفاعت کی کٹیا لگا	ایسے سکی بروی اسکو تیرا
نہیں جان کا خالی یا نہی سہا تیرا	
تو تیرے عجب سپر نظر کہ میرانی کی	ہر دولت جو عین شاہ و دلی
نویا آویاہی گاہ حق کی گاہی	میری نعل شاہ کو چر جیت پائی
کر کر سر سبز تازہ جلد ہی ابر سہا تیرا	
یہی ہی ایجا ہر کم کہ مشکل میری	جو تو ہو میرا ہی تو میرا
دل پیر درہ میرا تھل گل شاہ و دلی	مقصود منہ صحت لبر زار



[illegible]

جوت کر خجل میں خوشی و اقرار نہ سوای زبان ہے کسکا آسرا	جائیں اپنے انگوٹھ و احترما میری مرتد نہیں نکلا صدا	ان یہ چل جائی علی کی القطار تو دل لان مرا پائے قرار	۲۱
۲۲ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۲ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
نیغ فی الصور کا ہو جو غل آنکھ میری کد میں جاے کس	کائناتی اوٹھی کی خلقت جزو گل بول اوٹھوں یا حضرت ختم سیر	جسے کاندہ مرجع غتر کاسر شیر سے سلمان چڑایا آنکر	تو ڈالا ماتہ سے جبر کا در ۱۷ وہ شیر کبر یا میری خبر
۲۳ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۳ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
جہی سے قبر سے جھکوا دھک گو خواس اپنے نہو و نیلگی جا	لائیں جسیر میں حضور کبر یا پر زبان پر ہو کہ جاری برلا	مفسد بدگو کا بدراج م ہو انکی صبح عیش شکستام ہو	عارض و نکو سکتہ دمر سام ہو حضر پراہیزہ یدر شام ہو
۲۴ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۴ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
پل چلیا جب منہ دشتوار ہو تم جو سر پر احمد تختار ہو	گروہ سیر تیر چون تلوار ہو تو یہ یاجزل میں تل کو پار ہو	ظلم پیشہ میں یہی بر ملا اگر تہمتیں نکور ہو میر اسلا	مکر و درانکے چیمین کربلا تا کہانی ان پہ آجائے بلا
۲۵ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۵ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
شعلہ دوزخ اوٹھا دین جھکے سر منطفی ہو باز سوزان سر کبر	جلد ای ابر کرم چو خسبر جہت مضمون میں پیر بولن شہر	بہر تہ سبیا جاسو قانی زبانت کانون ریلچا کیکو تہی سنا	جالیگا اکن تہا نے خالی ماتہ انفرتن ہر محکم پور کی بات
۲۶ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۶ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
جیکے ماتھوں پہونی نمیر غصا ہو عذاب میت فی جہد	دیکھو ان سپر صدمہ شہرت دیا بولہب کی طرح بندہ جاکلا	حق کیسکا جو سنگر کما گیا دہ نکل با لیکھا جو کھیا گیا	یہ ستم اک دن فرہ دکھایا گیا تم کرد انصاف تو چیر گیا
۲۷ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۷ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
جسمہ سیکس پر تری امداد ہو برق نازل مثل قوم عاد ہو	ظالموں کا خافان بر باد ہو بوم سے اوسکا مکان باد ہو	اسے گل گلزار رب ذوالجلال مثل سبزہ ہو دین دشمن باکمال	فصل سے تیر تہا عت ہو یا نبی خالی نہا بی سوال
۲۸ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۸ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
ماتم اولائے ہو دلہ داغ گور سے خروم ہوں یہ خرد داغ	باد آفت ہو جو گل گھر کا چرخ کما میں بیت کوشن کلاخ	تو ہی مشغول خدایں عاشرین تیرا ذکر ہو غلغلیہ میں شہر	لفظ عاشق جو کما نہ لونی با رجا سید کی مدنی العریضہ
۲۹ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می	۲۹ مشکلم در پیش من در یکسی	یار رسول اللہ فریاد می
کد و حیدر لکین ہو دیکو مار ازد کا جرح کھنچا دمار		دل زبان باغ و کوئے عشق لہی خج ہوناب ہو یا بدگوئی ناہی	جستہ ناقص میں کھان غافل خج ہوناب ہو یا بدگوئی ناہی

۱۔ دیگر خمسہ غزل قدسی

تو ہی مشغول خدایں عاشرین  
تیرا ذکر ہو غلغلیہ میں شہر

لفظ عاشق جو کما نہ لونی با  
رجا سید کی مدنی العریضہ

دل زبان باغ و کوئے عشق لہی  
خج ہوناب ہو یا بدگوئی ناہی

جستہ ناقص میں کھان غافل  
خج ہوناب ہو یا بدگوئی ناہی

تیری طرح میں اوست عجب کنی	مرحبا سید مکی فی العربیہ	۱۱	زنا کہ نسبت پہاگ کی تو شہر دی ادلی
دل جان فدائی تو عجب خوش لقی			خدا و سنی پاک جو تیرا بند لانا
بوزاریا ہو کہ جان دینی ہی تیری	خاک غنچ مری گرد ہو شیشہ حللی		طیش روز قیامت ہی ہوا کج نہایت
قرنار کیست جسدم نہ ہو نیکو	مرحبا سید مکی مدنی العربیہ		نخنہ نہ ہو کہ لہن بہر کجیل بد عورت
دن جان فدائی تو عجب خوش لقی			لطف فرما کہ زجر حد سیکڑ رو ششہ لہی
چرخ ترالکما ہوا پیدا جو قلم	یوسف البکریل مریخ مریخ		تیری ہمار شفاعت کا لہو جان
آکھیں کھلیں تیرے لہجے کی دھو	مریخ ایچ مال تو عجب جبر نف		مرض فکر مین تباہی شہر قری
الہ الدردیہ جمال ست بدین العجب			آندہ سوی تو قدسی پیر دان طلبی
لب لب لب قن سبب آگہ نیکو	مرح او نکی جو کو روغ ہو نیکو		دیلا تیرت دیدار تیرا ہے ہی
رشتک طوری قدر عین خیر یا لطف	نخل کتان مینہ تو سر نہ ہوا		سید انت جیدی طیب قلبی
زنا نہ شہرہ آفاق شیرین طبع			و دیگر قصہ قصہ شہیدی
واہ کیا مرتبہ وصل علی صل علی	نور سے اپنے کیا عکس خدایا پیدا		بہاوی جلوہ گر تو مین مریخ جلوہ گر
خاک آدم کی کجا حسن داد کجا	نسبت نیست بذات تو نبی آدم		وہ سمع نرم عرفان ہو کہ تیرے
برتر از عالم و آدم کہ تو عالی نسبی			طوح حق کی حجت ہی ہما نہیں احمد کا
سفت کشور میں سے شہرہ جلوہ	شاہ حال پہو تو عینا عینا		شہرہ جلوہ گر تو مین مریخ جلوہ گر
خاک تیری ہر یک چشم کو بھڑک	ذات پاک تو کہ رو ملک کہنے طوط		جس کو لالت کو عکس کو سبب لکھو
زنا سبب قوران زبان عربی			عرب مین اور شاہ حسن مریخ آدم کا
راوی کتسای کہ ہوا ج سما کہ نسبت	و مان چہو تو ملایک تو نور		ہوا او کی سبب صف کو کج کو
طالیان میں کجور نہ نسبت	شب راج غوج تو زافلا کہ نسبت		کسی سکر سواد میں علم حق کا تیرے
۱۲ مقامی کہ سیدی نہ سیدی چینی			زنا نام نشان حسن مریخ زجر
چاہ میں تیری کھلی تیرے تیرے	میری بوسہ تیرا تیرا تیرا		پسینہ میں جو شہرہ سکی تیرے
اس تیرے تیرے تیرے تیرے	چشم رحمت کھنسا سون تیرے		تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے			مبارا فریش ایک بونہ او کی مسند کا
کیا بیان کجور و کجور و کجور	پا پیو مریخ تیرا تیرا تیرا		و مان چہو ج کجور و کجور و کجور
کھنسا سون کجور و کجور و کجور	نسبت خود بہ نسبت گرد مریخ		کیا صفت عین دیکھی ہمایہ جس تیرے
			جلد عظیم تو مین مریخ کجور و کجور
			برو سکی لاو تو کجور و کجور و کجور
			شرف حاصل ہوا آدم لہر کجور و کجور

۱۰ نه نماوه خور آدم فرموتا اپنی اجداد کا  
 گیا گرم اقل سرنہ پیریں آیا  
 اوسکی شان میں مضمون مانا گیا  
 گنگار و نکایک ساعت غنیمت لایا  
 ۱۱ بیان میں قلزم سے کیا ہو جزا و جزا  
 ہوئی جبکہ رہ اقراب سے کیا نازل  
 او دہر عاشق بارسی ادبیت کیا  
 ۱۲ خواہم و من ترخ کری من تها حرفت مشد  
 دقصر رسول اللہ جبریل بان تھا  
 بلا گردان نہ تھا مضاف تھا گیا  
 ۱۳ عجب سبب و تباروح الامین خوشی کا  
 درخت سے سنگ سود کو جو تھکا  
 ۱۴ اسکی وہ بیک تیرہ سنگ سود کا  
 او شکر شکر شکر شکر شکر شکر  
 ۱۵ کھلا کرتا ہی کی عیشہ قتل اجداد کا  
 منو میر و برف فیض سے جسکے  
 ۱۶ کروں کیا صفت او فرستہ ہو کر کا  
 کوئی صبر علیٰ اپنی طینت کیا  
 ۱۷ جسے نام مبارک سے زکوٰۃ فرستے گا  
 ۱۸ تماشاکا خوشتر کیلک نیک مضید کا

۱۰ ہوں دنی تر تو تم ستان کا  
 ہوا انکی کو بر تو نہ وجہ لور کیا  
 ۱۱ تری سجدہ سے شہر آسمان برفرق فرقا  
 وہ کا فرج سے کبھی ہو ملک کی  
 ۱۲ محلاتی ہی اسکی قبول ہو کہ کا  
 ۱۳ تری ت کا لعل جو تقدیر سے کیا  
 ۱۴ نہ مالون مسئلہ ہرگز کسی بلیق و در کا  
 ۱۵ علی حسنین ہر پیر سے و فراتر کا  
 ۱۶ نہ ازرون شہر قرآن مجید کا  
 ۱۷ سر و سار کا شہرین تہا ہر دیکو  
 ۱۸ امر دست دعا صامن سے جسکے مقصد کا  
 ۱۹ تری باعت سے ہو گیا مسلمان  
 ۲۰ کیک کا حال امت کو ترے انعام بید کا  
 ۲۱ اگر نور نبی کا ہر وقت نہ جلوہ ہو  
 ۲۲ اگر فانی ہو جائے اور سر ابرہہ ہو  
 ۲۳ انہما کہ ان باقیات کیا ہو  
 ۲۴ انہما کہ ان باقیات کیا ہو  
 ۲۵ انہما کہ ان باقیات کیا ہو



۲۵ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۲۶ ہوا عالم میں شہرہ میرے اندھا رچھو دکا	
۲۷ کلام پائسنن تقویم کنن دیوان ونگو مقابل معرکہ میں کہ ہونو دھو دھو		۲۸ دھانمان تک مسخ ہوگا اس تیج نہندکا	
۲۹ کوئی جا کر فیضان سے فرود کا کیون علم پر پیر موعوں کو فلق خدقہ		۳۰ ترک صدقہ میں جس دور تباہوں کا	
۳۱ نہیں انی طبیعت جبر وقت نہ جانی نہ بہر گنج خاروں میں تباہی کا		۳۲ پیر سولوان ابر کا شہر چھو تری قدر کا	
۳۳ پیر شوق زیا میں نہ تباہی کا گل نہ کس کے بدلتی تری پیر کوں کا		۳۴ کہی میں دو پیر موعوں کوں کا نہ تخت سلیمان میں تباہی کا	
۳۵ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۳۶ جو میرے جہان میں نہ کوں کا نہ شہر میں نہ کوں کا	
۳۷ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۳۸ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	
۳۹ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۴۰ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	
۴۱ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۴۲ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	
۴۳ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۴۴ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	
۴۵ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۴۶ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	
۴۷ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۴۸ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	
۴۹ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو		۵۰ نہ پہونچن نہ پہ طلقا غنوا نہ انکے پہنکے مثل تقویم کنن دیوان ونگو	

۹	یہی کلمہ ہے شایان محمد	جنت کی نسبت آری یہی کلمہ ہے شایان محمد	جنت کی نسبت آری یہی کلمہ ہے شایان محمد
	جو تے اعجاز اور ملامت میں نہ آسکتے ہیں شہید ہی تہمین	یہی کلمہ ہے شایان محمد	یہی کلمہ ہے شایان محمد
	یہ غل ہے انبیا و عشرت میں میجا کی مولیٰ امت کو دین	یہی کلمہ ہے شایان محمد	یہی کلمہ ہے شایان محمد
۱۰	جلاد یوں غلامان محمد	جلاد یوں غلامان محمد	جلاد یوں غلامان محمد
	اگر حامی سلطان رسل ہو تو ویران باغ ہستی فرو گز	اگر حامی سلطان رسل ہو تو ویران باغ ہستی فرو گز	اگر حامی سلطان رسل ہو تو ویران باغ ہستی فرو گز
	ہوا بر باد ہو بد زنگ گل ہو چراغ آسمان کد مین گل	ہوا بر باد ہو بد زنگ گل ہو چراغ آسمان کد مین گل	ہوا بر باد ہو بد زنگ گل ہو چراغ آسمان کد مین گل
۱۱	نور گزیر دامن محمد	نور گزیر دامن محمد	نور گزیر دامن محمد
	نور گزیر دامن محمد	نور گزیر دامن محمد	نور گزیر دامن محمد
	نور گزیر دامن محمد	نور گزیر دامن محمد	نور گزیر دامن محمد
۱۲	ملک ہوں گرفتار خان محمد	ملک ہوں گرفتار خان محمد	ملک ہوں گرفتار خان محمد
	ملک ہوں گرفتار خان محمد	ملک ہوں گرفتار خان محمد	ملک ہوں گرفتار خان محمد
	ملک ہوں گرفتار خان محمد	ملک ہوں گرفتار خان محمد	ملک ہوں گرفتار خان محمد
۱۳	برائے چشم گریبان محمد	برائے چشم گریبان محمد	برائے چشم گریبان محمد
	برائے چشم گریبان محمد	برائے چشم گریبان محمد	برائے چشم گریبان محمد
	برائے چشم گریبان محمد	برائے چشم گریبان محمد	برائے چشم گریبان محمد
۱۴	بخت آل دیار ان محمد	بخت آل دیار ان محمد	بخت آل دیار ان محمد
	بخت آل دیار ان محمد	بخت آل دیار ان محمد	بخت آل دیار ان محمد
	بخت آل دیار ان محمد	بخت آل دیار ان محمد	بخت آل دیار ان محمد
۱۵	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام
	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام
	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	منقبت و شان حضرت او جنت بنت محمد مصطفیٰ علیہ السلام
۱۶	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو
	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو
	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو	میں کہیں ہوں ہر خدا مشکل مرا آسان کرو
۱۷	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو
	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو
	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو	تم کہو دیرین ہو تم قبلہ کو نہیں ہو
۱۸	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو
	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو
	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو	او خلق کے حاجت و امشکل مرا آسان کرو

۱۱	تو بهر معارف با محمد مصطفی عجیب نبی می بود که لایق صاحب جلال و جلال مرد بود و انی قهر که در تو کند عجز بما که تو دو نفا مشکل می آسان کرد نور خدا من مصطفی که مصطفی که نور در یو ده که گری خرم صاحب قد و بود آه صده زین العبد مشکل می آسان کرد مین که نصیر تو هم بگو بگو بگو بگو یا فتوی با تو است خواس تیر فغانه تم درد کی می بود مشکل می آسان کرد او را در مقصود چشم امید است بجو غفر این بول من صندل که در سوز آه که تو در آتش مشکل می آسان کرد باغ جنانین که غیر نمک تو گوشت تو میر خاس او را تا در بر ریت را بول نخل رحا کرد و در مشکل می آسان کرد آب است کلام الله در الدخیر خافضا لیک حضور حق من ایسا آسان کرد کرد و بلا سحر می آسان مشکل می آسان کرد بهشت بود سینه جگر تو هم می آسانی صداد و من نیل که در شیرینی تیغ آسانی صفتی در دلی ما مشکل می آسان کرد میر که من تیر که بعد از فغانه میکند که اندازد این که در شیرینی او شمع بزم که با مشکل می آسان کرد میر که من تیر که بعد از فغانه میکند که اندازد این که در شیرینی او شمع بزم که با مشکل می آسان کرد	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
----	--	----	----	----	----	----	----	----	----



علی کا فیض عالی علی علی خلقیت کا واسطی  
 جو عالم کی کرباحت اسودتے اندر  
 ہوا معلوم چاہ سکوت کو فوراً مضطرب  
 رکھا دست پریدہ کو کھنچا علی پر  
 زہر قدح رحمت عجب شیان اللہ ہی  
 ترا دست کرم ہو دریاں کی کئی کئی  
 چڑیا تو خوش طبع رہی کہ دریاں پر  
 میان خلق بہر طبع انیس اسے نور  
 انگلیں تاج فرق خاتم سیران  
 لہذا خاک کا سب سے تریو چھپکا ہے  
 سوزاں ان میں شمشیر راوی کا  
 ہر کشتام و سیران کیا تائی تائی  
 مدد کر میری رنج و غم کی کتا ہا  
 جو کہیوں آہ سینہ سوزاں کا  
 خدا ماشا اللہ تیرے عرز خلقیت  
 مجھے شرم آتی ہو کس کا کون  
 کسی کی من منیت کشاں کشاں  
 شہا میں نگہ کسی کی دولت غلام  
 جزو یا علی رنج و مصیبت تائی  
 گئی ہو تیرا دم تو میری غم  
 جو میں ان میں لیں عہد صیانت  
 میں جو غامیوں کی کج شہرہ شہرت  
 تیرے جس کی حاصل ہو وہ ملک  
 مجھے کیا غم ہو دنیا کا خطر کون  
 شہادت میں علی علی راہ کا نشانہ

علی صاحب بیت علی محمد بن علی  
 کو میں دست مبارک خادم سکر کا  
 جو میری توفیق کا یہاں علی محمد بن علی  
 کا خادم گستاخی کے برائے سید والا  
 علی نے میری دست مبارک کو دین  
 اور شاید دین سے تین تین کا تین  
 مسیحا آسمان طوڑنے کے لئے  
 میری تیری تربیت تر اجلوا  
 انگوٹھی کی لگو کو یہ دست مبارک  
 یہی وجہ تہا یہی وجہ آسمان  
 تر فضل نواں جو کمال اس سے  
 یہی تیرا کمر دین یہ تیرا غار طین  
 زمانہ کے حوادث سے نہایت  
 نوریاں تیرے چہرے ہوں  
 عطر کا محو روئے تیرے دین  
 تر اوچھل کر جاؤں ان میں اس  
 تر ازہ سقائے نگر غایت دولت  
 انوں ان کے خبر میں تو کم کو میر  
 میرے طے اور شہر و شہر کا  
 میں اس درگیاں فاش میں تیر  
 کہہ جاؤں ان کے میری ہمار  
 ہی صاحب جسے حسین اللہ  
 اسے تیرے دین میری ہی ہمار  
 علی شکر شاہ عالم کی تیرا  
 ہر ایک شاعر و شاعر میری

[illegible][illegible]



<p>شان ہے تیری عشق سی بالا تو ہے علیٰ نور ہے لعل دست خدا ہمنام خدا محبوب خدا کا ہوائی ہے بیٹے ہیں تیرے رسول کے پیارے نور خدا کے عشق کے تارے بی بی تیری بہشت کی بی بی احمد مہو کے جائے ہے تیرا حسین ہے خاصہ داور آہو کے کعبہ دین پیہر بچپن میں جس شریک خاطر ہرنی بچہ لائے ہے غیر تری اولاد کے شہناکوں نہیں اس مہو کو پہنچا ڈوری کس کے ہنڈولے کی جبریل امین فرمائی ہے تو کا نہ ہے یہ بنی کے چاہے صل علیٰ تعظیم کی جا ہے بچکو بنی سے بنی کو تھمے نہ نیت ہے زیبائی ہے وقت ولادت نہرت عیسے درمیں زہ کے جریہ و تنہا بیت الد سے باہر مریم حکم خدا سے آئے ہے رستے جھکو جو لطف کیے ہیں یہ نہ کسی کو خدا نے دیئے ہیں کعبہ میں تو ہوا پیدا مسجد میں شہادت پائی ہے وہاں یہ فتر کو مارا تیغ کے گھاٹ سے عمر اوتارا ازدور کو کیا صاف دو پارا ماتہ میں ایسی صفائی ہے بیر علم میں نہ در و کما یا سبیل کی صورت خون بہا یا کو سون رہا جو کا نہ سایہ کیا انسان کی لڑائی ہے آپ ہیں بنی کا فہم داور حلقہ خلد پیہر ہے قہر چادر نظیر ابر سے سر در جھکو بنی نے اور لائے ہے تم اور احمد دونوں ہو مولے حق نے کے اک نور پیدا میں کنت مولاہ حدیث محمد نے فرمائے ہے شہر میں علم کے شافع خضر باب مدینہ سپہ تو صید بن دروازہ شہر اندر کب امکان رسائی ہے ماتہ اسود کا وصل کیے ہیں دیو کا پہونچے کول لڑکین شہر خلق ای بازوئے احمد تیری عقدہ کشائی ہے</p>	<p>تو بنی شہزادہ زمین کا بنی نظر میں لگن شمس و قمر ہیں دو لگان بنی نظر میں لگن حاکم کو دوش میں لگان بنی نظر میں لگن صحرایں باندا ہیں لگان بنی نظر میں لگن ادس وقت تہنا بالین لگان بنی نظر میں لگن بحر بلا ہر موج زنگ بنی نظر میں لگن جہرین بکھین لگان بنی نظر میں لگن جیسے سالوں کے بہر لگان بنی نظر میں لگن گلشن بویت الون لگان بنی نظر میں لگن مگر ہر خون لگن بنی نظر میں لگن کیسا ہنر او کس کاف لگان بنی نظر میں لگن میں لگن فکار لگان بنی نظر میں لگن مگر لگن اکرم لگان بنی نظر میں لگن لڑا لگن ہشت لگان بنی نظر میں لگن وہ وقت ہو لگان بنی نظر میں لگن کیونکر خوش طن لگان بنی نظر میں لگن حکایت کو باغ عدن لگان بنی نظر میں لگن ہج جاب میرا جان لگان بنی نظر میں لگن حضرت کا ہر تج میں جلن لگان بنی نظر میں لگن برن لگن میں لگان بنی نظر میں لگن</p>	<p>ایسا چاہا بل تو ازین بخت انما خوان کرم کی مہ چمکے جام چلے لگن کیا شاک ہے اس شاہ ہریری دولت ہے جس کو کھنڈر سے ملایا سر سے ناتھو جو حیرا از دما موڈی خلعت بجا ایسا خدا ہی خدا تو م نصیب ہے خدا میں شہنشاہ لگان بنی نظر میں لگن دلیر ہے چایا ابریم لگان بنی نظر میں لگن ایسا فریاد مصطفیٰ محفل میں دی ہوا دکلا دیکر ہر چو اس بابل شہر میں لگن جب ولایت کو شہر افریسیہ روزی بہر فیض کو بلا بجا محسوس بلا تو بنی کریم ابابم عالم یہ قہر کرم میر گنہ ہیں بکریاں کی سبب لگان جب مجسم ہو جائی لکھنا خیر لگان میں نسل آدم ہوں شہنشاہ دولت محشر میں احسان مجسم کو شہر دیو جسم ہو آدمی مقدر داد و مست امت نبی کی جانکر کسائی تمل نظر یا حضرت مشکل کشا دروخت کا ہند</p>
<p>وقت بد ہے جلد خبر لو مجھ یہ مصیبت آئے ہے شہر خدا سلمان کی ستھ شیر سے جان بچائے ہے ساقی کو ترزیبا جھکو کو تر کے سقائے ہے مشک زن بیوہ کی اکثر دوشس پہ تنے اوٹھائے ہے</p>	<p>دیگر</p>	<p>وقت بد ہے جلد خبر لو مجھ یہ مصیبت آئے ہے شہر خدا سلمان کی ستھ شیر سے جان بچائے ہے ساقی کو ترزیبا جھکو کو تر کے سقائے ہے مشک زن بیوہ کی اکثر دوشس پہ تنے اوٹھائے ہے</p>

۱۶	دم من بر آدم من جلا با بری تیرا بنده کس لایا	تجھ کو خدا کہتا ہے نصیری شیفہ تیری خدائی ہو
۱۷	بحر شرف کے اسے درگیا اوسے ہے یہ مجزہ تیرا	جنگل میں ہی پانی کی ایک ٹھوک سے بھائی ہے
۱۸	راہ خدا میں جان سے قربان تیج ہی میں تیرا زمان	سجدہ میں محراب کے اندر تیج ستمگر کہاٹی ہے
۱۹	دوستی تیری میں عبادت دشمنی تیری کفر و ضلالت	بغض جو کوئی تجھ سے ملے وہ دھمکی سوداٹی ہے
۲۰	روتی ہو چشم الم سے تیری نگہ ہے اوسے کرم سے	رخ کرتے ہیں میں کاشیر جہان دریا کی ترائی ہے
۲۱	گردہ گلہ لے لیکر شیر بناتے ہیں گل جو ابر	ہسیت تیری صیغہ وادول میں کج سماٹی ہے
۲۲	برگ گل ترک کج ہوا سے نوک میں خار چرسے اونچے	منہ کا صبا کے رنگ اور جاسوسے یہ تیری شتم غالی ہے
۲۳	جو خوش نہ دل کہا دی بد خواہوں کو میر تو نلک دے	لشکر ظالم کی مجھ تنہا کی کشور جہاں پیر مائی ہے
۲۴	مونس ہے نہ کوئی ہوا دم سے نہ ہی دیکھ کج ہو غم ہی	غریب سے مسکینی ہے لا چاری ہے تنہائی ہے
۲۵	تجارجی کے مرض سے شفا و نادر کا در و مٹا دی	تیرے دل میں کجش سے پیدا اعجاز عیسائی ہے
۲۶	جو غم الم سے کہیو اساحل پر پہنچا دے میرا	کشتی ڈوبی ہو تو کی شامتے پار لگائی ہے
۲۷	فکری غم کو تیرے ہون جان میں کجش کلین ہل چل	حل کر دیجے مشکل لاجل ورنہ مری سوائی ہے
۲۸	آفات دوران سے بچا لو طالب کس کو دے مائی	خلق کو اکی نجف انشرف والی تجھ سے امید برائی ہے
۲۹	چرخ ز آس آکھیا ہے بخت کو میرے سیاہ کیا ہے	خوار و خراب تباہ کیا ہے شاہ نجف کی دو مائی ہے
۳۰	تیرا کہا کے شفا غم من مضطر جاسی کہ ہر شاہ کرم	سلطنت دار اسے بہتر ہے تیرے دیکر انی ہے

دیگر		تار نظر دو ستون کو شرف جات	
زیبا ہو مرتضیٰ کو شہ اولیا کن	میرا خلق نام خبر لور اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
میرا ہے گشتاں نصیری ختم اکون	نام خدا اوسے نہ خدا جو اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
تیرا ہے تیرا سیرا سیرا اکون	فرق علی کو تاج اکون اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
نصرت اکون کی دنیا نصرت اکون	پیرہ کو جان نہ لھن کو کالی اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
نیکو نام ورت قرآن ہو قور ورت	واللہ اسی اکون اکون اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
چشم سیم آہو کی جہرہ رو اکون	باوام پاکہ تر کس نام رخ دعا	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
جوزان کو سیکھو لور کجاشاں سے	والہا و تم کو جو کوں بجا	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
ابو کو تیری جان غافل کو کسے	تیج جگر شکان اکون بجا	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون
ابو سے یا کن جہاں بلبل احمد	یا میں کج قفل در بر عار	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون	تیرے کان کن ناوک جگر اشقا اکون





دولت سیر و عسکری و فراغت و  
 یمن و مین و نیر و کسکس  
 بعد از فافت و کسکس  
 انما و کسکس و کسکس  
 سیر و کسکس و کسکس  
 کسکس و کسکس و کسکس

ایمانگدستی اینی فرین بدست پاکو  
 خیر نشا کمون تجو شکل کشا  
 بتلا ناخج کمینش کیرین کیا کمون  
 جیت علی بابا تیج بروز جزا  
 محنت کو منہ سو مین قمار بیا  
 جیت ق دلسو مقبت تر نیا

اسی بادشہ جہاں بشر اکبر خیمہ  
 دیوانہ کا تری تیغ جہاں پتھر  
 العظمت لہری تیغ جہاں سور  
 بجان ہو جہاں جہاں پتھر  
 دل دل ترانہ میں سو قدم  
 شوہر کے اشارہ کس اوطا جہاں پتھر

برہما ہوئی مکیدن جو پرتانگو برہما  
برہما کے قطرہ باران کے برہما  
چمک جو ذرا برق دشمنان کے برہما  
گرد الین صفیں قوم نبی جان کے برہما  
اسما کی تخت سلیمان کے برہما  
ہوئی سرگردان اہی نیک برہما

ایوان کے تیرا خلد کے ایوان کی برابر  
 جاسم تر شاہ رسولانی برابر  
 دیار نبی فرمایا رسولانی  
 الدغنی ایک بھائی کے مراتب  
 زو جہ می نہیں نہ خواہی  
 حواش تری بی بی کی این  
 بیٹو حسین دین خوش گارے  
 دودھ لعل ہوا یہ تیغ کسی گارے  
 زار شمشاد شمشاد لعل کوئی  
 اوس صف ناطق کا جو نہ پتہ  
 گیسو جو اللیل پتہ شمشاد  
 زمین کو گزیر پتہ پتہ و جان  
 عاشق تری الدغنی اوس کی بچا  
 کیا عجب تہا ای شیر خدا و خدایت  
 مباح اگر ای تیرا زور حمایت  
 سن بای تری تیغ دودھ کوئی  
 بخانی تھی تلوار تری صحرایہ  
 خبر کو بلا تیغ کیلے کی بچائی

در بان سخی و فانی که رضوانی بر  
 چرخ کسب سدا به مده تابا نمی بر  
 نقشه خدایان که قرآن که بر  
 طبع شب سحران حسین را می بر  
 که چو کاخ جنت و گلستان می بر  
 قفسه به غلام ایچا غلامی بر  
 یک ماه تو یک هر دشمن کی بر  
 با تو خفته دل و جان می بر  
 شریک در شهادت شهیدان می بر  
 کی او ست تلاوت قرآن می بر  
 اسلام که هر مسلمان کی بر  
 کاد که ای خورشید بران کی بر  
 چون که کون که غلامی بر  
 شیر آینه سکا خشت می بر  
 بنو آل قوی ستم و تاج می بر  
 چلی سر و دست و پا می بر  
 جو برین تر و موسی غلامی بر  
 جاتا تنها یک راستی کی بر

[illegible]

سپہنشاہ گنبد گردان کے برابر  
 گلہ کا ٹھکانا ہو چو پانچ برابر  
 کتا بن خضر شہید جویان کی برابر  
 ہو کوئی سنی تھمتہ دورانی برابر  
 ہی خزان کرم کس کا تیرہ فکا برابر  
 ہوتی رہے یک سفرۂ احسان کے برابر  
 کیونکہ سمت کرم کو کموں کا برابر  
 سنگ و عمارت جو درانگی برابر  
 آنگھوا اگر گور و بیان کے برابر  
 بقرطاق و ماحیض و لقاح کے برابر  
 دریاں زمین کوئی تری نہ انکی برابر  
 روضہ ہوتا کہ آب ایمان کی برابر  
 آفتاب نہ درجہ غیر شمس ان کے برابر  
 انگلیں میں بیستی ح کو کاف کا برابر  
 لحظہ بیکر نہ کہ گزراں کے برابر  
 نہ انویہ ہی سہ ماہہ گریبان کے برابر  
 ہر شتر مرغ ابورگ جان کے برابر  
 حاضی کھل جیہ دار و پناہ کے برابر  
 اگر ان کڑی ہو جو میرزا علی برابر

رہی کو جگہ دیکھو کو ترکے کناری  
 ناظم ہونے ہونے میں ہاں ہاں  
 مانج ح سیکو کی دولت یہ قدر داد  
 او صاف لکھو بیٹے جو بھگت کر کم کے  
 بیگنی میں تیرے مراد گشتار  
 جی میں کر دین شکر کے تیرا مانا  
 خود دیکھ جن شریفان سلطان  
 یک شو قیامت ہو تو بیش نہ جہا  
 احمد کے تصدیق ہے بخت شمس  
 دیوانا خدمت میں سچ بکرم کا  
 دنیا میں ہی کہ اس کا عرصہ کچھ نہ  
 اے شاہ بخت خاص غلام پناہ تیر  
 انعام دو اکرام دوا اور اقبال  
 دل سے تیرا ہی شہنشاہت کی لہر

فردوس میں کجست کو برابر  
 حسان برابر ہون سہاگ برابر  
 ہی فکر میری فکر خندان کو برابر  
 مضمون کی چمک ہے در غلطی برابر  
 ہی بلبل شیراز کے دیوانی برابر  
 چسپان کوون میں شکر دیا برابر  
 آگاہیہ کیلئے میں گانا برابر  
 بہر کوں یہ دستان تیری شاہکار  
 لجا کر کچھ در گرجان کے برابر  
 نہر میں جو ہیں رخسار ہوا کی برابر  
 کو تا تہ برتاؤ میری مان کی برابر  
 ہمداد و بخت میں مجھ دریا کی برابر  
 دولت نچی دو قیصر و قاتل برابر  
 یہو چا دی مراد شہ مردان کی برابر

نہ غم میری مشک میں بلبل میں  
 تو تازہ و زار احمد تو ہی بار میں  
 ایا شاہ بخت تیری کف دست لیا کر  
 او گل لکھ احمد کی اگر کوئی جگہ ہے  
 پنجہ میری عیان بخت بال کا ہر کوں  
 بحر صافیا مان کی زبان صافیا  
 گنجینہ انوار خدا ہے تر اس میں  
 پانیکا نہ پہل میری قدر میں  
 اے دست خدا کی بخت قدر میں  
 نازن میں میری شہر تیری جگہ ہے  
 ہر دور میری شہر میں شہر کی ہر  
 بادام میں نہ گرس نہ اہو جرم  
 یوسف بکرین میں ان جانور  
 دلفنک بختی جو ہے بات میں  
 پیشانی نورانی تیری قدر میں  
 وہ تیرے جہ میں مریسم کے میں  
 اے کال ضیا کا کو او صاف لکھا  
 کیا شہر جو ابرو ہو درون کو  
 منی میں خط بینی جو کوئی نہیں  
 آہ کو کوٹھا و کٹھا غبار در توں  
 تلوار کے وار ایسے کہ جی اڑی دے  
 کیا قہ چاہ تمہیں اتنی بھر  
 یہ جو جیکو نہ نوں بخت شمس کو  
 کیا تا حساب آئے اگر کشتی کو  
 وہ سو کی یہ جی جو سوز گل انیا

نقصان کی تری لہجہ معجز کوٹھا  
 مانو کی بڑائی درخیز کوٹھا  
 منہ میرے خورشید منور سے کوٹھا  
 دو کر سے نہ چاہا یہ اڑے کوٹھا  
 حسین تو ہلاک و عید سے کوٹھا  
 اسلام کی باتیں میری ہر کوٹھا  
 دولت تری رول پر میری کوٹھا  
 لہنا ہو جس سے صبور سے کوٹھا  
 الزمری اور فخر میر سے کوٹھا  
 ہر کس سے یاد دے میر سے کوٹھا  
 میدان میں عین میں غزوت کوٹھا  
 کہیں آنکھ کا تیری یاد کوٹھا  
 اتا تو میں تعویب میر سے کوٹھا  
 میں اس میں لہر دے کوٹھا  
 یہ نہ نہ دنیا غم و غنا کوٹھا  
 گو شمس جی جہ کوٹھا  
 کو شمس میں او بچا کفر کوٹھا  
 دینے کے چمک تیری گھر کوٹھا  
 یہ شمع حرم میں مہ نور کوٹھا  
 اے ناک پڑی گل جہاں کوٹھا  
 یہ بات تو جہل کوٹھا  
 دھڑا قطار دھوکا کوٹھا  
 خاقان فقیر سے فقیر کوٹھا  
 میں بجز حیدر کا کوٹھا  
 پانی کی اور آتش کی کوٹھا

دیکھو سراپا

حال میں شاہد میر سے کوٹھا  
 دوا میں گناہ تو میں کوٹھا  
 بابا سونامی میری کردیا سفار  
 تیغ سے جہنم کو لے لے لے  
 جھڑپ میں جگہ دیکھو سائیں کوٹھا  
 دجام لیں تیری لب شکر کا حد قد  
 لکھا ہی تھا بخت زہر لایا جی علی کا  
 خونی رخ حیدر کی گل تر کوٹھا  
 دکھلائی تیرا آئینہ زور مصف  
 ستراج امیر کو تو میر کا تر سے رتبہ

بخت شمس کے لیے تیرے جھڑپ کوٹھا  
 بادیدہ تر ساقی کو تر سے کوٹھا  
 بی غافلہ حسین کی اور کوٹھا  
 شاہ شہدا کشتہ بختی کوٹھا  
 عباس علمدار دلاور سے کوٹھا  
 مشہور سے شیر سے اصرار کوٹھا  
 انعام دوا وصال صاحب رس کوٹھا  
 اور سرفری لکھا لہ امر کوٹھا  
 نال کو نہ منہ پر سکندر کوٹھا  
 میں ج سر عرش مطہر کوٹھا

وہ تیرے جہ میں مریسم کے میں  
 اے کال ضیا کا کو او صاف لکھا  
 کیا شہر جو ابرو ہو درون کو  
 منی میں خط بینی جو کوئی نہیں  
 آہ کو کوٹھا و کٹھا غبار در توں  
 تلوار کے وار ایسے کہ جی اڑی دے  
 کیا قہ چاہ تمہیں اتنی بھر  
 یہ جو جیکو نہ نوں بخت شمس کو  
 کیا تا حساب آئے اگر کشتی کو  
 وہ سو کی یہ جی جو سوز گل انیا

نقصان کی تری لہجہ معجز کوٹھا  
 مانو کی بڑائی درخیز کوٹھا  
 منہ میرے خورشید منور سے کوٹھا  
 دو کر سے نہ چاہا یہ اڑے کوٹھا  
 حسین تو ہلاک و عید سے کوٹھا  
 اسلام کی باتیں میری ہر کوٹھا  
 دولت تری رول پر میری کوٹھا  
 لہنا ہو جس سے صبور سے کوٹھا  
 الزمری اور فخر میر سے کوٹھا  
 ہر کس سے یاد دے میر سے کوٹھا  
 میدان میں عین میں غزوت کوٹھا  
 کہیں آنکھ کا تیری یاد کوٹھا  
 اتا تو میں تعویب میر سے کوٹھا  
 میں اس میں لہر دے کوٹھا  
 یہ نہ نہ دنیا غم و غنا کوٹھا  
 گو شمس جی جہ کوٹھا  
 کو شمس میں او بچا کفر کوٹھا  
 دینے کے چمک تیری گھر کوٹھا  
 یہ شمع حرم میں مہ نور کوٹھا  
 اے ناک پڑی گل جہاں کوٹھا  
 یہ بات تو جہل کوٹھا  
 دھڑا قطار دھوکا کوٹھا  
 خاقان فقیر سے فقیر کوٹھا  
 میں بجز حیدر کا کوٹھا  
 پانی کی اور آتش کی کوٹھا

جو مصیبت ہو وہ بہت بڑھا  
نیز نک کما یا کوی استغنی بنگ  
آقا ماسو مالک انو ہے  
کیا دیر ای عقدہ کا مہر ہے  
سید دکر می یہ وقت مدد  
نجداری کی لکھ گار کا پیر  
سور کا شفاقت کو عطا کی

افیا سے نہ خوشی دے بلو رہی کو  
یر حال اس گنبد حاضر کی کو  
کنا ہی جو کہ شہر صدقہ کو  
جسب صبح کو او مو کا لیں کو  
سوار تو کئی زار ویاور کو  
دریا ماتکے شاد ورس کو  
منہ کو می ساتی کو ترے کو

تو ہی میں ہو کھنڈ ترانی حق کو  
عجب گزرتی کایام طعن کو  
دراز خد امین صلوة و صبر کو  
عدو میرا لوجہ فی الدین کو  
عدا تمی ہی باز و گردان کو  
مرض میں سے سہنے کو  
جو تو دل کو چیرے تو کو

برن بچوں سمیت دین کو  
فلک کو اٹھ روح میں کو  
خدا کو عاشق جاننا کو  
وہ شمع تر احوطہ ناما کو  
سبب بیان صورت کو  
نصیب ہو سزا کو  
بہتا ہو کو ما ہو کو

علی کا زہر جس اہل نہ جان  
ایک معین تم با نیا ملک خان  
ترا دست کر مہر کو شرب لقا  
نبی و تم پیدا خدا کو  
جی میں لے تم کو مہر نبی خورشید مہر  
محمد کما کی جی میں ملک ملی  
نہا کا ہے ت اس وقت سے  
محل کے پورے مصطفیٰ کو  
کعبہ گرد کی تری خراب بر کو  
الم شرح ہے ت وارثا نامھا ہو  
سلاما تہ الہیز سا کوہ ملک سر  
یکہ تہا کو کو کو تو طر المات کو  
تم اند کو کچھ پیدا ہو عیسٰی باہر  
جگہ تری مال تری تالو تو دل احمد  
جو کہ تریاب تری جمال تری صف  
بتول پاکسی لی بی خدا مصطفیٰ کو  
محل تیرا کوہ خشت لیا کی کو

تو شکیل کشامہ تو شکیل کو  
ہما وقتہ ہو شوا ہو کو  
صدوق حق ہو تانی تری  
تجلی و کام کو تو کو خدا کو  
نبی میں شاعر شہر شمع فوز کو  
لطا تم تو قالک باطن میں جان کو  
محمد مصطفیٰ بن لفظ ترمعہ کو  
نبا خزانہ دین میں ترم کو  
دل سے ہو کو لہر بند و سلمان کو  
خدا کی عطا و نصرت مقبول کو  
جی نہیں ہو باز و شاہ کو  
نبا ہو لا و ہو جری شام کو  
ترخی و تر لرب کو کو جان کو  
تجربہ جو ہو طو کا جو تری تار کو  
زلیا ہو ان نور چشم کو  
نبی کلا و ہو خدا کو جان کو  
دی خدمت کر باندہ کو

صبا پہ نہ سہکت ہو لکھ کو  
علا ریا کی ہو لکھ کو  
ترخی شہر میں شہر کو  
کیوں تار و شہر تری شہر کو  
سور طعم مک و زکا کو  
نرا تو تبت بستہ کو  
یہ فرمایا کہ تری شہر کو  
وہ بولا ایک شہر کو  
یکہ دمی تری شہر کو  
تعال الہی کیا تبت کو  
روا ہی امیر کو تری شہر کو  
سخاوت کا کو تری شہر کو  
تو شہر تری کو تری شہر کو  
چرخ آسمان کو تری شہر کو  
نہ میں سکتا میں تری شہر کو  
خدا کی خاطر تری شہر کو  
میرین صبر تری شہر کو  
جو تری والا کو تری شہر کو

بلا گردان تم تو سر کو  
وہ چرخ کو سیاہی کو  
ن کا و زمین کی تری شہر کو  
وہ شہر سیاہان علی تری شہر کو  
کما تفری کو تری شہر کو  
لی تب جب کا وہ طعم کو  
سولان ویر سامان کو  
کما و قطار و ٹوٹی کو  
ہزاروں ٹہاں کو  
الی مسکو قطار و ٹوٹی کو  
گرد اگر آستانہ کا تری شہر کو  
کفیل رنق باغیان کو  
بجای خرم نیلی کو  
تری خیمہ کو کو تری شہر کو  
مساجد کو کان کو  
منین مکن تری شہر کو  
ترا ابر کو تری شہر کو  
تری مادی کو تری شہر کو

علی شہر حلب کوئی تھوڑا سا منہ مانگو  
 ہوس اگر ایک صبح سنا ہوس کو  
 تری ہمت ہی راضی کا ملک دیکر  
 نسیم دیو تری آویں کشت گلشن میں  
 سرو قیصر وین سے ہو کر اگل  
 بلاو بخت تیرے میں بکھو اپنے لطف  
 لگا کر ہوا تو قیصر تیرے پر ہوا  
 بجھ میں چاہی ہو جبکہ کیا پانی  
 تازہ چور کو مشت رضوان و شکر  
 الم فیک میں غم میں دین دیکھ تیرے  
 فتادرو زکارا بدست طرفہ جلا  
 کہ خود غور چاہے نہ داندی فریاد  
 رفوگر کیا جب غم کو چاہی میں  
 بے لکڑی طرح ہو در در رخ و جلو  
 بدست غم گرفتارم سیاہ خدا  
 عدستے ہیں تفتہ جگر کی شکایت  
 زو اندیشہ بانی ہو کوئی ناخدا  
 مصیبت بکارتی سے آواز دے  
 خبر بویا علی وقت مشکل شامی کا  
 حوش دھڑاٹھیں رنہی ماند  
 گردن نشو ماند شبہ دیگر نے ماند  
 لہوا و نایمان روز قیامت کو  
 نہا ہوں کے سو گریہی دست نہ میان  
 خدا کا نام حمد سفاش اسلر ترا  
 نہ فرم دے جیس جگرسین لہیں سے یز

[illegible]

کرد روشن جو اگر جمع میں آج  
 اکیلا کو تیریں آئینہ جو میں چکان  
 پلور برادرین لہر سب کو ساستین  
 تم جاو لوجی جاو ن ہر گز  
 مجھ کو نہیں سن رہا ہو جس سے  
 رہی برسر تیار ہو دست بالا کا  
 مجھے سب کرناور خوش گزشتہ  
 جاوے عالتجائی ہی نہیں سے  
 صلہ اس نظم کا جو کب لکریا  
 جو کیا حسرتیں حق کی تم کو  
 علی کی کسی کی تھی درویش  
 عالمی تھی دوستی اعلمی بدست  
 بلا ساختی غلامی دان استی  
 نجف اشرف میں رہا ہو درویش  
 خدا کو دست الہ کیا کیا رہا  
 محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم  
 سائیر الافرادی غلامین کی منہ  
 علی خامنہ ای کی گزشتہ عظمیٰ مصطفیٰ  
 سنا جاو تہا تہ تہ تہ تہ تہ تہ  
 بنکر داکہ گئیں ہو اولیٰ میں محمد  
 حصہ مسند پیکر سو گویا  
 سنا جو حق عزیزی قوت  
 حق سلمان سنا وقت ملاوی  
 تہ خور و غلام جو حق عزیزی

[illegible]

وہ کہہ رہی تھی کہ یہی علامہ کا بیٹا ہے جس نے کتب خانہ میں بیٹھ کر اس طرح مطالعہ کیا۔

九

علی کی کسی بھی درستی  
علی ماضی کی دوسری اعلیٰ عبادت،  
اگر اس کا حقیقی خورشید فان احمدی  
خجف اشرف میں برپا ہو تو وہ جو  
حکام دوسرے اسی کی یادگار  
محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم  
سایہ الوارہ و عظیمین کے منہ  
علی کا موشہ و گمرین کے عظیم  
سایہ جو تہا تہہ بیت سلیمان کا  
بے شکرا و عظیمین کے اولیٰ و عظیمین  
محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کے  
سایہ جو عظیمین کے اولیٰ و عظیمین  
محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کے  
سایہ جو عظیمین کے اولیٰ و عظیمین  
محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کے

[illegible]



[illegible]



دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
تو نے کیا قدر منزلت بانی	ای رسالت پناہ کے بھائی	تو نے کیا قدر منزلت بانی	ای رسالت پناہ کے بھائی
عقد تزیین میں ترسے آئی	تھی جو زہر رسول کی جالی	عقد تزیین میں ترسے آئی	تھی جو زہر رسول کی جالی
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
افضل خلق ہے تو ای ذبحا	تیرے رتبے کون ہو گاہ	افضل خلق ہے تو ای ذبحا	تیرے رتبے کون ہو گاہ
کیوں ہو خلق کا پرستش گاہ	خاص لہ ہے تیرا بیت اللہ	کیوں ہو خلق کا پرستش گاہ	خاص لہ ہے تیرا بیت اللہ
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
کعبہ دین کا کیسے جھگو جلیل	خاصہ بارگاہ رب جلیل	کعبہ دین کا کیسے جھگو جلیل	خاصہ بارگاہ رب جلیل
استان بوس ترا جبریل	تھجو زینا ایہ تشنیل	استان بوس ترا جبریل	تھجو زینا ایہ تشنیل
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
تیر حق تو ہی قابل کفار	بھگو اور تری ہو جس سے ملوار	تیر حق تو ہی قابل کفار	بھگو اور تری ہو جس سے ملوار
ماتہ سے اڑ ڈا کوڈ الامار	ہے لقب تیرا حیدر نگار	ماتہ سے اڑ ڈا کوڈ الامار	ہے لقب تیرا حیدر نگار
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
حصن صفین و قلعہ خبیر	احد ویدر و خندق بربر	حصن صفین و قلعہ خبیر	احد ویدر و خندق بربر
جہنم میں یزد و خالق اکبر	فتح تو نے کیا ہے اے صفدر	جہنم میں یزد و خالق اکبر	فتح تو نے کیا ہے اے صفدر
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
ایسے پاپنا کیا چڑا تو وار	تھی تیری افکار جو سردار	ایسے پاپنا کیا چڑا تو وار	تھی تیری افکار جو سردار
کبھی تھی اتری یوں سنگا گوار	کبھی ہوتے تو اسحاق کو پار	کبھی تھی اتری یوں سنگا گوار	کبھی ہوتے تو اسحاق کو پار
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
تم تو سن کر ان کو جانی	جنگ و سگڑ سب سر جانی	تم تو سن کر ان کو جانی	جنگ و سگڑ سب سر جانی
حصن صفین و قلعہ خبیر	ازد نامن کے وہ جہر جانی	حصن صفین و قلعہ خبیر	ازد نامن کے وہ جہر جانی
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی
توڑی کعبہ میں تو نے لات و کلا	راکب دو منی احمد مرسل	توڑی کعبہ میں تو نے لات و کلا	راکب دو منی احمد مرسل
کیا بسمل بغربت اول	عبد و وساجوان قہمی مکمل	کیا بسمل بغربت اول	عبد و وساجوان قہمی مکمل
دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	یا علی دست کبریا ہوتی

نور بن مہاراجہ دیو دھرم ہوار	ماہ باندہ اوسکو لڑا بیکار	صوم منج و دوکھ دھار	ہولت دست رو رہا مہار
کیرسی بیکل سکار نہار	توئی کسلا دھرجیہ الاچار	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	دست میں ہار گزیدہ باری	تیرے لشکر بہت ہی عطر ناری
تارکے میں شمشیر شہان سے	نیکل آدم جو باغ رضوان سے	تو نے ٹھوکر زمین پر باری	چشمہ اب ہو گیا جاری
یا دھمکو کیا دل جان سے	فخلصی باجی رنج و حران سے	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	مشک ہو کہہ لائے تھے	آب تیر بن اوسے پلائے تھے
عین فانی نوح کی شتی	یا کر کر سوتیرے پار لگے	حال غمی یہ تم کہاتے تھے	ماہر ماتہ سے کہلاتے تھے
لکھا تختہ اوسکی نام بنے	تا خدا تو نے ناخدا لئی کو	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	تا خیال اس شہر عبادت کا	تا نہ ہو وے نماز خضر مضا
ناریون کی زور و جفا	اگ میں جب جلیل کو بینکا	اے ید اللہ تو نے ماتہ بڑا	چرخ پر آفتاب میر لیا
بیکلی میں تہج کو یاد کیا	ہو گئے اگل لالہ حمرا	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	گر لکھوں مجھ کو ترکا	تو قلم ہو ہما کے ستیر کا
ہوئے یونس جو طمعہ مہی	کہا شیرازہ حند بیدی	بادشاہا گدا ترے در کا	خزینہ قیصر و سکندر کا
حکم خالق سوسنی کی دھی	نام سوسنیکے نجات ملے	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	تو جو دولت شہ زمر کی	سائل شبہ کو میں نہتے
کر کے یوسف کے ساتھ کردوا	بہائیون کی کو میں میں لڑا	خواہش مشک میں خنکشی	برگ گل کی جگہ چمن نہتے
چاہ کی لہری تیری کی موئے	ہو گئے بس چاہ غم سے ریا	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	ماں کو معنی کوئی تو نیساں	طالب اجل کو بدیشان دے
اے سلیمان تخت صوفی	ہے سخاوت تیری فیسی	تو تیا کے عوض صفائے	سور کو شہدت سلیمان سے
سجدہ حق میں اے عالمی	تو نے انگشتی گدا کو دی	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	رخ فر جن کو تو نے شاہ کیا	صاحب قدر و جاہ کیا
یک یونہی تیرے امیوے	پہل جو تازہ شہت کا مانگا	تساگنہ کار سگینا کیا	واقف رمز لا آہ کیا
ماتہ باغ ارم ملک پہونیا	سلیخ اوسکو توئی توڑ دیا	یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم
یا علی دست کبریا ہونم	دین دنیا کی پیشوا ہونم	تیرے دے نجات سلیمان کو	جان کی می مان ہی جان
ہجرات نبی دکسا سے بن	تو نے مردی بہت جلائی بن	میں بھڑوڑ نکاتیری دانا لگو	کر مانم سراسر ناخوان کو

یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	جو کراخا کبر لو کیا میرا	ہے لقب عسکری تراب
تا آسودے ہو گئے جو قسمل	دست قدرت سے یا امام	گوہوں میں خاکسار و رست	لیکن انی نظر سے تو نہ گرا
بے دوا بے علاج بے مرہم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	جھکو دنیا میں عین راحت دے	امن و چین و راحت دے
محسن خلق مجاہد احسان کر	دستگیری برائے یزدان کر	اور بر وزیرا پر دولت دے	ابنیم و باغ جنت دے
سخت مشکل پڑی ہو آسان کر	دست مید دست دیا کا درنگر	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	جرم عصیان سے ہون تین دے	بہر اعمال میں دے دشمن
یتل بچ ہو اور بیان اپنا	دست اپنا ہی اور دمان اپنا	از برای حسین و ہر حسن	تو دیکھو وقت جا کند ان
کوئی پرسان نہیں ہو میان اپنا	جو کون دجستان اپنا	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	قرین آسکے لیجو جلد خبر	دم نہ گئے جا میرا ای حیدر
بخت وازدن کی ہو کجی و کسر	چاہے شمشکے بال کا پاس	ہر حرارت مزاج میں کبیر	آسے فردوس کی ہو افز
بہر دست بریدہ عباس	باتہ سیدنا ہو میرا و سوسر	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	اور گزریں مرا طر کرنا	لطف و اشفاق سرسبز کرنا
ایسی جبر پر ہم کا ہے قہام	تیرے حد قہ سے یا امام نام	بیکسی پر میری نظر کو کرنا	راہ مشکل کو سہل تر کرنا
مجھ سے ناکام کے ہر اس کام	پتہ غم سے یا دل آرام	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	عوضہ حشر میں جو اون میں	یہنا قبہ کے سداون میں
نگو سلطان کبریا کی قسم	خون شیریں خطا کی قسم	ایزدی کی مراد پاؤں میں	خلد کو تیرے ساتھ جاؤں میں
سبب شہیدان کبریا کی قسم	کر لطف بخشے خدا کی قسم	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	قدرت باطنی دکنندہ کو	حد نہ مارے کچا دیکو
کوئی تجھ بن مرا نہیں یاور	ای امیر عرب شہر صفدر	پیش حق لب را ہلا دیکو	سب خطا میری بخشو دیکو
رزق وافر مجھے عنایت کر	تو نمون میں کسی کا دستاگر	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	وقت تقریر کیہ پر تقصیر	جب بکارے کہ باجناہ کر
فیض خلقت کو بہ تری دست	میرے مودے تو کہہ دی تو کو	تو کہہ کچھ بلاتا قصیر	جسبہ جو نہ نام کہ تو کو
میرا امن برادر و زور سے	میں نہ خردم جاؤں اس در سے	یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم
یاعلیٰ دست کبریا ہوتم	دین دنیا کی پیشوا ہوتم	یاعلیٰ واسطہ پیر کا	حد نہ شہر روح شہید کا

دو اسط خلق خلق اصغر کا	دیکھو بھوکو جام کو شر کا	تیر کشا ہوتی تیر منجھل کشا ہوتی	بر در بند غریب دو ابدو تنہا ہوتی
یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	تم ہو جو در تیر منجھل کشا ہوتی	لید ہون کلین کشا ہوتی
تا ب خور سے نہ یک الم پاؤں	چہر سحر حدی علم پاؤں	نظم رسل فی ملک تیر کشا	آتی تہی جسم پاک تیر خوشبو مصطفیٰ
سیر بہن حسلہ ارم پاؤں	چو نہ کو ترے قدم پاؤں	دست خدا کہ تیر خلقت ہو	اسود کر ماتہ جو ر دیتے بر ملا
یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	الضیاء	
تخت از بس ہون قیامت کا	نہکوا اندیشہ سے عقوبت کا	لہا یاد نام آتے نان تیر کو	کہانی دینی نفیس تیر ولیہ کو
چسلہ پاؤں مدح حضرت کا	بال بانگ انوشناعت کا	اوشو کی کی قضا غایت تیر کو	کیونکر کرون دین تیر تیر کو
یا علی دست کبریا ہوتی	دین دنیا کی پیشوا ہوتی	الضیاء	
میں تیر تیر سب بزم سامان علی	واژوئی نصیب جہان علی	دست کرم تیر کو دریا کرب	سائل تیر رادو تیر ہو کجا میاب
حقا کہ تم ہوئے دوران علی	بیمار غم کا بھیجے دران علی	موتور کا طور پر بیان تیر	کحل السحر ہو خاک کھن پیر تیر
تم ہو جو دیکھو دیکھنا علی	یکدم من کلین کشا علی	الضیاء	
عاجز تیر کو ترے تو اگر کرم	دشمن جو ہو کوئی تو ہر دوزخ تیر	ایسا تیر کہ تیر بہر تو علی	خفا خلدو مالک تیر تو علی
چو خشت کا لب بندرتہ قدم	یٹھا ہون زہر اکسہ لکھن ارم	اچھو شہر علم کا میں تیر تو علی	لم کشا خلق کا پاؤں تو علی
الضیاء		الضیاء	
الضیاء و عدیک ترے شہرہ تیر	شاہیں جیل و رہو مولی تیر کیا	دو کمرے بالین میں کمان تیر	مندی سوان بان تیر خلعت خدا
ہو جو کامدہ تیر کجاست سے ہر	شاہ بہر اسید بازو کیر کا سیر	دیتا تھا دیو لوگو کو ایذا جو تیر	اوسکی گلوٹری باندہ کی بیکار کرد
الضیاء		الضیاء	
جھلی یہ کہو تیر منجھل کشا	برین تیر دیکھا تیر تیر کشا	ای بازو تیر تیر قدرت تیر	پیر فلک تیرس کو تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر	تیر تیر تیر تیر تیر تیر	دریادلی تیر تیر عالم تیر	بیوہ کی مشک اپ تیر تیر
الضیاء		الضیاء	
الضیاء کے اضرار تیر تیر	شوکر سے تیر تیر تیر تیر	ہم نام تیر خدا کا تو تیر لاف	بیا یا علی کہو منہ سے او تیر
الضیاء کے اضرار تیر تیر	سلمان کو تیر تیر تیر تیر	اسم مبارک آجیا اور تیر تیر	کیونچہ جان جمع تو تیر نام آجیا
الضیاء		الضیاء	
روشن جہاں تیر کو تیر تیر	اشمع محل تیر تیر تیر تیر	سایہ قدس کا تیر تیر تیر	روزانہ تیر تیر تیر تیر
		تیر تیر تیر تیر تیر تیر	تیر تیر تیر تیر تیر تیر

تم موجود تھیں	ایک دم میں	ایک دم میں	ایک دم میں
الہی قوت میں تھیں	الہی قوت میں	الہی قوت میں	الہی قوت میں
یکڑا سہارا	یکڑا سہارا	یکڑا سہارا	یکڑا سہارا
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
حسین علی	حسین علی	حسین علی	حسین علی
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
ازبغ خون	ازبغ خون	ازبغ خون	ازبغ خون
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
عباس سے	عباس سے	عباس سے	عباس سے
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
جگر گری	جگر گری	جگر گری	جگر گری
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
اوشا کہ	اوشا کہ	اوشا کہ	اوشا کہ
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
تینے جلا	تینے جلا	تینے جلا	تینے جلا
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
نخت زبون	نخت زبون	نخت زبون	نخت زبون
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
یاد فیض	یاد فیض	یاد فیض	یاد فیض
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا

کیا کیا	کیا کیا	کیا کیا	کیا کیا
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
افغان	افغان	افغان	افغان
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
تینے	تینے	تینے	تینے
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
دلدل	دلدل	دلدل	دلدل
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
نالا	نالا	نالا	نالا
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
مبارک	مبارک	مبارک	مبارک
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
میرا	میرا	میرا	میرا
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
مٹا	مٹا	مٹا	مٹا
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
یاد	یاد	یاد	یاد
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا



طوفان غم بلند ز صبح بر تاسما	تجدد خدای خلق خدا کا ہی آسما	تم ہو جو دیگر و گسبان با علی	ایکدم میں مشکلیں بن سب با علی
تم ہو جو دیگر و گسبان با علی	ایکدم میں مشکلیں بن سب با علی	عاجز کرو الدین اہل دعیال کو	تیرے طفیل و فیض سوال نصیب ہو
قرصہ ہو گیا ہوں پرتیاں بہرے	مقراض و ارکاٹ رہا ہوں جگر	بخشش ہوا تو مکی شافعہ غریب کو	شہنا صد بلوین قین می ہولت جگر
لکھم کر شہ فیاض رحم کر	کردی بکواسی بلا کش کے زخیر	ایضاً	ایضاً
دُک در درج دغم سوچا خیر عالم	رکھو درجہ ضعیف سو خیر عالم	اوٹلی اوٹھی غلام بہشتور شومین	یہ کوٹ ح خوان عالمی حضورینا
آباد و شاد کرے مگر اہل دعیال کو	ایر شاہ کر قبول لکھ لکی سوال کو	انعام لای جسکو ملک شہت تو تیرے	پڑ تہا ہوا بار بار نشاط و سرورین
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
بے دست و پا کو کچھ نہی عقل محتاج تو	مطلب ہے نہ الہی تبارش و خزانہ کو	ارشاد ہو شکای کا فدا نام	مراح ہو ہمارا شفاعت سے اسکا نام
تیغ الم سیرینہ میرا پیش با شریج	گرے تلاش تو تری کی تلاش شریج	الہدی نام اسکا شفاعت میں	اوسوقت میں حضور کو جگر کوڑا سلام
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
دنیا تو دن جب میں سیر لاؤں	ایمان کا سایہ اسکی شاہ ہواؤں	جہنم امید کہ شفاعت خدایت	وشت کا شہر بڑہ رہا ہے خطریت
کنج خدے جیکہ روز جزا آؤں	تب ہو مزاج منہ سیر کیتا ہواؤں	روضی یہ میرے تھو شتابت	تورات دیکھی جیوں شہامین با ت
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
جہنم تبارشہر فرنگ قریب ہو	دورج کی آگ ہو کربلا لکھ	تقاضا نہ نوں میں پیر دلیا	مناقب صدق دل ہو نظم کر شاہ کا
اوس وقت میں اسی کی گناہوں کو	رور و پیر ہوں یہ حق تو ہم جگہ کو	ہو نفیش سیدین نگین ہر سلمان کا	لکھا تر جھنیر جاکر فرانی ایمانا
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
یوم تقوم روح سراسر سیدانام	آبابت ہی روز حشر ہو گا جہنم	بد ملح ہوا غنی غنی خیریت	رنگ گل ہو قلم میرا ورق حشریت کا
بہ اذن حق کی گناہ کوئی ورنہ	پر تھکاؤ اختیار سفر زینت انعام	میں اگر ہوں نہال منقطع کامی	میری بیج میں شہت پڑا ہو سیر کا
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
ابن لال و کوثر تو سیدم دیکھی	کا ہیون مراد پیر تو مجھے شہدائی	میں مری ہوں رسول اللہ کی شہادت کا	پہنچم
جھٹھائی خدا سے یہ جھانچو	اسنم دل کو شہادت الفت چو	خاطر ہو کر ہو لیں گسبان کو	تو ہر دست خدا اور موت ناؤں کو
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تیری مدد ہو جسکو تضرع میں	خوشتر میں چوئی کوئی کو قہر میں	علی شیر خدا تو ہو شہد لا کا پالا	یہ قوت تجھ سے ہاں سے اوردرا
تجربہ پار علم باغ ارم میں	جنت میں گروہی ہوئی میں	تیری حشر میں جنت تو ہی گسبان کا	ٹھہرتی تیری آگ پر غرتہ تہا مارا

کیا بہت سے تیرخی ریلوں کو فوہ میر انکا	ابو مصطفیٰ اگر کہا جسے احمد	قرینہ کی ہر تیرا وٹ میری خوش
تیری دریا دی کہا ہوا ایک لاکھ	کوئی ایسا نہیں کہ دیا جو تیر	وہی تیر سب کھنکھو کو فوہ کو
کیا صحرایں جہاں تیرا دریا گر کر	کہا کہ تیرا دھی رہا ہے تو تیر	کہا کہ تیرا دھی رہا ہے تو تیر
بہا مثلیم بریلیم حیران	سنا حال جب یاد شاہ جو تیر	بیابان کی میں تیرا جو تیر
قہار و مٹوئی تو فوہ میرا	وہی تیر کا کہ تیر سب کھنکھو	دیباہا کہ بالکل قہر خیر تیر
ہلایا قلعہ لبر کو زراعت	تو واقف تیرا مصطفیٰ کی تیر	تو واقف تیرا مصطفیٰ کی تیر
پر روح الامیں شاہ میری تیر	ترقی تیر تیر کو تیر	ترقی تیر تیر کو تیر
لکھا ہر تیر چار چار	تو وہ تیر مصطفیٰ کو تیر	تو وہ تیر مصطفیٰ کو تیر
ترخی مست میرا تیر	برابر تیر تیر	برابر تیر تیر
تو ہم جانیں کہ تو مالک	سناوت اسکو تیر تیر	سناوت اسکو تیر تیر
ہوئے صبح تیرا	میان غلہ اکثر تیر	میان غلہ اکثر تیر
بنایا آتش سوان تیر	تیر تیر تیر	تیر تیر تیر
عصا کو مسنگ کہ دیکھا	عمری تیر تیر	عمری تیر تیر
میرا امت کرکھو تیر	صہبت تیر تیر	صہبت تیر تیر
تیری شان اللہ تیر	پڑا لاسکا تیر	پڑا لاسکا تیر
پڑا کر تیرا	گستاخار تیر	گستاخار تیر
شکر میں اللہ تیر	گرفتار تیر	گرفتار تیر
اگرچہ بار بار تیر	کوئی تیر	کوئی تیر
رہی انسان تیر	بہا تیر	بہا تیر
نتیجہ با تیر	کیا تیر	کیا تیر
فضائل تیر	خالق تیر	خالق تیر
سبق خزان عقل تیر	در دولت تیر	در دولت تیر
معین حق تیر	خلق تیر	خلق تیر
بجلیا تیر	تیر	تیر
انگہان چاہ تیر	تیر	تیر

این بیرون هم بر این ماست	ابا بر ملک سخی اگر در ده کو جلا کرد
دکما و سخی تماشا سب کو میر حسن بختان کا	
علی را بلیا بی نام شیر کبریا تیرا	لقب عقده کش مشکل کشا خیر تیرا
دانشانی ملل بر تو خیر تیرا	مری فریاد تیرا همی جوئی سر تیرا
علی تو بر سیمان بی برکت بیسار دانا	
یطلبی حسن جرم میر علیا جادو	گرام کاتین کو دست تو دگر
میر اعمال من کو ظلم انداز فرزند	سوزانیر و چپ خوش شیر علیا تو
قیامت کو میر میر علیا تیرا دانا	
جزا کو تو فریاد تیرا شفقت افزای	نبی جان کناس شهادت میر علیا
میر علیا از دنیا من اندر برکت پائی	میری خاطر شهادت سخی اگر در ده
مکان سکو دلا و دل اسد من خیر دانا	
شفیع المذنبین باب مشکو دانا	نجه بر او لیوا دین میب که یزدان
لیو جبرنا سر ح فوجین اشکار	سیری نرات غبار دوزخانی
گفته تو بخش می بر روی که شفقت خوانا	
خداوند جهان احمد تو را شایسته	علی سکر کو سکو خلیفان تو نه جادو
سینک تر دهم بخش تو بنده بودا	لیو که کرامت تو بنده الما و امین
لیو کانی کو میوه جگر دانا سخی کارنا	
میر کاظم دین هو شریک تیرا	سحر بر شام جان دل بو گل
مرادو باش مرادو سخی زلف میر	خو او حلا و طبع تو فضل دانا
غایت کرد خوش جنب و انصاف کارنا	
و فیض صدق دل سوات بخت دانا	میر مشکل کشا تو به شیر علیا
میتقصی طاعتی بر مراد دانا	سفید زار کجی بار سخی ناخا
عیان تجرید علیا میر در دانا	
کرم که مجسمه آل احمد خیر دانا	امام عقیقه او فاطمه اماره کاهنه
علی کبریا باس علم دار کاهنه	سکینه زنده بر او علیا جادو

گو عاجز و حیران ہوں بے یار و مددگار	آبگو نسی لگاؤ نہیں غبار و روالا
میں جبرست و ترقی نہ پایا	الطاف و کرم تو میری امید بنایا
ہو جائیگی دروازہ کے دربان کی جہی	
مرد کو تو زندہ کر کے قہقہہ میں	نفسہ تری حقیر ہو دو افرین صحت
عید کا ہر قول کہ اللہ کی قدرت	انوار مع اراض تیرا جو ہر حکمت
اس وجہ نہ تیرا صاحب زمان کی جہی	
شہباز تو فی کبریا کو تو کچھ پوچھا	صد مونس مر لہا کر جان تلک بیا
گرد و آسمان اسی دام بلا میں	پرہیز یقین تجھے کہنے دکھایا
جیت جائیگا تو فریسیلماں کی جہی	
کر تجھ پر رحم کی ہر شاہ دو عالم	جاتا ہے تیرے سرور و عالم و عم
کس کس کو جان لے گا توئی کوئی	تیرا رخ اسباب دینا رہ دہم
ایسے تو تیری شرمناں کی جہی	
جو روئے تم چرخ کی ہر ذرہ ستارا	دار و فانی طالع کی جہی صحت آیا
دشمن ہنسند کہوئے قہقہہ میں	اتنا تو کو تو میں فرما دہوں لایا
میرا بیٹا کراہے اس طرح کی جہی	
قدرت کا تماشا جو تیرا کمال	تم عیسیٰ آفاق ہو دم دکھلا دو
خستہ غم کو مرض شفا دو	روزی تیری دو کام جو کچھ ہو بلا دو
آخر تو نہ تیرے خواہ و پسند میں	
جب غم کو صدمہ میں بیکس کو تھا	فی الفور مدد کیجیو یا حیدر کرار
بیمار الم پا پر ترا شربت دیدار	ہی دکھ لکھیں ہر مری مری مری دھار
ہو ونگی تیری زور و احسان کی جہی	
جز نام خدا منہ نہیں نہرانی کی	کاٹا سا جگر کی مر لہا کر جان بیا
امید را مراد را مان بکھلا سے	دل میں حقیر تو رہا اور جان بکھلا سے
آباد کر میں خزانہ دیران کی جہی	
کسی میں نہ	والہد ہو تم خاندان اللہ کی زینت
تو صد کہش آتش سوزان کی جہی	
تیرا ہر جمع بات نہیں کہیں کہیں	رکھتا تو کوثر نظر میں ہوں یعقوب
آبگو نسی جو دنیا میں	ای حکم سے یک میری حد نہ دھو
غم کی صفت اہر تے گریبان کی جہی	
زندانی نصیب میں جو غم نہ تھا	تو خواہ میں جی حضرت یوسف تیرا
تم شاہ کچھ نہ ہو کیوں جان سنا	کہتے نہ کہ تم ہو تو نہ ہم چھوٹے پائے
پر دلیس میں تو قریب زندان کی جہی	
کتابوں جو رو کر دیکھ کر	تو قیاس یہ فرما تیرا نہ گہرا
کر یاد علی کو جو تیرا رہو بیٹا	مضی ہو خدا کی مری کشتی کو نکالا
تو مضطرب و ماندہ طوفان کی جہی	
لوگوں کو فطرت کی جیسی تباہی	دیتی ہیں ان فکر کو سکین کی جہی
کہتے ہیں کہ جب ہمہ گیر یافتہ	فی الفور ہوا ستارہ شمس الہی
تو بیٹے میں چلی کی ہر اسان کی جہی	
کتابوں جو کچھ کہتے ہیں	فرما تو میں قیاس کی صبر نہ کر آہ
حیدر کا نہ در چہرہ کہ تیرے کلام	الہی کی کیا ز دلایا محمود
رہی تو میں جگہ گریبان کی جہی	
جب در و در جہاں میں	مسلمان کہا تیرے خدا کو نہ بکارا
تو کی ملک بن میں ہو گیا گرا	ہر شاہ میں بلا ہو جولا و کلا سدا
یوں تو میں تیرے میں لائے کی جہی	
سن کے کہ کتابوں کے لئے	بندہ کو ہر اوپر سے حال کی جہی
میں وہ نور شرف تیرے	ادنی ہوں گدا و سکاہ کی جہی
پہنچوں گے دلاتا در سلطان کی جہی	
انجیز کا تیرے تو یہ عیشے تیرا	حضرت فی کئی بار نصیر ہو گیا
ایر شک سچا مار دم لبت ہے آیا	جب تک شفا ہو ہی نہیں گیا
چھوڑ دینا آقا ترادمان کی جہی	





[illegible]

بوقت نزع ایومری حسی ہو	ادھر ارفا میں رخ کو تن چھوئی ہو	یون جیج تسی جلیوں میں غصے	غنجہ یگل کی کان میں لہا ہوا بار
اودھ ملک تھیں کہیں اصل جو جان کا		مین کیا کروں تبار کہ لقمہ من زہن میں	
شہا عیث ح خوان میں لکھو لاکھ کا تو	شہید بلا کر نام پر بھی شہید ہوں	تا گاہ یک سو دی گونے آئیں	کی عرض کا حال ہیڑ شاہ کو
مرتبہ عالی میں امین رہا ہوں	شہید مصطفیٰ کا لاڈ لا حیدر کا سارا	دنیا کو وسط نبی فی ہدی خبر	جنت کا فزون مسلمان کو
مجھ کیا خون پر وہ یون شاہ شہیدان کا		جسمی طبیعت اپنی تو اس میں نہیں	
مناقب جناب امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام		اوس وسط کہ متوہن کیا با تہاد	پایا ہونے والی دست و حلال و طار
کیا ہر جو چرخ نہ ملت کرین	کیون تم گردن جوان خوشی کا تیر	مکھو فاجہ حال مجھ پر کا ہو نہاد	تکلیف درخ سی میں کی کمر واد
نالان ہو کوئی لاکھو اتنی خبر نہیں	وہ کوئی شام کہ جسکو سو نہیں	دنیا میں ہر ترسہ میں تو سفر نہیں	
خلق حسن امام حسن زیر نظر نہیں		کیا خلق تھا کہ اپنی تہا نہ کیرا	اتنا کہا حدیث میں ہو ہی کجا
کر التجا امام سے یا ابن مرتضیٰ	مجھ یا میں ہی ناموری تو ہی ناظر	سنی ہی یہ کلام وہ بیو شوق کیا	کیا دیکھا کسی خوشی درخ میں
کر یا مجھ کو ساقی کوثر کے دلیرا	کیون نہ روؤں کوئی زیور آ	سوز جگر کا دیکھ کوئی چارہ کر نہیں	
دریا ی بیکران میں ہی چشم تر نہیں		دیکھا بہشت میں تعالیٰ مقام کو	تحت زردی ملا سرفام کو
تو ہر امیر ابن ہر اسے مد منیر	خوش فیض بخش ہر عالم کا دیکھ کر	کر دیان میں جعفر سلام کو	خدمت کو انقیاد طاعت کو کام
محروم تر سے دیکھ کوئی ہر فقر	گر غلام تری تیرا ہر جہ پیر	وہ کو لہا ملک سے جو باندہ کر نہیں	
کانشہ میں گدائی کے شرف نہیں		بس نہ دیکھو کسی کھل گئی آج کل	بولا ہوا قصہ تہا ساری جبار
اسما کی نگاہ زہر کیا غصہ کیا	لاچ میں کے خون کی اسب کیا	ای بادشاہ تہا میں غلام	مطلق نہیں ہے فرق حدت کیا
تنبیہ نہ آئے اسکو طلب کیا	لکھو ہو جگر لکھو شکر کیا	دوان کو سو کہہ ان تھو اسے نا جو نہیں	
دشمن کو چور دی کسی کا جگر نہیں		تہا پناہ اتار کر پراس جریر	بولی بدن شول مالا اگر ای بھر
یکن کے سوا اس طفلی میں کیا	تم میں نصیب میں ہی میری ہوا	فور اگر اوہ پاؤں یہ حالت بغیر	دیکھا جنس لیا سر سے پہنچ ہو ای
نا نا اسد تہا سر شاہ نیسا	ما آپ نہ دیکھو جیسے نیسی	سب جمل کیا جویم بدن خب نہیں	
مشکل کشا علی سامتا را یہ نہیں		فرمایا یہ غلام سے لالہ مرا طعام	لاوا وہ قرص جو خوش سدا نام
بویات سنتی ہی حضرت کی شیر	پوسہ او دینان شکر باسک کیلے	اعلیٰ کا نام تہا میں لکھا کلام	میں ایک وقت نان جوین کلام
در گاہ حق میں شکر کے سجود کی	تعظیم تری کرتی رہی جگہ	دینا کی لذت تہا ہمارے نظر نہیں	
کتے تہا جھکوں نور خدا سے کٹر نہیں		گدا س ہی کھیت کو معہ ہو جگان	جھک جو رخ دنان ہر زمین
یکدن اسوار جو تو شاہ نامدار	تن نہ تہا لباس شہی نہیں	دنیا کی جھک جھک سرفرازان	اسنو جگہ کی گدا وہ ہر جگان

تم سر پہلو تو حشر کا خوف و خطر نہیں	ایا حسین بن علی سیّدان دی	راحت جان شاہ شہیدان
تم دشمن خلق ہو کر ایسی ملامت	اسد اللہ زور پائیے یا ماموں	شیر نیر تجارت تو کیا ماموں
بہر توں حیدر سلطان کا بیات	دشمن تیر سر سر منگو بجایا ماموں	جست مضمون اب مظلوم یا ماموں
در کار کسی جاہ و قسم مال و زر نہیں	ایضا	ایضا
الدر نصیب دیکو واہ وا	حضرت نے او کو دولت کر	ہر بی جہل سے تری واسطے لائی جا
صدقہ سیر تری گل گزار مصطفیٰ	باغ جہان چشمتی و طرب بہر	سجدہ حق تیر کی تو گردن کھڑا
نخل امید لکسا ہے جو بار و زمیں	ایضا	ایضا
در دو غم و الم سوچو تو بجات دے	بہر شکل ہم سے مجھے تو بجات دے	کما کا ندی ہو اری میاں بچو
بے مالگی کے غم سوچو تو بجات دے	افلاک سے ہم سے مجھے تو بجات دے	تم چڑھو جتنی اونٹ کی بولی بچو
اوقات اپنی اچھی طرح سے بسر نہیں	ایضا	ایضا
میں ہوں ایض غم جو شانا شافٹ	آنکھوں کو جاوے تیری خاک ٹاٹ	اپنی چھاتی پر چھوٹے سلا یا بھگو
یکدم کی جگہ تری روضہ میں	روح اپنی طائران ہستی میں	دیا اللہ سے جبریل سدا یا بھگو
اوڑ کر جو ہو چوٹ یہ ترسے میری نہیں	ایضا	ایضا
لیکن آرزو دل چاک چاکو	آنکھوں کو دیکھو ان میں تو مار کو	وہ ملک کیا مقبول جناب داور
صندل کی احتیاج نمود نہ کرو	ماتھی یہ جب لگاؤں تو کھانڈو	آہ آہ میں ملک میں نہ شام و سحر
ہنس کر کہوں اب تو میری درد سر نہیں	ایضا	ایضا
فرار وائی مملکت دین سے ہوشنا	شاہ و گدای دہر مطلق ہو چکا	میر کو تو کر لیتے زردی و اگزار
براکرم سو اپنے شہادت کا دعا	دونوں جہان میں ت تو قیوم عطا	جب کہا اراڑ تو خردن یہ باجر و نیاز
تیرا دل ہوں اوڑھ لیوڑہ گر نہیں	ایضا	ایضا
مناقب جابر مام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام	ایضا	ایضا
لوش جبریم ستم گار سے ڈانٹا ہوں	شہر بخت سیکار سے تنگ کیا ہوں	حلق خشک کیا لگا کر ہونم خون
عمر دہ درود لے کر سو تنگ آیا ہوں	سب سے فکر سوزا سے تنگ آیا ہوں	بی بی ہر اک پر حضرت زینب جگر
ایا حسین بن علی سیّدان دی	راحت جان شاہ شہیدان	راحت جان شاہ شہیدان
نویم فیض و سخاوت جوئی کر مایا	تو دہر کا ممت ہر بی کیا کر	کوہ کشت چوڑی ہو یا ہنیر
ذرا لیند قدرت ہوئے کے پیار سے	کھو جو چھوٹے نصیب ہوئی کھو	تو خبر لے تو اسی شی شی گری
ایضا	ایضا	ایضا

اندون جی پیم وکی غفایتی	جو پشیانی کی تحریر پشانی کی	اس گدا کا دوسرا مان میں سلطان کرد	وقیر جی میں پیم وکی غفایتی
پر تو حید کا جگر فاطمہ کا جانی ہے	نام تیری میری کام کی سانی	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی مدد	راحت جان شہ شیدائی	ظالم کو دیکھ نہیں رہی	کام میں میری کریمت لگاؤ
اہل دنیا نہیں میں ہی نظر ایدوس	سب مالوس میں میری جگر	خضر تاج احمد رسل کو دانی	تم کو بہر خد عقد کشائی
درد جان کا یہ پشیمان ہو جگر	راحت جان شہ شیدائی	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	بر آفت کا کنارہ نہیں	کھاٹا اوگٹ ہو تارا نہیں
چتریم فک بد جو دنیا	کبری صفت میں بیگم دنیا	کسی کو نہ گزرا نہ تانی	تم سو کوئی سہارا نہیں
طیش میں تو یک نعل شخص دنیا	بیقرار سی غنای فانی	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	میں والہ تیرا دلی	خالصی میں آفات مصیبت
نہ گمان تیرا نہ ہے اپنا کوئی	کنتی میں تیرا کوئی	کام چلین میری کار کی	دین دنیا میں جو عزت
کام آتا مصیبت میں اصلا کوئی	واد میں سو اس میں	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	چشم خونبار کشتہ	کان جی کو حریف کو
دور زان کی جو درد کیا	ایک ساعی نہ بیگم دنیا	آپا خشک ان خم دماغ	دن میں مجھے دیکھو
آسیا گردش گردن دنیا	زرق کو وسط دین	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	عابد زده کی بیاس کا	قائم کرد عباس کا
جگر جگر کا ہوا گزرا ہوا	دشمن غم میں	یا حسین شیدائی	گر نہ بیگم آس کا
مگر فیض سے بکھو اشار ہوا	آپ کا نام ہوا کام ہوا	راحت جان شہ شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	نوبت و گیسو ل عباس کا	تشنہ کا مان بیلان کا
یار ویا وڈن منور نہ ہدم میرا	کوئی تجھ میں نہیں	اپنی اھیائ عزیز و رفقا کا	تن آغشتہ بخون شہد کا
کیا علاج اگر کر میں مریم میرا	جان تی میری کو تو	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	رنگ گلزار اکلیہ ازان	نخل امید و تازہ دندان
پیم وکی پیم وکی بر پانی	جسم غمیدہ جو دلی	میر شمس مجھ مور دان	دور مقصود میر گوشہ دان
وہان چلا جانی کی کیا	بر عصیان کا ہوا	یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی
یا حسین شیدائی	راحت جان شہ شیدائی	جان تی میری کوئی	اس کا دوسرا جزا
اسے عادی کا دلی	تیرا ہر شکل	سفر صحت رستہ میں	تو نہ تیرا کچھ میرا نہیں

یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
روز و شب میرا کہیں نہ بھولیں	وہاں ہوں سب سلامت میں ان کو
ترغی و ترغیامت کا ہو مجھ پر	یار کو دیتی ہو کر تو نہ تبا
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
تو جس پر تیرے افسر ہی پہ گاہ	تیری بہت سے افسر الہی لگا
سورنامہ کی سب سے پہ گاہ	کر شہ کروں بلا میری تباہی گاہ
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
سبحی از قیامت ہو جائیگا	میں حق پر عورت کا نام لے
تم سفارش کو گنہ گار کہ آنا	اپنا نام ہی مجھ پر جلد لانا
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
ارزوی میری حق پر تھم کھل کر	مجھ کو میرے حق پر تھم کھل کر
رہی میرے شہادت کو راجہ جید	آیہ ان مع الحشر کا کھل کر
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
حشر کو رویدان بناد کہ جو ہو	خون بنا لے لیون چو لواند
بخش و میرے خوار کو تو غفور	ماتہ اوٹھا کر میری کو گھل کر
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
اگس اگر تیری حق پر تھم کھل کر	کھینچو میرے تھم کھل کر حقارت کو
کوئی بدخواہ جو تھم کھل کر	شمر لے کر میرے تھم کھل کر
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
قلم جو کبھی دے دے میرا	عزیز میری سب سے میری
قد شامی کا تھم کھل کر	غیرت کا تھم کھل کر
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو
حشر کو لاش دے میری	بان لاش دے میری
ان لاش نہ لاش لاش	تم شہادت لاش لاش
یاحسین بنعلی دیشان دے	راحت جان شاہ تہمدان کو

دیکھو میرا	نورنگاہ صفت خیر حسین
چشم چراغ بادشاہ انبیا حسین	انہی چشم خیریت خوش حسین
سبح اسد آپ میں شمل نظم حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
آنند جمال سول صالح حسین	سلطان کائنات بہن محبوب با
محبو خاص الیٰ فی حق حسین	منظور میں ہیں یا قصو کا
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
وہاں کا ہر شاعر ہے نور کیا	چرا کہ آفتاب میں تبا کیا
قرآن دیکھ صبح کو کستہ تو رخصت	منہ بیوں سلاطین دہشت میں
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
فرق کھینچ ان بہن میں کیا	زلف کو کھینچ تبا کیا
زخم دل علو کو کھینچ تبا کیا	بہن شام و شبت میں تبا کیا
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
ماتا دیہہ تھم کھل کر	ماتا دیہہ تھم کھل کر
طاعت گذار تھم کھل کر	طاعت گذار تھم کھل کر
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
جان بھول کر میرا کہ	جان بھول کر میرا کہ
اگر کھارو غیروں میں تھم کھل کر	اگر کھارو غیروں میں تھم کھل کر
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
لیکھ جو کوئی لعل کو لاش میں	لیکھ جو کوئی لعل کو لاش میں
یہیوں گل کلاں بربک گل خانہ	یہیوں گل کلاں بربک گل خانہ
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین
نسبت زبان دیکھ کر	نسبت زبان دیکھ کر
لاٹھیاں تھم کھل کر	لاٹھیاں تھم کھل کر
آنند جمال سول صالح حسین	محبو خاص الیٰ فی حق حسین



لکھن کا حق و صلح کا لکھن دیا	چشمہ ان ترسی کو کج معجزہ دیا	یہ چشمہ ہے نوحہ شیران سلیمان	سعد بیچے ستر و ستار کی چلیان
ہونی کی بجائے کج معجزہ دیا	جس نے جان بچنے کی جلا دیا	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	ناخن ہرین کشائی کو واسطے	دست گرم کی جلوہ بازی کو واسطے
لوگوں میں ترہ کو لکھن دیکھنا	دشمن دیکھو تو ہوتے پکار بھی ٹال	آؤنگی اور نہ کیونکہ بڑائی کیوا	ختم کشتان با صیدائی کو واسطے
ہر ٹھیک ٹھیک برہنہ کی مثال	خیار و خوش تر رہی دشمن کی مثال	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	موسیٰ عری جو طور پر آئینہ کی	یہ یاد ہے نہیں جھکو ملا دوش مصطفیٰ
وہ نہیں جلوہ قدرت کو کان نہ	لالہ کی پیوں جس نے جانتا نہ	تو نہیں جانتا پیچیدگی شہسا	اصلی علی کہ نہ نبوت پہ تو چڑھا
وہ نہ جیک خلق بگوشا فرج جان	سنہ نہیں سنو کی صحبت کان نہ	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	سرد زوان میں کشتن ایزد کی مصطفیٰ	قرص صفت ہیں شہر تو قدر بزرگ خدا
یعقوب ہی ہیں محمد ان جاہلین	سبیل رسم باغ رسالت پناہ میں	بیار ہی تو رسول کا زہر کالا دلا	اس وجہ سے تجھ پر کرے جاتا
یوسف ہی تو سرورق و روانی کا	جیسے سپر میں شمشک ماہ میں	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	دنیا میں بات پاک کا جہیز ہم	خیر مال ہی احمد مختار کے حضور
یہ لکھا کہ نور کے ساتھ ہیں ہر ہلا	تقلیل کیوں کی حقیقت میں ہلا	کی تمام خوش ہوتے ہر ملک غلو	پیدا ہوا ہی نور الہی کے آج نور
منہ اکثر مہ ساقی کو ترش نہ ہوا	ہمیت تیغ طعنے کو لائق ہو گیا	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	حکم جاری پاک سے آتے جبریل	جو کہ تیری و رہا سے جبریل
سینہ بکلیات خدا کا مقام ہے	نور او سپر ہم صورت ماہ نام ہے	دائیک طرح کو دکھائی تو جبریل	منوہ بہشت کے آتے جبریل
کیسے کلام حق کیا اس میں کلام ہے	یہ سینہ ہو گا رسول نام ہے	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	اکبر سنانور چشمہ خدا فی تمین دیا	صورت رسول کی کہ تہی سر بایا
لشت خباب خلق کی لشت پناہ ہے	لشتی اس میں دین کو ای پناہ ہے	دیکھا دوبارہ خلق کو دید مصطفیٰ	تیرے طفیل فاطمہ ہر اسکے مہ تھا
مہ لکھن پیہ پیہ خالق کو آہ ہے	تو شیر دشت غزوہ شیر آہ ہے	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	پہنائی فاطمہ جو کین نہی قبا	نارنگ کافیش گر بیان بن گیا
نارنگ کافیش گر بیان بن گیا	بنا جو ان جوشن و جلا کے	زہر کادل و کمالو لکھن مصطفیٰ	یاد آبا و انکو نقشہ میدان بڑا
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین
نارنگ کافیش گر بیان بن گیا	بنا جو ان جوشن و جلا کے	نارنگ کافیش گر بیان بن گیا	یاد آبا و انکو نقشہ میدان بڑا
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	نارنگ کافیش گر بیان بن گیا	یاد آبا و انکو نقشہ میدان بڑا
محبوب خاص ارضی خاص حسین	آئینہ جمال رسول خدا حسین	نارنگ کافیش گر بیان بن گیا	یاد آبا و انکو نقشہ میدان بڑا

[illegible]

دولت پور میں سید بخت خان	دیاوین میں سید بخت خان
میرزا علی افروز صاحب	آئینہ جمال سہول خدا حسین
دل کو بھڑکاتا الفت نصیب ہو	تو انیا دوی شہادت نصیب ہو
روز جہان کی شہادت نصیب ہو	رہنوی کو واسطہ ہے نصیب ہو
میرزا علی افروز صاحب	آئینہ جمال سہول خدا حسین
دیگر	
ایک دوہا کے بندہ مشکل کشا کی پیار	نہیں مشکل کشا کی پیار
ایک دوہا کے بندہ مشکل کشا کی پیار	نہیں مشکل کشا کی پیار
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
آٹھ لکھ تیرہ شاہ مردان	تو جہان میں تو ہی شہیدان
ہوتی ہے تیرا جہان مشکل کشا کی پیار	جہان نام ایسا دور و زمان
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
تو تمام جہت تو ہی نہیں اور	تو مال جہان ہے تیرے لیے کوثر
حیدر علی محمد تو ہی محمد	بہنوی حیدر بہنویوں و بہنویوں
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
صل علی کو تو رتبہ بلند پایا	سینہ مصطفیٰ ہے تیرے سلا یا
دودھ لایا ام جگمگوز لڑائی سلا یا	تو ہی علی جانی اور فاطمہ کا جلا یا
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
اشتر بہ تیرے ایک عید کو میر	تو نہ رکھتے یا کفین مصطفیٰ
جانی مہار کھانہ ناکی کھینچو	ایں نور چشم احمدی جانشین
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
بجہ کو اپنی جہت میں نہ لے	جہاں تیری جہت جہاں جہاں
اکاندر یہ مصطفیٰ کبریا تو ہے	مولیٰ حضور حق ہی تیرے دوست
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
نور علی کو تو رتبہ بلند پایا	نور علی کو تو رتبہ بلند پایا

فطرس خاں بانی پور میں سید بخت خان	امید پور میں سید بخت خان
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
تیرے لیے تیری جہت کو دے	اس تیرے لیے تیری جہت کو دے
سلطان شوہرین رفیع خاں	اصولیت اسے سید بخت خان
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
پیر بخت تیرا ہے معجز انرا	تو فی جہاں زار و بار ہو اٹھالا
مشکل کشا عالم تیری دنیا	ایں کوثر از بہر حق تعالا
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
دریای مصطفیٰ کا تو دریا بہا	خاطر مصطفیٰ کو تو دیکھ کر سو گیا ہے
تو ہی جہاں کو عالم کا ناخدا ہے	تو خیر آب حیات تو خیمہ سخا ہے
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
اللہ نبی پر قرآن جو نازل	رحمان میں تیرے لیے تیرا فضا
کیا تو فی منزلت تیرا خدا جہاں	نور اب یار جہاں میں تیرا شال
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
تو ہی امیر شرف شاہ کربلا ہے	ناد علی کا وارث زہرا کا لاڈلا
بیغیر خدا کی گودی میں ملے	جہاں نام لبت آیتا تیرا نور دلا
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
تو ہی صنوبرستان احمدی کا	تو ہی چراغ روشن ایوان احمدی کا
تو کوہ شرف جہاں احمدی کا	لعل گران ہے تو کمان احمدی کا
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
تو زین شہادت میجر دکھایا	تیری حفاظت کو تو خواہی شہا
کرتے تھے طہر اگر لاشہ تیرا	تو غیرت سلیمان قاق میں کسا
مشکل کو میری حل کر مشکل کشا کی پیار	
ہمت نبی کی گونہیر کو منوانی	قرآن پر تیرے لیے تیرا سہا
ہمت تیری علی ای شاہ کربلائی	کرب بلائی ہے تیری گونہیری

مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
سلمان بن ربیع بن کعب بن جویبار میرے پیارے اور تیرے پیارے تیرے پیارے تو تم کو جو چاہیو	اسی شاہ کس کا پورا سوال کرے تا بندہ تجھ طالع کیوں کرے اور خلع عید تجھ کو نہال کرے
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
جس میں افسانہ غم و غم و غم میرے خیرے اگر دلی فدا کیو پانی شفا کی کمان دہم تیرے	پے آزد جو جو پیر ہو تو کس کلمہ ہو صدق کی تیری زبان ہو دین سب کچھ اور کس دین کا
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
سب کچھ سچ و راست پر تو کمان ایسا کہ جانوں نہایت تیرے اس کی تقاضا میں ہم ہر پیمان	میرے کو میرے جو کس کی پیارے روشن کی تیری ہو و مجھ کو فضا و جان و مصیبت ہو و دوا
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
رج و رج گھر اندوہ و غم و غم چار و لفظ اگر فکر اتم کیو اقلیم دلو میرے فوج الم و کیم	منظر نیکرے اوچ جنت پیارے جرم گناہ حصیان تیرے پیارے تو راہ حق تباہی تو تباہی
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
اپنے رخ چربی اتنا نہ پان صد و کما و کما کہ دلو میرے کما جس میں سچ و حق و حق و حق	ہر دم ہے مجھ کو خوف و غم ہو پناہ و اصل مجھ غم تیری ہی ہو و تیرے غم
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
استبایر سر سر استعفا میرا غنا کا رخ و رخ و رخ و رخ آقا نہیں کوئی تیرے پیارے	یہ لمبی سیدم روز قیام ہو زیر لوامی حضرت ابقا قیام ہو جاگیر میں عارف و السلام ہو
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
بیکسین پر جم کما وقت ہو ایہ بریت لگا وقت ہو میرے ہی کو وقت ہو	دیکھتے تیرے حشر خاص ہو بل پر صراط کے لین شمس ہو تو انہی تیرے ہی کو وقت ہو
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
حاشیہ تو ہمارا حاجت و ہمارا در دل و جگر گولا دہا ہمارا میرے ہی کو وقت ہو	تیری دعا و نیت ہو گناہ میرا بالو خیر خاتمہ ہو اسی باو شاہ میرا خالق و خالق ہو تو ہر گناہ میرا
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے
مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے	مشکل کو میرے حل کر مشکل کشا کی پیارے



ایک ہی صفت گاہ ذی شمس سے

متکمل کو سیر حل کر مشکل کشا کی سیار

مناقب خباب حضرت علی عباس علیہ السلام

الہ جو ہمت بخیر ایو با صباد  
بشکلا ہوا پیرا ہوں جعفر کی کوئی  
باغیچہ عالم میں کیا غنچہ اسید  
نرس کشین گو تیری زبان نیری نا  
کا نو غنچہ گلون کی شینق تی مروار  
ای سنبھل تر محسن کی طرح کی گھٹار  
دکھلا دے قد سر گلستان علی کو  
سچ کہہ شمیم آئی ہو تو کر دلیاسی  
شبنم تو دکھانہ زرات انجے چلے  
بلبل دسی گل گل بوغین پر لا کر  
ہنستا روئے پہ کیا اس گل خنید  
باغ دل مغموم کھل کر تیج کر  
ناحق تو ہو پیر جو سو میں کھول  
کر دے تیر خوشی ہر مشن ہمیر  
کیا آتش دوزخ ڈراتا ہو تو چو  
سقا کی سکینہ کاین اگر ہو تو  
اچرخ کر تانہ نہ کہو کہ نہ ہوا غی  
پہو لا تو کس بات پہ پوچھو نہی گا  
کیوں کشی کر تانوں نا کو جہاد  
یہ عرض عباس علیہ السلام سے اپنے  
بابا فیروز تیری سلمان کو چھوڑا  
ای کشت دل شیر خدا بارو شمسیر

ما تہو نہیں تیری زورید الدیر سیر  
البرز کو ما تہو سیر او کھاڑا ہی علی  
زیبا تہا محمد کا علم تجسے جوان کو  
مانند علی غنچہ کی تم تر تہا  
قربان بنی پکیا گوہر جان کو  
جیسے میں میں کو دے گئے ہر سکینہ  
کیت و لپی سو کی ایو یون کی ہی  
مقسوم میں سی کی در تہا تی گز  
کہتے تہو حسین علی ازہ انصاف  
جہا تہ کی تاریخ تہ رو کی پکار  
کیا تہہ خالی دی علم جگہ کوئی کا  
مرد و کو جلا میں وہ تو کر تو کو کو  
تغیر تری کیوں بکریں احمد وزیر  
وہ حسن کر خوشی و قریب کر  
بدلی ہوئی کوئی حد نظر ابر سے  
گر وہ یہ کسی محروم بجائے  
کیا جائے شاہوں کو ملین تیری کیا  
دریا میں ہوتی بر خشا نہیں تیر  
تیری سنی بہت بخاوت کشتی تیر  
در گاہ الہی میں تیر دعا ہے  
دکھلا دے خداوند تعالیٰ تر ارضہ  
سر پر ہر ہوا وں و دیو کا کاشا  
تیری لب جان بخش کی تیر لبنا  
رکھا ہوں تر شربت دیدار کی نوا  
دیو کل جوان تر غم لور کا سر مر

تو چاہی تو صد ما د نہیں سے گرا  
تو دسی تو کو غم و درد کو دیا  
پیر یون میں نصیب شاہ شہداد  
لاکھوں شام کو اسوار و باد  
جرات سے گیسے نہیں بانی کار داد  
وہ ہی ما تہو سیر کیوں تو عباس  
بانی محمد آمدی عباس تجا دے  
تو دے کر دیا ہی ہو کر ہوا  
عباس سہائی تو زمانہ تو خدا  
ان ہو کو اگر مری لکھو لگا  
والد کو تری تیج دی تو کو عباد  
عسکے ہو کو تری ما تہو کو تہا  
صورت جو علی کی سیر تجا دے  
گزلف مسلسل رخ تاباں آو  
کاکل سر از رو کی نقلی لکھا  
سائل یر دروازہ پر کر جو خدا  
جب سلطنت قباچ نشی ہو گوا  
اکدم میں ان دو کوئی دولت کو  
ما کام کی بگرہ ہی ہو کی کام کو  
در پر تیر یک قبر کلا لائق حق  
گلکشت کو فردوس کا فضا  
نہ تاج فریدون تجا خل ہوا  
ای عیسے آفاق تو مردیکو جلا  
بیا محبت کو تری دار و داد  
خاک کشتن یا مری لکھو کو جلا



گوئی کہ میری رزق کی تو او کو کچا پیر	حق اپنا جو محتاج فقیر نہ کو کھلا دے	بچ جاؤں قیامت کو روزِ قیامت	تو گوشتِ دامن جو زرا اپنا اور کھا دے
شیر کے چمکوئے نور کی قسم ہے	موسے نے روزِ زہرہ لطف و عطا دے	جب کسی سوائزہ یہ خوشی قیامت	تو چمکو چکے زیرِ علم و درِ جفا دے
زندانِ ازمین میں نہ سبسا بہرِ پیر	آفتِ ربانی تجھ کو عقدہ دے	نوت کر ہو جو غلامِ اپنا بنا کر	در بارِ علی میرے قہر سے ملا دے
جان کندنِ میں میری دیکھ لیا	اگر ملک الموت جو پیغام فضا دے	دشمن پیر ہو میری تلوار کا تار	قوتِ اسدِ کلا کی خوشی دلا دے
دنیا میں میں نے مصیبت کھائی	و کئی ہوئی اس کو کھوشتہ دلا دے	جو میں بہت یدِ اسدِ تار تار	محتاج کی حالت تو ذرا مانتا دے
ایذا نہ ہو کی جان کو آسانی کی	چھپکے ملک سے تری یادِ آنِ سلا دے	دولتِ ذراغت کا غلامِ کرم	اشہِ مذاق کا شہادت کو صلا دے
جس طرح جان سیر اور تری تنِ قصری	تو اپنی زیارت کو خوشی بھلا دے	دیگر	
ذراتِ میری ہوشیدہ کی زیارت	خستہ میں بسا دے مجھ کو مین دے	تو خاتمِ عالمی صفیٰ احمد ہے	تو تختِ عالمی صفیٰ احمد ہے
رضو کو کسے کھوے گھرِ دونِ پیر	موسے کی ماؤں کی طورِ جبر دے	مانند یدِ اسدِ قوتِ بد ہے	کیسی ہی مصیبت ہو تار تار دے
مرفق میں کراؤ تو جو عینیت	یہ خاکِ سرخاک اُنکو کھجوا دے	حل کس مشکل کو حیدرِ اسد	یا حضرت عباس علی قوتِ دے
تقریرِ کیر میں ہو نہ زبان بند	تو چمکو جان کی سوا کو کھلا دے	تو شمشیرِ یوان شمشیرِ نجف ہے	تو شمشیرِ شمشیرِ نجف ہے
دنیا تو کئی جیسی کئی باقی ہے	و تار ہوں خدا میر گنہ کی نرا دے	تو شمشیرِ نیستان شمشیرِ نجف ہے	تو شمشیرِ میدان شمشیرِ نجف ہے
و کئی میں نے کئی کئی کئی عینیت	مجھ کو بیکس کو نہ الزام خطا دے	حل کس مشکل کو حیدرِ اسد	یا حضرت عباس علی قوتِ دے
یہ زمانِ فکرِ عینیت و بانِ خد	سوا کو یہ صبح کوئی کھو کھلا دے	عباس ہے تو ہر دشمنِ امامت	عباس ہے تو ہر دشمنِ امامت
اسو گھر فی سہت بہان ہوا	تسلیم کی کیا دل لا کھلا دے	عباس ہے تو شمعِ شمسِ امامت	عباس ہے تو نورِ تابانِ امامت
تو کھلا ابریل سفارش کو تو شک	سار سار سرِ سرِ عبید کو کھلا دے	حل کس مشکل کو حیدرِ اسد	یا حضرت عباس علی قوتِ دے
زہرِ او علی حیدرِ حسین کا صدقہ	غفار بخشش میں خوشی کھلا دے	تو شیر کا شیر شجاعت کا دہی ہے	آفاقِ عالمی شیر شیر کا دہی ہے
شمشیرِ زہر میں خوشی اگر باغِ حیرت	تو بختِ پاک میر عاصی دلا دے	تا تو تھی عیانِ صولتِ شیر کا دہی ہے	بازو میں ہزارِ حسینِ حسی ہے
و جنتِ اسوارم کے اشارا	رضوان کی کین باغِ اکو دے	حل کس مشکل کو حیدرِ اسد	یا حضرت عباس علی قوتِ دے
منہ بچ مصیبت میں کدیکہ کدیکہ	ایوانِ مرد حسن بہرِ قبا دے	زیبا بچہ فرزندِ پیر کا علم ہے	رتبہ بچہ تو جعفر طیار کا علم ہے
حیدر کیں شمشیرِ کاسی کا ہے دلا	قبرِ تو بیا کاسی کو تار کھلا دے	تو شیر کا احسان ہے اور بارِ کرم	اس میں کا گدا جامِ امین کا کرم
زہرِ اکہیں صدقہ کدیکہ گور کھن کا	عباس ہے حلقہِ جنتِ تہنہ دے	حل کس مشکل کو حیدرِ اسد	یا حضرت عباس علی قوتِ دے
عصیا کس سبب دیکھتے مری کھو	موسے کی محلِ باغیہ کربلا دے	سکا سکینہ تار تارِ قدا جان	تو بیا تہمتِ پیر کا جہاں
فدویکوی سبب کی تو طری میری	یرو کدیکہ میری سخی تو جی کدیکہ	مشکلیہ کو دوش پہ بیجو کدیکہ	تو بیا تہمتِ پیر کا جہاں
از بر لبِ شہدِ معصوم سکینہ	یک نام میں تار تارِ سو تو اپنی دلا دے	حل کس مشکل کو حیدرِ اسد	یا حضرت عباس علی قوتِ دے

بیماری که در کوفت کمری است	و قطره تو در باره ذره تو تو	کیا رو و درونش نه این چنین	هو تو می حاج می در دگر می
کیا خاک صدف کو تیر خوش شک لعل	در او که خفت خاک تو می لعل	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	ای ابن حیدر که ار کا صدف	محبوب خدا احمد مختار کا صدف
ای که تو رونق ده کا شانه دین	تیر اکهن پارتیک صبر جری	مطلوب می شبیر دل افکار کا صدف	اور یکسی علی بد میار کا صدف
تو ده که هم تر عالم من نیست	خفت جسمی که می تنی کی	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	تو نه بی بیات تو خلقت کو بجا	ای که خفت زبون می پو یا
مشو بهت تریغ تشنه دلی	بنی کی که دریا سپا تو زنی	نی الفوار می قید مصیبت	جو کو بی عقیده سخن لقی یا
کی سیاست اطفال براد جوا	جسد منیا نو بیس کی	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	عالم است انصاف و عدالت	طاقت نه می که پیدای کی
تو تاج عرش علی بی عباس	تو دانه ارض و سما علی عباس	لیکن غم و کلفت نه	بی میل ملک بی اندازی
مخلوق کا تو عقده نه علی عباس	کون انیا بیات می سوا علی عباس	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	اگر دشمن و ران کی با سر	لشکر خفت می جان پیران
خالق نو دیا می کس نشد والا	المنه لند تبارک و تعالی	رنج انیا جو جدم تو غم زاری	کس که کون من جان کس
جو خال ملت پر که تو نبیالا	و با کوئی گردان تو نکالا	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	موت مین مشک می کس	اور غم ملو علی اصغر کی
کیا کجی فلما تری فیض عطا کو	دولت که صد می خلق خدا کو	بیو اتنی عزت اطر کی	معصوم سینه کی تمس کی
بیو می نه نیسان تری دست کو	دینا تو دریا طلب زمین کو	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	دریم کا جو سائل تو خسته	دی سیر میمان می مانکی
از برکت نشسته معصوم سینه	کری حوادث می ریا رفینه	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	مداح کی می خفت جیب ز جرابو	و فرخ کی طیش می خور
مدت می گرفتار غم و بلا	مفلوک می زین ان مصائب	سایین علم که راداح کلاه	اور وقت زبان می شای
مدوح تو لیر می مداح ترا	کری می سفارش جین	حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر
حل که مشک کو تو حیدر است	یا حضرت عباس علیه وقت دهر	دل مین شفقت که دم	لشکر بود که خدا در دیر
بی کوچ کوئی دم می مگر	کوه لا امل آه ذاب آتری	لعل حیدر و جین نام بر	هو خاتمه الخیر می بیت کی

# مناقب رشتان حضرت علی اکبر علیہ السلام

علی اکبر کی سہمی کی نیکی صورت  
 کرب و ہجر جو کموں و سیر کی صورت  
 قلم نور بنو نقاش اس نے کیلئے  
 خونی و شعلہ کا سینکھان  
 و تہی دست ہائی امیر حسن جلال  
 اگر تم کیجئے و سر پہل سے کھڑے رہا  
 موی سر شمع جو دیکھو تو اویں موی  
 گیسوین چشم سے ہونے گس شہلاجران  
 مانی چہرے شہی کی بنائی تصویر  
 کہن اخلاص کا رنگان بنی اجا  
 چاکر کے ہر بخون سے جان کے اعلیٰ  
 صابو شانی نورانی پیر ہر ملک  
 اس میں جو نہیں جہنم اپنی ہے  
 کان کا وصف کما کان نہیں ملے  
 اوس باک جو کہیں کہیں تو ملے گا  
 دانت و دانت کہ خرم تو نہ ہوئی  
 سنی اوس ملک جو شیریں نہی کا شہر  
 چاک و سر سب قوس کے رہی منظور  
 سفید صاف کو گر آئینہ نہ کہوں  
 کہ اوس کی نظر اتنی نہیں ملے گا  
 پیرہ تو لا حول لا قوۃ و لا باس  
 شہی کہ تیرے کہ باندی تہی پہا  
 ستر تہی زیب کر شہر زمین پر  
 پیر پیکش تہا کی کہ ٹوٹ گئے

مگر غنیم تو وعد و کیوں کی صلی علی  
 جلوہ گرد کیے کہ نور نبوی صبر ہے  
 میر کو شہر کی طبع حریف سہ کار و نکا  
 مگر کوہا دیتے تشکیل صبر  
 ہاتھ تو اوس گل غنما کی جو گلستان  
 ہاتھ کی اوٹ لکھو کو صورت اب لکھا  
 پاؤں پاؤں پیر شہر انگوٹھ لکھو  
 ناخن پاؤں جو لکھو تو مینہ پاؤں  
 نہ پڑو باد میں شیر کو کچھ کو قدم  
 دیکھ کی طوبی قدی لا تا تو بائیں لائی  
 اوس کے تہی کہتے قرانی خ بارہ  
 تجھے شہزادہ کا چہرہ کہہ کر گدا  
 تیرا دیدار یعنی نہی نگا ویدار  
 کہلا امین کی فہم کی نیا ت ہو  
 نچو دلمین کی صورت نوشو لہی  
 کوئی حزب بین سین تو نہ لگا تہم  
 گرو شہر خ شہر کے کیا جھکاؤ  
 دن جو پیر ہونے کو تہی نہ لکھو  
 کہ طرح حالت دل چل دلاؤ  
 اس طرح کی غم نیا دیکھ کر میر کا  
 باد داسی کو پیر حاتم بن  
 دین دنیا میں تیرے پیر و قار  
 ہی یقین صد افلاس ہو تو  
 مرض فکر کے دریا میں نہی دیا جاتا  
 دم کلک تہی حیلہ دہی تو شک مسک

خوف آتا یہ کوئی بائیں صورت  
 زرد کھیر ہو شہر شہی کی صورت  
 خون دھونے بہا بہا تہا سہی صورت  
 گرد کہا دیوہ شہر کی صورت  
 صیغہ ہی ہون قلم شہر کی صورت  
 ہنچے مضمون ہی کی نہی کی صورت  
 سنی ولت ہی ہی ہنچے صورت  
 نظر آئی ہلال نکل کی صورت  
 تہی ہادی ثابت قدم صورت  
 پاگل ہووا ہی ہنچے صورت  
 تہی ہنچے صیغہ ہی کی صورت  
 نہ کیا ہی حق در بزرگی صورت  
 دیکھو ہنچے ہنچے ہی صورت  
 کروں کلک شہر ہی کی صورت  
 تہی ہنچے صیغہ ہی کی صورت  
 گریا و کلا اوس ہی کی صورت  
 دیکھو کلا و کلا ہی کی صورت  
 لون کتا ہی نصیب گاہی صورت  
 کیا بیان کی در جگر ہی صورت  
 صورت نہی ہی کی صورت  
 تہی ہنچے ہی کی صورت  
 پیش اجاب جو قری کی صورت  
 دیکھو ہی کی صورت  
 ہنچے ہی کی صورت  
 ہنچے ہی کی صورت

از در وانی به هر آئینه نوازش	نظر آری مجموع مقصود دلی کی بخت	ای علی بقراط طبع طبع انسان کی	بهرین اسان بنیون جالبینوس لسان کی
یہ تمنا ہے کہ شہر خدا کے ہونے	کچھ شفاعت کرو دوسری کی	نیم جان ہیں دوسری بھاری جان کی	ہلکی امید صحت غیر دانی کی
مناقضہ شان حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی			
حسن حسینی رحمۃ اللہ علیہ			
شہداء اہل تائبہ جیلانی ہونے	رازدار واقف اسرار ربانی ہونے	خوار ہیں پانی کو حلقہ شکر ہونے	ڈن ہر جسم جس ایک شعل کا ہونے
فی الحقیقت معنی آیات قرآنی ہونے	لاڈلی شیر کی ہوشیار کی جانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
دو شہر سیرت ہی مہر ہونے	نقش تہی باغ محمد کی تمنا ہونے	مقدس نور سیرت کی ہونے	حیات کو بنی کی آئی تم ای ہونے
افتخار نسل آدم تو ہی واسطہ ہونے	صلح و صلح اوصاف ہی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
سیکڑوں داراب الاسرار ہونے	خلدین کے غلام ہونے	کڑی آدم زاد کی کس جہنم کی	کس سیرت نہ پایا او سکا نہ کیا
خل میں ہر سبیل و باغ ضوئی ہونے	ساکن میں خلیوں میں ہونے	تمہی کلمہ کرامات علی مرتبہ	جہنم تیرے خوف ہی کڑی کو حاضر کروا
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
نیر اقبال و نعت تملو کنسا ہی ہونے	گوہر طریقت تملو کنسا ہی ہونے	ای حکم زید جاسید رد دل کی	و خط میں نہ تیری پیراں کی
جلوہ انوار قدرت تملو کنسا ہی ہونے	صدق کو فی الحقیقت تملو کنسا ہی ہونے	سرور کہہ یا مہرکت ہوا انوار	تیری حیرت جلال حیدر انوار
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
صاحب اج پر جیسے سالک ختم ہے	شیر زوال شاہ زمان ہونے	عارف حق اولیا الدار ہونے	تجربہ میں ہی خودی جیسے تہہ میں طلق
بادشاہ کر ملا حرمین شہادت ختم ہے	ایک ذات مبارک ولایت ختم ہے	تم ہو در نام ہی حضرت کمال ہونے	کرمی از انعم ہی شریعہ ختم ہے
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
اندر دل جان اولیائے کمال ہونے	ای در درج شرف اولیائے کمال ہونے	زندہ مرد و نکو کیا جیسے نبی بارما	یہ کہ امت ہی نبی ہی تر الامور
تو ہی شہر شہیدستان علی	تو ہی شہر شہیدستان علی	حکم تیری کاسی ہر جا ہونے	اولیا کی حق میں ہی لایوت ہونے
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
ہر کی کوئی مہر و ماہ ختم ہے	نور ان شہر و نور ہونے	شہرہ آفاق ہی حضرت کرامت ہے	ختم حق میں ہی کوئی و کلمہ حقیقت ہے
تم سلیمان تخت عرفا کی ہوا و الہام	پیر ہونے جہنم ہی ہونے	دین دنیا میں ہی جہنم ہی ہونے	امت ختم رسل ہی غایت ہے
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے



اور کرم و کرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت ادا و المکتوب حضرت امینہ عیسیٰ علیہ السلام
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
آرزو در کی تری ہو کہ جو حضرت	دل اس شعر کے ہونے سے تعلق ہے
زائران حضرت را آرزو خلد برین	میرسد آواز طبع فاد خلوا با خالین
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
ہو لقب شہر تیرا خلق تین این	تو ہی در خالق تو جہاں کا دستگیر
ای میرا میرا میرا میرا میرا	آستانہ چو کتر کتر امان کا فقیر
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
تم دو اہو تم شفا ہو تم ہو تیرا ان	در دار الشفا ہو گرا تیرا باغ جا
ای طبیعت درندان چار کا نیکان	دور کر میری مصیبت شہرہ سلطان
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
دین چو شکل انسان کے شانہ نام	ایسے کہی لکھائیں تو ان تیرا نام
تیرے قوت دیکھا زندہ بالطاو نام	اس سبب ہو ہوا تیرا فی الدین نام
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
حق نہ کیا کیا کہ تیرے مصطفیٰ الہی	گور تیری ادا نہا یاد دہ خدا کو
تو ان ہیکل کا زندہ کیا تو الہی کو	دون مارک دین ہو بلند قبول کو
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
حامی شرع میں لے دینا مصطفیٰ	ای سر رسیدہ وزیر کا مصطفیٰ
تو شفاعت کو نہ ہوا تیرا مصطفیٰ	یہ ہونے کے لئے دیکھو مصطفیٰ
غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی ہونے	فرع عیسیٰ شکستہ ہونے سے تعلق ہے
<b>قصیدہ مع حضرت سلطان العارفین صاحب</b>	
تم ملک تیرے شاہ ہو سلطان عارفین	دیندار و دین ہو سلطان عارفین
سید تجلیات الہی سے بہرہ	تم شمس واد ہو سلطان عارفین
دیکھو جو روشنی را نور کی خوابین	یوسف کو تیرے ہو سلطان عارفین
شمس تیرے یوان بارگاہ	تم جبرج پا یگاہ ہو سلطان عارفین
رحم و کرم حضور کا تہہ ہونے	دقت اگر سیاہ ہو سلطان عارفین
خدام بارگاہ کی حسن قدم برین	انکسار فرشتہ ہو سلطان عارفین
حاجت وانی ہو شمس شمس	خلوق کی رفاہ ہو سلطان عارفین
ملک تیرے پای نہ ملکر سے لہ	جو تم سے داد خواہ ہو سلطان عارفین
دو باہون بحر غم منجے پار کچھ	بیرا نہ تباہ ہو سلطان عارفین
مقصود مرا تیرے ہو عین شہد	کچھ میری شہادت ہو سلطان عارفین
جب تک کو شین آگیا اس مریض کا	کیونکر مرا تباہ ہو سلطان عارفین
دیکھو کہ سید سے تیرے حق دو	لہ نہ آہ ہو سلطان عارفین
اسبب بحر جلد نص دفع کچھ	جو کچھ کہ تباہ ہو سلطان عارفین
اس کی شایں کا اونی گدا عین	تم میرے بادشاہ ہو سلطان عارفین
تم دو شفا تو حضرت عیسیٰ مہم	ہو شوش واد ہو سلطان عارفین
خی تم ہو حق ہو کر دیکھی معاف	جو کچھ اگر ہو سلطان عارفین
جی چاہتا ہو میرا جب تیرے غم	میں شوق پا ہو سلطان عارفین
عقبت تیرے نصیب سے خفت ہو	دینا میں چاہ ہو سلطان عارفین
صد تیرا کا شفاعت کی کو خبر	تم عاشق الہ ہو سلطان عارفین
<b>دیگر</b>	
کوئی وارث سلطان جو کو کیا جا	ضابطہ تسلط از با خدا جا
نہا نہیں تیری والدین کو تیرے	جہاں کیوں نہیں ہو کر کیا جا
تمہا سہائی ہیں دین و دین	بجا خلق انہیں تیرا ہو سلطان جا
ہیں آپ کی مولیٰ بہشت بی بی	بجز قبول کو کوئی کجا رہا جا
علی فی زندہ نصیری کیا بہتر بار	پرو کو قوم نصیری کیوں جا
تیری دعا ہو ہی ہو تیرا ہر جا	جو تیری بہدین ہو سلطان جا
ہزاروں شہان فغان کو تیرا	خدا کا خلق نہ کیوں کجا نا خدا جا
میری سحر زمرہ جلا دیا میرا	طیب برفض الموت کی روا جا
تمہا کی گرد قدم مریض صحت پا	میری دینی دریاں ہی تھجا جا



قد ابرق من لعل برین لعل  
کون کای تیری اگر آن بیکه لموت  
جو شیر خواہے جانی شیر نہ لب  
چرا کای قیصر بونو کای درین صوم  
تہارا گندم در پیہ جہ سلطانی  
جو شیر در تیری لعل نخت کاوسی  
غبار راہ کای تیری جو کاش آن نظر  
بلاسی جو اس در پیہ بلا گردان  
خدیث دیوا و اسینہ تیری درین  
معین بن سلطان عارفین تو  
ہزار دہب نہر شیطاں فہ ہوا گراہ  
جو کون کون تر تھے آسمان اللیل  
نہار غی کون کون کون کون تباہ  
کرد و دل نختہ اکسیر کون کون کون  
دل شکستہ ہزار دہب تیرے جو دے  
نہ سو کون کون کون کون کون کون  
جولائی تیرے قصیدہ نہال جاوے  
اگر جہا نہیں جو شیر تیری عدالت  
نیکو ہون کون کون کون کون کون  
نہ خوف شیر کابن تیرے اگر کاور  
نہ سائبہ نہ کون کون کون کون کون  
ہزار دہب بیکہ لعل عارف کامل  
طبع میں تیرے قدر تیری کون کون  
یہ وقت کمال تو تیرے سیاہ بانگین  
سیاہ تیرے سیاہ کون کون کون

جو دیکھ رہا کوئی عینے میجر اجاے  
ہر ایک نظر کونایا بے سہا جانے  
مرض شربت مان کا نہ جانے  
اگر ہم باغ کو تیرا محل سر جانے  
گدا اگر او سکون کیوں سا نہ جانے  
فلک مسند اظہر کون کون کون  
تو نور دیدہ عمران تیرا جانے  
زمانہ کیوں تیرے واقع ہوا جانے  
کرامت سکون کون کون کون کون  
گروہ تیرے خاص دلیا جانے  
جو تیرے فی ہر شد کون کون کون  
تو مہر ہوتا بان کون کون کون  
مرض تیرے کون کون کون کون کون  
محصول تیرے کون کون کون کون  
جو شیر تیرے کون کون کون کون  
جای جو تیرے کون کون کون کون  
جہنم کا اپنے برابر جانے  
نہ لایا نہ کون کون کون کون کون  
علی بابا کون کون کون کون کون  
جو تیرے کون کون کون کون کون  
جو تیرے زلف میں عین صبر جانے  
کون کون کون کون کون کون کون  
نجان کون کون کون کون کون کون  
فریاد کون کون کون کون کون کون  
حکیم ہوتا تیرے کون کون کون کون

تبادی گللی میں کون کون کون  
دیکھو طرف کون کون کون کون  
طبیعیہ کون کون کون کون کون  
لکھن کون کون کون کون کون کون  
یہ سب با و دفا میں کون کون کون  
بحکم شافی مطلق شفا کون کون  
خلل جو باقی کون کون کون کون  
کنارہ کون کون کون کون کون کون  
خزان میں کون کون کون کون کون  
خبر کون کون کون کون کون کون  
اوپر یا فرج اس وقت میں کون کون  
بدولت آکے ہو قرض سکون کون  
تیری عارفیت کون کون کون کون

مرا دیو میں کون کون کون کون  
وہ فغ کون کون کون کون کون  
جہنم کون کون کون کون کون  
بلا میں کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون  
مرض کون کون کون کون کون کون  
تو وہ حکیم تیرے کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون  
کیس مرض کون کون کون کون کون  
سوتری کون کون کون کون کون  
دیکھو نہ بیکہ کون کون کون کون  
مری مصیبت کون کون کون کون  
خدا کون کون کون کون کون کون

دیکھ

شب سہ کیا تیرے لب و دہا لہریں گل میں  
 تیری بک میں چل ہی باغِ خُفت کی  
 درِ گلشن آج کے درِ کاغذِ دہری  
 گنبدِ افلاک سجہ کو لہوِ خم ہو گیا  
 جو پہی پانی کھوئیں کا تیری بک میں  
 ایک تل مہر ہی طبعِ سو نہیں  
 کشتہ سیم طلا مقلدِ ان بانو جسے  
 قیمتی کتبی ہیں اہل طبع اسچو گیا  
 قصہ موجز شرح اسبابِ غنیمت ہی تیر  
 تو حکمِ دنیا نہ صحت شایہ دہا  
 سنی حکمت کو تو مخزنِ علم و عمل  
 درِ مند آئی تری درِ تودہ لہو  
 تو زردہ کو جلا یا کام عیسے کا کیا  
 رہی و الی پکار دال پنا توجہ برداروں  
 گزریات میں تیری نور محمد ہو گیا  
 دیکھ بایں نوکارِ رُٹاں زہرِ قحطِ حیر  
 شکستہ اعلا مرتبہ حضرت علاء الدین کا  
 پہنکائی عمل کی گردوں کی  
 باکی طہری آئین کیا بانگِ میاں  
 باندہ لوی میل دمانِ یوسف میں جل  
 خواب میں صورت دکھا دو کی کو غفل  
 اینو کو مشک لہری شیر لہری ذرا  
 خلق کی مشکل کشا مشکل کشا کی  
 یزیدی تو رنگہستی کو المیہ و حیات  
 کر بلا سو تو رہا ہر حسین کر بلا

ابرو جاتی رہی لعل و ریشہ لعلی  
 دیکھ کر لعل لعل الفت چھو گئی  
 پر جب دھو دھو تو ہوا غی کو کھو دور  
 قدر بالا دیکھتے تیرے سایہ یوار  
 چاہ ہو جات تجوئی الامتار  
 لکھتے مٹی کی تو تجھ پر دم بیا کر  
 فکر ہو غر فلوں شربت و نیار  
 خانہ بیمار کو دکان سا کچھ کی  
 لونی پوچھو تو دو اپن کس کر  
 بھگو خاطر ہی پر افسوس طرکی  
 خرم و غم و غلاطو نشیا کر  
 گئی دار الشفا دگر تجھ پر کیا  
 راہی قدرت لعل شکر افکار  
 کو دریا یی بلا سیر میشتی بار  
 سلی بندہ جا شمع کو کس سالی  
 ہو رنگت سبز زخیرہ و تیار  
 شوق و گردن چکی جاتی ہو زوار  
 پلاو ترن یہ دیکھ و س غفار  
 لکھتے شمع کی سبکی اور سبلی لار  
 اجازت پاچے شاہ شوق و یار  
 زو طالع کو تنہا ہی زور دیر ار  
 ہر ن ہو جائی نشی نافہ نامار  
 درج ضعیف و زار کی بیا کر  
 سخی اس سخی کی خبر نہا داک  
 سن چھو تو قسم خون نہ ابرار

اگر اجابت کی جائے تو زیارت پیر  
 دیگر  
 شہر جہانگیر حسن کنیا م کا  
 روز ازل جناب کا مزار ہو گیا  
 الطاف عظیم سے توفیق و جود میں  
 رفیع حسن میں تراویح قد  
 ان نسبت تیرے دوسرے خیر العین شہر  
 یہ شرف قد میں برتیب سے نہ کم  
 رحمت تو کر کستی بدن کا پائیدن  
 معبود کا طو کستی میں جسکو وہ کوفہ  
 رضوان جو کہ حاجب السلام  
 زیبا ہی بالکام محفل کا آپ کے  
 جن و شامیانہ اظہار ریر  
 در کا تری جو فرشتہ نامی نظر پیر  
 لایم ہی قبابہ جو کہ طرف آفتاب  
 حاتم مزاج و تمہاری تمام فرق  
 خاک در جناب کبنتی ہو گیا  
 بانی کنوین کا شیریں قد و نبات  
 وہ چاہ جسکی یوسف مصر کو بھیجا  
 شیریں و والا کر و بر و  
 چلتی تھی و الفقار علی حشمت  
 نمشیر ابرار کی تالشکی و یکسیر  
 انسان جان کی موزیم خانم  
 سر کی کشتی سے نصفت بریک  
 ملی کو دیتی میں یہ دعا سونک

سلطان فرین شہ و الکرام کا  
 سایہ پیر از زمین پہ غیر الانام کا  
 پیرو تو امیر علیہ السلام کا  
 رتبہ ہی آسمان سے ہی اعلیٰ مقام کا  
 کیا ہو میان ملائکہ کی زد نام کا  
 پایا ہی سواہ مبارک صیام کا  
 جلوہ ہی اس ملک عین السلام کا  
 زینہ ہی تیری قہر علی کے باہم کا  
 امید ہی تیری در کی سلام کا  
 منصف حق قد سونکوں اہتمام کا  
 حیرت سے تصدق فلک بنفخام کا  
 جبرہ تمام زد ہو وہ تمام کا  
 دلو او فون تیری نہ خلوص کام کا  
 جیسا کہ شرع و کفر کا نو و ظلام  
 نسخہ مہوسو کو میں تبادول کام کا  
 چشمہ بیوج نل ہی ترغیب عالم کا  
 جنسہ سائل سے ہی بانی کو کام کا  
 تیرے کو تو ملک نلین و موم شام کا  
 یو سہای زرق رقی ہو مقام کا  
 زبرہ ہو آب شرم و سہاوت نام کا  
 نکلی میان نرم الف گریہ نام کا  
 اندر زور و ترتری نظام کا  
 تیرا نہ نہ کو غل ہو ز کا م کا

و اگر اجابت کی جگہ تو زیارت پیکر

شهر جهان بین بر حسن نیکنام  
 روز ازل خبا که سراج بود  
 الطامین سجا و تین و دین  
 فتن حسن من ترا می فتح قدر  
 آن خربت تیری و سحر خیر العین شهر  
 یشتب قدرین بر شیب سوزن کم  
 رجون او ز کشتی دین کایا کین  
 موسی کا طور کستی بن جسدوده کوه  
 رضوان جو که حاجت الاسلام  
 زیبا بی بالا که محله کا آب که  
 تن جان شمایا طلسم زاریر  
 در کارتری جو فرشت عامی نظر بزرگ  
 لای می آفتاب جو که طرف آفتاب  
 حاتم مزین و دهماری غنا و دین  
 خاک در خبا که نبی بر کمیا  
 بانی کونین کاشیر بر تقد و نبات  
 و چه چاه جسکی یوسف مهر کونین  
 سر برین والا که در و در  
 چلیتی تری و الفقار علی حنی  
 نمیشیر بدار کی تاشک و کیسکه  
 الکسان جان که یونیز جان  
 سر کی کشتی حاجت نصفت بر یک  
 ملی کودی بن یہ دعاستون

سلطان عارفین شهر ذوالکرام کا  
 سایہ پڑا زمین پہ خیر الامام کا  
 پیروی تو امیر علیہ السلام کا  
 رتبہ ہو آسمان پر ہی اعلیٰ مقام کا  
 کیا ہو میان ملائکہ کی زد و نام کا  
 پایا ہی سوزناہ مبارک صیام کا  
 جلوہ ہوا ملک عین الاسلام کا  
 زمینہ ہی تیری قصر تحلی کے باہر کا  
 امید ہی تیری در کی سلام کا  
 منصب جو قد سونو ملک اہتمام کا  
 مدت سے قصد فلک سرفراہم کا  
 غیرہ تمام زرد ہو دہاہ تمام کا  
 دہواؤں فتن تیری نہ خواہم کا  
 جسبکہ شرع و کفر کا نو و ظلام کا  
 نسخہ موسونو کونین تبادول کا  
 چشمہ بیوج نلن ہی تری فیض عام کا  
 چشمہ سائل سے ہی پانی کو جام کا  
 تیری گد تو ملک لین و غم شام کا  
 ویسا ہی زرق برق ہی عیام کا  
 زہرہ ہو آپ شرم و ہر بات مام کا  
 نکلا میان شرم الف گریہ عام کا  
 اصرار زور و تری انتظام کا  
 تیرا نہ کر کوئی خلل ہو زکام کا

اور بیان میں کیوں بہت ہی پر  
 جنگل میں چھوٹا گھر بنا کر باؤں  
 حمد کو چھوٹا گھر بنایا کیسے کار  
 کہیں گے تو دمار اگر سر اوٹھائے  
 اسٹینٹنسی باؤں میں ملاطی  
 بانگیا تھا آپ کے وہ دارو کیسے  
 گھوڑے کی حالت سیلانی میں  
 زار کے پاس میں وہ پہلو ہزار  
 ہی جواہر کوہ بہت فقیر کی  
 جاتا ہو شاد باؤں جاتا ہو شاد  
 زلف و رخ صاحب کی تاروں کی  
 کیا ہی عجیب تر کے مرد ہی جوتا  
 اور خوش کرم ترا احسان ہون  
 بیمار لا علاج کو دی دوا شفا  
 غصہ بانگیا کیسے میں تیار ہوں فرد  
 اور خاصہ خدام میں حق دعا کرو  
 ایذا نہ کہ پیش قیامت کی ہو  
 دنیا و دین میں عزت و نصیب  
 پر آؤں گا کار کا جو کہ ہو دعا  
 سر اردو جہان دشمن کو سر کرد  
 از بس سب ننگ سب شفاعت اور  
 قصیدہ در شان حضرت بد

دام فلک سے لے کر پام کا  
 بل سے شروع و قصد کردی م کا  
 تہ نہ اونگرتن پری حرم کا  
 بن میں تباری در نہ دو کا فکرم  
 و لیکن مجھ پر دم تری کیسویں کا  
 جنون کا کون سے خوف ہو گیا  
 دوش صبا یہ ہو قدم حق نغمہ کا  
 راکت پاس کی جواں شاہ کا  
 وریا رلیسا دیکھا نہیں م کا  
 کام آپے نکلتا ہی نانا کا  
 مولیٰ ہی طیفہ صبح دم کا  
 آواز کے تھے میرے اکلالم کا  
 ورن کیا جناب مجھ مستہم کا  
 نقد و رنج کو تہا درم کا نہ دم کا  
 ندیشہ دلمین بٹھیا ہی روز قیام کا  
 فضل و کرم ہو مجھ پر رسول کا  
 عہدہ حسین ملک نشہ کا م کا  
 ذکر ہوں تجھ سے شاہ فی الا قیام کا  
 دیکھ کر نہ ہو و مجھ پر و التیام کا  
 فرد کا ساحل ہوا و کو شام کا  
 مولیٰ ہی خاص سے مطلب کا  
 رالہ دین صلح و ماییت

این سخن را خامی ای ناهد اودنا  
 و شیردگرمشادی غم بهیچ چیز اود  
 شناسامی خبر بجا که تشناده  
 و الشقایه برپاس خاکمیدان شراب  
 اگر دوش ستمانی او بخت نارسائی  
 ای دشتگیر عالم بهر دول اگر م  
 آیا چون به تیری کرد و در مسرور  
 رنج و غم شفاعت لطف کرد

سرتاج بادشاهان ای صاحبزادان  
 جیسے علی فرسلمان و صاحبزادان  
 تم ہو مسیح دوران و صاحبزادان  
 کر سیکوین کا دوران و صاحبزادان  
 جنگ کو کیا پریشان ای صاحبزادان  
 کر میری مشکل آسان ای صاحبزادان  
 عشرت کا ہو گوسالان ای صاحبزادان  
 دین ن ترانہ خوان ای صاحبزادان

تمام

بسم الله الرحمن الرحيم

غلیات

نور کب ہی روئے خضر اگر چاند کا  
منجھو ہو صاحب لاکہ نشانی  
چنگ گویا پاؤنگی نافرین بر  
ماہ شاہ سلمان چہرہ تیری کی  
سنا رہا مٹہ کہ چاند عبد العید کے  
حسن کے میزان میں تولتا تو بیکر  
ای سخی تیری درد دولت کا

رشک سوزاخی هوا سینه را حیات  
 چاک قلوب کردیا اندک جهان را  
 کیون هوا او چاکش تبه کیون را  
 اور خدا دانستون پیر تار و کافور  
 تاج سر تنه کیون شید اختر خاند  
 او شه کیا بله زمین هوا آسمان چاند  
 دست پر خورشیدین کانه چاند

نہت میں کس تنک سے کہی ہتھکھٹ یہ غزل  
زہرہ گاتی سی جو دت ماتہ نون لیکر چاند کا

ہے داغی سچو جہرہ کا قمر کو پایا  
مرحبا اس ملک الموت کو مقدم تیرے  
جا بے زلف کریر سرتی کھڑا  
ہم تو ہم جانوسی جاننا کو کوئی  
باتہ نہ بچا ہر پاؤں یہ تو ہوا

پیش میں کیسے دوں گی سنبھل کر کہا یا  
ترغ میں نہ انونی دلدار یہ سر کہا یا  
لاکھ دھوڑ اس کے لیکن کر کہا یا  
کوئی وقت سحر رخ سحر کہا یا  
یوسف ان کا نیا چرخ سر کہا یا

مال دنیا کو جو سود و دولت دین

نعت میں ختم رسالت کو میں لکھتا ہوں کہ  
اگر شفاعت جو طبیعت کو اوپر کا یا یا

عاشق رو صمد گل ترکو یا یا  
کسی آمد ہی جو کس کے غل غل گلو  
بازہ سی بجہ خوشد فلک پیسرا  
خوب و کون بودہ جو کس کے دل و دل  
آبدیدہ ہو صنیع حوائی بکر کم  
کون آیا ہوا رات دریا و پر  
نہ لوں گے اویس مسیحی  
عش کے تحت مرصع یہ کہا کہ قدیم  
حیل گندم کا کیا شوق تیرم نہ

اگر شفاعت اویس عقیقہ میں ملے گی حبت  
جس میں بال جگر تیرا کے در کو یا یا

جو انجین علی رضی کا اسرا  
باتہ اسود بدن وصل حسنی کردی  
مار دلا اثر دما حیدر فرزندیت  
شیر سربابی امان بن حسین کما  
تے خیر کو او کہا را بدو الفار کے  
فوج کی کشی خدا کی حکم کی تو دیا  
دی قطار و تونکی سائل کو کیا کرنا  
غار میں عمر کو او گر گریہ تیرا  
اویس اس لایض لادوا کی باختر  
برایہ دیوار تیرا علی ہو و نصیب  
جو و دیر میں خزانہ قوت چرخ کی

دستگیری کر لو ای دست خدا جدا  
دل شکستہ کر دای و سرخ مصطفیٰ  
حسرت کو کچھ آسان صراط المستقیم  
سخت نزل میں ہی تیرے ہوا کا

مشکل آسان شفاعت کی محمد کے وحی  
آپ کا ہے یا نبی کا یا خدا کا اسرا

مولیٰ علی سخط نہیں آئو دو جو کو و سنگ کو تیرا  
ناہر سلما نکو چا یا شیر خدا کو رسول کو بیت  
شاہ و رسل کو جن میں ہا یوں گنت مولیٰ فرما  
عش سے اوچو ہے ترو یا یو اے حضرت کے کا در چاہا  
از و حیر و بر دما یو او گلی سے خیر کو گرا یو  
گر میں خدا کے جنم تین یا یو کہو کہ کم کھن کو شیا  
انتری کو جب تہ لکایو انتر مار کر گنت کو ہا یو  
ما تن سے البر بلا یو دین کی فوج کو یا نکو سپا  
مہو کون کو نکو کما لکلا یو کو جو حیدر آں چاہو  
سوی تو ہی قرآن کو یا یو ایسوس کو و جگ بین  
باز بکر گر جو کہو تر لا یو بچہ سیر کی دلو جڑا یو  
مخو دین انو کہو د کما یو سکند ہجرت ہی فکر چاہا  
یک بوہا کو ترس ہی یو نیرا و ساز کی داکو یا یو  
مشاکو کا ندھی یو او ہا یو تا ہی ہو کو تر کو پکیت  
ما تہ کو اسود کو ملا یو نام ید الدتیر اکس یو  
فوج کو سیر و کنا ری لکایو دسی ہی با لکامور نیا  
جنگ ملک میں جنم گما یو سوچ سجہ و ہوسا یو لکایو  
کام نہ آوت اپو یو لکایو جانگی کے لوگ ہفتیا  
نیرا کو تر اس د کما یو جان عرب نہ کلمپا یو  
تو تے میں اس ہوا یو لکایو جہان کا دکہ سنو یا

کہتے شفا صحت ابن سخاوت نادایگی طراد و صحت  
جاؤں کہ بتیانی سیا تو سی سخی کو میں ہوں سریا

غزل

یارب میں طلبگار نہیں ملن جا کا  
 سوا کسی کو نہ تخت فرید دین باؤ  
 تو نظر فاطمہ کر یک نظر محسوس  
 مت ڈال کر غنیمت سے کام لے کر  
 سرسبز گڑای بار خدا گلشن امید  
 عباس کے روضہ کی میر ہو دیارت  
 دن جو کب صبح قیامت کو جو دیکھو  
 اصغر کے لعل پیر اردن کے لشکر  
 عابد کے کف پایہ کون پہن کر فزون  
 نوشاہ کے کندہ ہر تہ کو جو چوون  
 خوشبو سے ہمیں بسے بسی بخند دل میں  
 عاصی ہوں یہ کجا دیکھا ہے میرا  
 قربان نبی جی کی قید تم ہو علی  
 تربت سقا شرم کی دینا خدا

مردقین میں شفاعت تو نکیر میں کہنا

امت ہوں محمد کی من بندہ ہوں خدا کا

<p>تیری جی نظر آو لہو دوتا ہے مارا          ایک لہا پنجہ رخ ترکسج صبارا          طعنے تشا تیری ماتھوں کی خفا مارا          نہ خذا جہو مارا نہ قصائے مارا          بیو خاکسکی وفا تیری جفا مارا          تہا ہوا میں جمع ہوا اوسکو ہونا</p>	<p>مجھ کو کھلی ذرا نہ بلاتے مارا          آنکھ نہ اوس گل غنا کر لکھیں مارا          اور کئی نیچہ جان اسیر لالی          جان بلک اوس ستر سانی کیا تیرا کو          غم سوتے نہوا دھندہ خلائی ہر          یا بلکل ستر ہوا اوس درد انکی قد</p>
--	--

سچ کیا تیغ تنگہ سوز دل اسبل تو پیرین  
 مرگیا قیس تو لیل ز کسانا غم غضب  
 از سبک کوئی صنم تجھ سے کجا کلا  
 دیکھ کر کہ کون نال فردا غم میر  
 وصل کی ات کنسکون ہی ہند کلا  
 گھبرا گیا کی کہنی سے ہی کی کچی  
 بہر شیریں گو فریاد کی عاشق کلا  
 بوسہ ابرو کا لیا تنہا ہی غم کلا  
 عشق پیچھے چل نہاں کلا  
 اسی تجھ سے کیا لب لب لب لب لب  
 دار فانی میں پہل پا کر سو کلا  
 نہ لگا کی تر حرکت کا پتہ کلا

لینا ای سافح کو شوق

محنت بدلتی ہے اور جو سماں ہے مارا

کل ہنسی گل انی کو جو گلزار زمین کیا  
 اعجاز نیا زلف و رخ نیا بین کیا  
 کہیتی تو ہری موتی کہتے سنگا ہری  
 او کو کلب کا پیش کا دین سے قصو  
 رخصتہ شہر و دیوار آنکھ لگا د  
 ستے میں جو وہ لکھ سے آنسو کوی  
 پر فانی جے اس شمع قلم ہو  
 دل کو دی با ن غوا خلق پر نیک  
 سوتا ہوی خوشہ تر کو سوتا ہوی  
 ٹھوکر وہ لگا کہین شہین کو دانی  
 دلا مول غلام او سکا ہوں کوئی

تیر عزہ کا تری باکی ادا فرما  
وہ کہہ کر ماسو مغمون کو خلو دار  
اسفغان پر سر خلیک جو ہائے فراق  
رات ٹھہرے خوشید لقائے مارا  
او جیاد اتری شرم و حیا نے مارا  
و شرم جا تبر فیض و عطا نے مارا  
تیشہ بالائی سرواغن سر ویر مارا  
جو تیر تیغ نہ دم اہل خطا نے مارا  
اس مرض نے تیر کی سانس بھائی مارا  
تیر ایما طبعیوں کے دوا سے مارا  
کیا غلاموں کو جو دارا و زراں مارا  
کیا خطا کیسی کبھی کو شکار مارا

ہجرت کی خبر  
 ورسما نے مارا  
 بلبل تری سہو لوں کی تین میں دیکھا  
 خورشید کو آنکھوں سے تباہ میں دیکھا  
 یہ نگاہ الاتری تلوار میں دیکھا  
 عیسے گزر خانہ بیمار میں دیکھا  
 شمشیر جو روز تری دیوار میں دیکھا  
 نرگس شگوفہ بہن میں دیکھا  
 اندر عجب لکبی کار میں دیکھا  
 یہ ورغاشا تری قمار میں دیکھا  
 دیکھا اویس جب سر دیدار میں دیکھا  
 یہ اورستم کوچہ خونخوار میں دیکھا  
 لو سہو کو مری شہنشاہ ہوا زار میں دیکھا



سولہا او سو سو و ہستیر جان لہا  
رشتہ پر کرو دیان تم اچھ ویرن  
لیلی تیری جنوں کی تم او تہیں  
سردار پر کو چرہ کیا پرتو رحمت  
بیاری تو لکھی ہیں اہل مکر افسوس

کالی کا اثر کامل حمد ایت  
ہر ایک جو سید و زنا میں گیا  
خار آبلہ میں کی بلکہ کو حاکم گیا  
یہ حوصلہ منصور نامیر میں گیا  
نسلی نکوئی عشق کی آرائیں گیا

ہو گا کہ سب بات میں لطیف شفاعت  
جو نصبت حیدر کرار میں گیا

گولگانا اس میں شمشیر تبر کا ہوا  
قتل ہو گیا پر یہ سیاسی کفر  
یاد آتا مجھ کو ہوں میں کتنی عاشق  
تجمل کو ہو سکتی تیر میں خط و لاس  
یوں تو سب تیری بجان پہ لالہ  
کل شب وصل میں جاک باہر ہو  
دن کو پردہ میں ہر شب کو جان لہو  
آہ یاد ہے اور ابرگر آتا ہے  
لبت لبت یطانی ہی کیوں  
جو بری جو خط اولیٰ دہناں ہو  
محو اس تیر کی شوخ و برون  
نہ خودی اذان میں کونے آواز  
کل وہ جاتا تھا کہین جو کیا رہا

دل کو میر نے زانم جگر کا ہوا  
پہلی منزل میں میں کیا سفر کا  
نہیں معلوم کہ آیا ہوں گے بر کا ہوا  
راستہ سے میں جہوں گے گر کا ہوا  
باند بن کر کوئی مضمون کر کا ہوا  
نہ جانا کوئی گڑیاں گر کا ہوا  
بات کیا نام کو آئی جو ہو کا ہوا  
کیا پرنا میری دیدہ تر کا ہوا  
دلف شہد کا مرقی شہد کا ہوا  
دیکھا آنکھ میں یا قوت گر کا ہوا  
بہو تیکہ کو یہ نام وہ ہر کا ہوا  
بولنا میری شمع سے سو کا ہوا  
کی بناوٹ نہ طریق ہر کا ہوا

پیر کو منہ کو لگا کہنے بنا دی کوئے  
راستہ آج شفاعت کے میں گر کا ہوا

بتیابی دل کل جانان سے کو گیا  
دہ طور میں یکد پر نور عیش  
دلیس ہے کہ دیکھا کہ تر کو ہر دل

احوال پریشان کا پریشان ہو گیا  
ہونی ہو سو ہو موٹی عمر کی ہو گیا  
کیون ابرو کو ہا ہون میں گیا

غیر وہ انکو سو فی الحال  
زنجیر تری توڑنا و نا تو لیلی  
روتی میری لیل حنفت بیان کو  
نشا و ہون میں میں اوڑھیں کو  
نہ صفت پان نیل میں کی  
سیارہ دل بہرہ کھتری  
تیر کا ہو سید باقی تعظیم قیام  
میں جاہ نحمدتین گرا و کو تیر  
تیری رخ گل کوئی تجلی کو ہو تیر  
جی سم گیا کو تری ابرو کی گمانے

جونی روتی ہوئی سیمال ہو گیا  
جنوں میں کوئی بات نہ لہو گیا  
کل تر اسن گل فدا ہو گیا  
شونی تری آنکھوں کی آنکھ کو گیا  
اد میں خلی لیل ہنشاں کو گیا  
قرآن کی قسم و سن ہمارا کو گیا  
قد قامت ابھی شکر گلستا کو گیا  
یہ کیا نیلے گریو سن گناں کو گیا  
رو کی اگر شمع فروزان کو گیا  
کر تو نہ خطا ناو کی نہ گناں کو گیا

حضرت شفاعت کو ہی امید شفاعت  
مختر میں ہی شاہ رسولان کو گیا

نکھن شہ کا موتی اول جگر کا  
میں جو دیا اس کی نقیض نہ ہو گیا  
بولی لیلی کو غصہ کی آواز  
یہ بیویں بل لہائی اور یہ تیری  
سہا وہ تنگ گل باغ میں گیا  
رات میں تیر لگائی میری آغ  
لال آنکھیں کے خطا گم ہو گیا  
یک نگہ میں کبہ دل کو سا گیا  
تیری ہمار حنبت فی تر کر گیا  
فصد لیلی و دان کی جان میں گیا  
میں کو سعت سے تبا کی جان پر گیا  
سینا چیتے کا نہ چوڑا بنی لہا گیا  
لیکھا کہ چہ چہ دیا سحر سحر گیا

سینس دیا او سن تو میر کو میر گیا  
گئے برسات میں بیٹا نہ لہو گیا  
بند کا بن جل گیا صبرا سمن ہو گیا  
آنکھ بانی میں ہوں کیا تر ہو گیا  
تختہ دھن چین باز کو لہو گیا  
حصات کدوں میں شکر ہو گیا  
ہو کی قصہ ہر میر کو تر ہو گیا  
بیل تیری پلا لہا تر ہو گیا  
تو نہ آیا سالان چہ نہاں ہو گیا  
ر تو رنگ دل او جگر کی ہو گیا  
کیا مجھ پر قصوری بندہ پر ہو گیا  
لیک کہ تیری سی کتب دی بر ہو گیا  
کیا ہو اگر بادشاہت کشو ہو گیا

<p>روز کما ناگر کیاں زبان کی کیا غضب اوسکی کوچ میں بجا اگر شفاعت ہی حیا</p>	<p>سائب کسین سہا جہاں دیکھا ہو ہو طوق آہنی ہو نوکاز ہو سہلی جاتی سخت تہی بے</p>	<p>بہمن لہن بدین صورت نہی رہی چکلی چکلی نہی رہی کوکروہ بت ایمان</p>
<p>کان کا بالہ جھینرت وہ کمال کیا ہو نہ نیا چال تیر کو غش آگیا بلبل بار امین کھنکھو کو پھول روسی تیر دلانار سوار ملا اوسکے یوسف ترا دیکھ کر حیران ناتہ یوسف کا دل مثل نئی گیا</p>	<p>یا علی تم تو سنی ہو شفاعت کی خبر آپکے صدقہ سی ہر مجلس نگر ہو گیا</p>	<p>نشدہ الفت تیرا نہ شکر لکھا میٹھو رس پہن لکھ لکھ لکھ زلف سی سیر توتی میں نیک کی میں چچن کد ٹھالیں باپا کو دیکھ کر وہ زلف شگون زلف مانگ امان چکی زلف لکھ لکھ حسن عالماد سکا کیوں جھلکے غش جو آیا تیر کور و رکھ لکھ</p>
<p>عرب خرو حیف شفاعت نہ تو تا بہ مزار شہ شرب و طے گیا</p>	<p>اوسکی چالی ترا بجا راجا ہو گیا قد کوئی شکر دانی نہ لکھ لکھ سیر بند کان کی سرخی ہو گیا رات بدیر تریت سیرا ہو گیا خاک چابی سائب ہنکھو نہ لکھ کسے بکری پر کاہر ہو گیا کان بالا عارض کا لکھ لکھ میں نہیں جنوی کی جھونکری لکھ</p>	<p>نشدہ الفت تیرا نہ شکر لکھا میٹھو رس پہن لکھ لکھ لکھ زلف سی سیر توتی میں نیک کی میں چچن کد ٹھالیں باپا کو دیکھ کر وہ زلف شگون زلف مانگ امان چکی زلف لکھ لکھ حسن عالماد سکا کیوں جھلکے غش جو آیا تیر کور و رکھ لکھ</p>
<p>عالم میں جس کا شرف نہیں ہوتا کافر جو تری لکھ کا سوا نہیں ہوتا بیچار کا دل توڑنا اچھا نہیں ہوتا دستور ہو دیوانہ سیر داند نہیں ہوتا سنا ہی دلا عشق میں کیا نہیں ہوتا اچھا لکھتا ہی وہ اپنا نہیں ہوتا کا کل جی جان کا اگر داند نہیں ہوتا سرسبز کبھی گلشن دنیا نہیں ہوتا</p>	<p>اوس شفاعت پایکا تو دین دنیا میں مراد فضل تیر گر علی مشکل کشا کا ہو گیا</p>	<p>میرے گل و تر قات کو نہایت ہو تمتو شرف تو ہو جانان ست آفرین ہو آپکے تیری مست ماتھی لکھ لکھ لکھ شمع و روان کا پلہا بر من لکھ لکھ گالیاں کہا تو میں دیکھ لکھ لکھ دروازہ دھب تم ہو قیاس ہو لکھ لکھ کسے جھٹی کا دھواں غولان لکھ لکھ نقد ایمان کے لیے شرم جیاد لکھ لکھ بر ملا بوندہ تم کوئی دھوک نہیں لکھ لکھ کہ لکھنا مسکرا کر چھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>امت کی شفاعت کہی توتی نہ شفاعت احمد کا جو عشر میں وسیلہ نہیں ہوتا</p>	<p>کل ہی کی کان میں اوسکی ہو گیا ہو گا اپنا خاتمہ ہی سلامت ہو گیا میرے تیر زنجیر مہاوت ہو گیا کسے سب شوق میں ہی ہوت ہو گیا خوان لکھ پڑا ہو لکھ لکھ لکھ یہ اقسوم مجھے وقت وصل ہو گیا موند لو لکھ لکھ جو لکھ لکھ لکھ ہیل ہر نیک سکا نہاں غول ہو گیا جسکی آنکھ میں شرم اوسکی خصلت ہو گیا کوئی دم نہ جیالی کوئی سار ہو گیا</p>	<p>میرے گل و تر قات کو نہایت ہو تمتو شرف تو ہو جانان ست آفرین ہو آپکے تیری مست ماتھی لکھ لکھ لکھ شمع و روان کا پلہا بر من لکھ لکھ گالیاں کہا تو میں دیکھ لکھ لکھ دروازہ دھب تم ہو قیاس ہو لکھ لکھ کسے جھٹی کا دھواں غولان لکھ لکھ نقد ایمان کے لیے شرم جیاد لکھ لکھ بر ملا بوندہ تم کوئی دھوک نہیں لکھ لکھ کہ لکھنا مسکرا کر چھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>گر تری لکھ مہر کو کون مشک فتن ہی لاری خطا سائب الی جی بکلا تو میں کالی ناگن جسکا کا نہ بجا قرنی بلبل پروانہ کرن جی قربان کیوں نہ اونی خزان دیکھ یہ مسافر شمع سارخ کل سابدن حسن خوبی نہیں میں اوس کی کمال لائق شمشیر ستم ہو کر کس جی ہم یخ وابر و کو کو کر یہ کیا عجیبے سخن وجہ یہی بخدا</p>	<p>اوس شفاعت پایکا تو دین دنیا میں مراد فضل تیر گر علی مشکل کشا کا ہو گیا</p>	<p>میرے گل و تر قات کو نہایت ہو تمتو شرف تو ہو جانان ست آفرین ہو آپکے تیری مست ماتھی لکھ لکھ لکھ شمع و روان کا پلہا بر من لکھ لکھ گالیاں کہا تو میں دیکھ لکھ لکھ دروازہ دھب تم ہو قیاس ہو لکھ لکھ کسے جھٹی کا دھواں غولان لکھ لکھ نقد ایمان کے لیے شرم جیاد لکھ لکھ بر ملا بوندہ تم کوئی دھوک نہیں لکھ لکھ کہ لکھنا مسکرا کر چھ لکھ لکھ لکھ</p>

روزی رو قیاسیم ہوئے ہیں ملک دل پر چھوئے  
 بی کرمی تجسیر لپٹ جا ابھی تو شک چمن کھول ہی نہ تھا  
 شہرہ حسن داد تر اسکے صنم ہو ابوسف کو الم  
 کج زندانین جیسا دل ہو ادھار وطن ایڑی لقا  
 چپ ہو کس سطرے جانان نہیں کہ تو کو کام ابھی گردش نام  
 چوم لو گلاب بر و گرو ترا چو ما سادہاں کل لکھا گیا نیا  
 نزع کو وقت شفاعت کو رہی یاد علی لبت ہو ناد علی  
 تیری در گاہ میں او خالق و رب ظہن یہی پہنچو دعا

غزل ردیف دال

ہو رشک ہلال ای فلک کو محمد خورشید سو روشن کیوں ہو محمد  
 امی فاختہ تو میرے کسے نام ل دیکھا نہیں تو نے قدر لکھو محمد  
 نسیم گلارہ کی کینہ پر سید بیلی ہوئی ہی خلق میں محمد  
 نہ گونگیوں انگوٹھی ہو محمد سنبل ہی اسیر خرم کیوں ہو محمد  
 کافر کے لیے زلف دو تاحلقہ محمد توت وہ اسلام ہی ہو محمد  
 درباری جنت پہنچو ناز و خواجہ جنت جی کہہ دے ہو محمد  
 کس شہ سو کھون جو اعلیٰ علی جلسہ کو ملا آگے زانو ہو محمد  
 حسنین کو بخشی ہے خدا کی دولت خصلت اسد اللہ کی ہو محمد

یہ عرض علی ہی ہے شفاعت کی بددگر  
 اسی دست خدا قوت بازو محمد

ملا ردیف را

سیان کو ہماری سند سوا ابو ہم جی پو بی کے دربار  
 ساج باج براق بٹھا لو ہو کیت نور ظہور سنگسار  
 روح الامیں شکست میں ہو چیل گھاری فرستے قطار قطار  
 آدم علی شیت جلو میں موسے ہی بلکہ بردار  
 بولی تقدیر کے جو کت جاوین صالح نبی سے شتر اسوار

پا چوئی کر علی جیو کو دل دل بجلی سی کو نہ سے کمر تلوار  
 خواجہ حضرت طر کا و کورت میں باغ ارم کی انوکھی بہار  
 صلی اللہ علیہ وسلم حورین گشت میں بچار بچار  
 ڈالی ماتہ خلیل کی آئی میں کو کت کلب تر و دار  
 بیگ بیگ ادریس بجاوت سند رکھین سچ سوار  
 سر سونے کا ملک بر آجی لکھی سو ہی تین مار  
 آجا بلبلان ہمارے دیر سے زہرہ الاثنا تہ پار  
 عاشق کو نا کو دے ساجی واحد ایک بدان گزار  
 محشوق ایسویں واکو د جو سب نہیں کو مکہ وہ قرار  
 لیلی مجنون امین عذرا الیہو کو کو نہ کیوں بسیار  
 بلبل پہول تنگ او ردیکت ت نہیں جانیں تو جہا  
 خلوت میں مزاج ملی ہی اپنے پیار کی بھی غشتار  
 کان کر اوٹ ہوئیں جو بیتان کو پری علی ابن محمد کار  
 منہ دکھلائی بخشش ہی امت جاسے کیوں بلہار  
 سنت سزہ اکبر ہو سا کر سے ہم لوگ کو کو تو دار  
 کت شفاعت اپنی ہی سی نیا پہنچے ہی موری محمد مار  
 بی نہ پالو نہ کیوں ہو پار لگا و نہ ہماری بار  
 بہائی علی کی بول بابل آن پر زمین دعا دار  
 حضرت سے ہے امید شفاعت کر دی غریب کی پیر دیا

ردیف لام

مار بہرین زلف معجز چکر سیکھان جاوین آئی ہو سر چکر  
 سخت بلقیس سلیمان کے ہو ترانہ بکیت سی کر دے پار نکالے سر چکر  
 کر دیا مغر و حسن آسکو نیا کھانا ہم گلہ کتے اگر ہو تا سنگد آچکل  
 سیکر دت لڑی ہیں دل خالو داچر ہو حال ہی رہا غصہ آچکل  
 کل وعدہ وفایت کرتے ہو کلا جان آجا و تو جان مضطر آچکل

والصالحين والبرين في الجنة  
 بهر بیان جنونی که این کارها را  
 باز می جویند باز پیرنی حبیبی  
 جلوه نمونی بودی بود لایح تو کوه  
 خط نه لکها یار نمایی خط غبار  
 محکم کلیاتی بود که غریب دلی از جادو  
 تم رسد کیا بهی رکت که کمر کوه  
 جوتی من جوئی خسا جانم تو  
 زودتر روی مضمون خمین  
 جی کوه تو منی که رود از آن  
 سیر یا که من کشی لیا کوه  
 ایک بت که عشق منی که جادو

یا علی متکل کشا کرنا شفاعت کی مدد  
 تم بنا دو کام بگذاهی مقدار آج کل

دلکو دیوانه بنایا پیری آجکل  
 شاید آنکسین او نکو لکها من  
 کسین کسین باغین با کبان برود  
 کشته کا کل کی ایلی ایلی  
 دیکو من آنکسین چارین که زلف کوه  
 کیون آنکسین در کلبه کلبه  
 شل مقویب ای کسین وین  
 ایسان پیریت جوسل پیریت لوار  
 آنکسین در کلبه کلبه کلبه  
 دیکو حال و شوق خیریت حق خدا  
 کیا ایلی ایلی ایلی ایلی

بجمله کوشش که تو باری که کافران  
 کریمین بسترید برون کوشش

اوس گلی من ز جانی سے شفاعت تن  
 کیا کرین ایسانین ی دل پیا بواج کل

ردیف نون

بسته بسته زلف چلیدا اندون  
 با تم خنده کرد کما دور وینا  
 سیر عاشق کا جگر علیا کلبین  
 منی جو لب تو اوین که پیر  
 کس طرح سلجی کوهی پیر پیر  
 مارتا تیغ ابرو جلتا آب  
 جسم کلنار جو را جانی دست  
 پیر یان طیار کین چنک  
 عشق کی عیار کا موه کا  
 قسین دیوانه پیر کلبه کلبه  
 ناز چرخه کشته شود و تری  
 بولی شیرین الی که کلبه  
 حیرت گرو اما و کوه پیر  
 بن بن منجون دم گرم ای  
 زلف جانان پیری با جامه کوه

ای شهید کربلا تیری زیارت هو نصیب  
 به شفاعت خسته جان که تنما اندون

کل خوشی و غزلون ملائیکه  
 شوخ چینی می کلبه کلبه  
 بد نظر تو ترا جنون من لول







یعقوب سیدہ کی مبینہ خبر  
 یوسف کی تین بیویوں میں سے  
 بنی خیم احمد مختار کا مختار  
 وہ کون مہم تھی نہ کی فتح علی  
 حد کردی بہادر لڑائی میں  
 حیدر کی محبت ہی قیامت رسید  
 چون شمع لگی جلتی روشن  
 دشمن جو علی پر وہ تیرن ہو کا  
 فرامین خیمہ جلوت کا موسیٰ  
 ناگوار سی سہ پہر بار سخی کا  
 کو خلق میں حاتم کی تیر کا شہرہ  
 بدست در افتادہ ہو چکا نہیں  
 دن جسر کا سیدہ کہ ہے شفا عمت  
 رہی کو لیے خلد میں گریاے علی سے  
 زنی نام نہ علی کے واسطے  
 لافچہ لاف لا سیف لاد افعا  
 آج کما تیر تیر کو دیکھ لکھ لکھ  
 احمد خیمہ من کہتہ موسیٰ کا  
 نوع کو طوفان دی گئی تھی  
 شیر کو طمان بچا دیو خلق خدا  
 عالم اعلیٰ میں جبرائیل کو بایہ  
 ہو گیا ملک سلیمان کی تیر تیر  
 حضرت خیر البرکات جبر علی مرتضیٰ  
 کمال گاتیری بانی حال معراج  
 بار از جبرکے تو انھیں کما حد جبر

کردیا زندہ نصیری کو بہتر مرید  
 دل میں دیکھا کہ تیری قامت شہد  
 جو سر سار بر زلف عین جبرائیل  
 تیرے دوشے سے ماہ داغی ہو گیا  
 تم ہو لکھو گئے گا روئی شمشیر  
 باغ رضوان کی خواہش خیرت کر  
 یا علی شکر تو جبرائیل کی خبر  
 جبرائیل کی خبر تو جبرائیل کی خبر  
 او شفا عمت دلیس میں بیخ شاہ اولیا  
 حشر میں لیا ونگا تھنی کے واسطے  
 ہمارے دیوانہ زلف یار ہوئے  
 بھائی قیس کو تاقہ یہ اپنی لیل  
 لکھنا زنا وکے کا تیر دیکھو تو  
 لکھنا ہوا بر بار علی کی تیر  
 برائیاں ہی کرتی ہوں کانوین  
 زہیل تو مشروران میں تیر لکھنا  
 کہی گویا ہر دندان جو لٹ با دا  
 برت پھول سا اوسے ہو تو لکھنا  
 شفا عمت آپ کی قسمت لڑائی میں تیر  
 جو کچھ ہوئی میں در شاہ ذوالفقار ہوئی  
 تیر سے جھک کر محبت ہی سہی  
 لکھنا بوسہ کا نہ ہم چور شینگ  
 وہ جفا کرنا ہر ایدل تو وفا  
 شوگرین ہر جلا دے جھکو  
 دیکھ ادھر سر سخی لکھنا وکے

بولی ملی میں ہوں محبوب  
 چال دیکھا کہ جو ہو ہو ہو  
 زلف کا فرہین چپا لکھنا  
 شہد کہتے تیر کیلین ہم آج  
 گزین کوئی شفا عمت ہی سہی  
 خیمہ کو لکھ لکھ لکھ لکھ  
 مارا ہی دیکھ لکھ لکھ لکھ  
 چوٹی ہوں میں مائی جان بلال  
 دست قیامت میں ہی سہی  
 شیرین زلف کا لکھ لکھ لکھ  
 جبرائیل کی خبر تو جبرائیل کی خبر  
 آؤ میں نکاح جلد کرتے تیر  
 بندری کا لکھ لکھ لکھ لکھ  
 بوسہ ہو اوسکی عالم میں ہی  
 مضمون لکھ قاتل تیر لکھ لکھ  
 تعریف زلف میں کہ تیر لکھ لکھ  
 عاشقی کو قتل تیر تیر گاہ کا  
 دانش کو لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لاشیہ ہی آئی اوس لکھ لکھ  
 جامہ میں بلبل گل ہو لکھ لکھ  
 تب وصل کا فرہ ہو لکھ لکھ  
 کہتے ہیں عشق اسکو جو درد دم  
 لکھنا روز عشق کا لکھ لکھ  
 ہوو گئی شکران ان امداد بخش  
 لکھنا روز عشق کا لکھ لکھ

<p>حق زطلوہ جو درد داندہ ہو</p>	<p>ابو موسیٰ کو ملنے دشت میں کوٹے</p>	<p>ابو ہریرہ کی کوئی تو موعان ہریم</p>	<p>بولو بلایان محض کس شرب سقدہ سے</p>
<p>مرغ جان تن شفا حجت کو اور جی حسین</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>زینب کو جیہ نہ ہوتا ہریم سے</p>	<p>میں کھانکھان میں کھانکھان</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>میان کھانکھان میں کھانکھان</p>	<p>تھا ہر الی ہو سیر بایک ان لغو کو</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>اگر افریقہ سے کھو دہ ہریم سے</p>	<p>زینب کو کھانکھان میں کھانکھان</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>بہلا ہریم تو موعان ہریم سے</p>	<p>ابو ہریرہ عارض میں کھانکھان</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>اٹھ گیا شہر کھانکھان میں ہریم سے</p>	<p>یہاں کل آنا یہ قیامت آج ہاں</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نہ میل گیا نادان سر کیا اچھا لگا</p>	<p>قد بالا کا اوس گلہ صورت میں ہے</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>در حیدر اگر ای شفا حجت میں ہوں ہرگز</p>	<p>بدل مکی تو روضاں حجت الہا واکا گری</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>اوجھار ہی دیوانہ کو نیر دیکھا</p>	<p>اوجھار ہی دیوانہ کو نیر دیکھا</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>مانی کو ذرا چاندی تصویر دیکھا</p>	<p>منہ زرد ہونڈ کتا چن کے کاغذ</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>ہیکو ہی مباح شہر شیر دیکھا</p>	<p>کھتی ہیں جھنگ کا فرسے بڑوں</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>اچھم سیر سر مکی تحریر دیکھا</p>	<p>اچھم سیر سر مکی تحریر دیکھا</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>کا فوجی قرآن کفر دیکھا</p>	<p>دل لگا سپاہ شہر شہر خطا</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>کری کی تو قائم کوئی تیر دیکھا</p>	<p>اس کا تھا کا شہر کچھ بھی</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>دنیا میں شہادت کو ملے گلشن فردوس</p>	<p>دنیا میں شہادت کو ملے گلشن فردوس</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>یارب تو اسے روضہ شہر دیکھا</p>	<p>یارب تو اسے روضہ شہر دیکھا</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>بل بل شہر خزانہ مار دیکھا</p>	<p>چوٹی کو عارض سکی زلف پر کون</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>میل کی دہری بان گسٹوں کوٹے</p>	<p>تیری سے اوداسی مرغی دین</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>مسجد میں کتب شہر کوٹے</p>	<p>خانہ دل ہو جو لوٹا نہیں کوٹے</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>ہنہ دیکھا میں ناگن سے ناگن کوٹے</p>	<p>زلف مشکین کہاں کوٹے</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>ہلکے مانتو کوٹے کوٹے کوٹے</p>	<p>جسے ہیں کھنکھان میں کوٹے</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>جیسے بہاؤ کا مہینہ آکے کوٹے</p>	<p>نیر غم میں کوٹے کوٹے کوٹے</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>دلو ہلو کوٹے کوٹے کوٹے</p>	<p>دلوں کل کوٹے کوٹے کوٹے</p>
<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>نخل دشت کر بلا اول سلی بنین کوٹے</p>	<p>تیر قیامت سے تیر شہر کوٹے</p>	<p>تو جو آکر باغ میں کوٹے کوٹے</p>

<p>بہار زندان میں بن علم کو دیکھ کر یاب کا سر بکھریا لائے شربت حسن بن علی جام شربت کو ماتہ میں لیکر ہمت و خلق اسکو کہتے ہیں ہو گیا ساسے قید خانہ میں درگزینے یہاں قصاص کی سیلہ اسکو پلاؤ تم شربت میر کو شربت کا دیکھتے استفاق یہی کہ شربت کو ہو گیا میر روزہ افطار تب علی دیکھا حسن شربت کی خاطر سے پر لگایا علی نے سینہ سے روح جنت کو کر کے پرواز اوشہ گیا سر سے سارے میلے حیف ایسے سخی کے بیٹے پر وادر لیا حسین کو مارا تھے مسلمان کیسے وہ ظالم علی فاطمہ خد اور رسول اوسکو پانی کی ایک لوندی یا علی تینے اپنے قاتل کو حشر میں بھگو دو گے از لال دوستان را کجا کنی محروم اشخ خوان کی تم خبر لین جان کنی میں حدین حشر میں</p>	<p>طوق گرد میں ال کیساری رونی زیب تن کی یاری مانو صدہ غشی طاری اشک نمونے کے ہو گئے جاگی یوے بہترین لازاری ابن محمہ ذلت و خواری جرم کا گو کہ ہو وہ اقاری اج حسن کی ایت لاری اور خالف کی وہ تمکاری جسٹری بن علم نارے قرص کی منگائے افکار توڑا شربت بیابا چاکر اے اولاد کو گئے بارے خسرتی ہو گئے نموداری کی خلاق ذمہ سے خوبا شکر کینے کی بھاکاری شمر دوسے بھونجی اری اونہیں صداتہ حافظ قاری جسکے کرتے تھے نازداری دیکھو اتحاد دین کی چاری جسکے شربت دیا بھونجی اری تھکی کی ہوگی دشواری تو کہ بادشمان نظر ملی ہو جو ملک عدم کی تیاری کو جو مرے مدد لاری</p>	<p>ہو شعا عت ہی کی بھکھو تیری خاطر چپا دیکر خطا آج کل گردش سماوی سے زور کلفت ہو ہو میں از نوار اوشیا مجھے جلاؤ تم بھکھو لاحق ہی ای میرب یا علی دو شعا شعا عت کو مرض فکر کا ہوں آزارے</p>	<p>ترجیع بند جسد مہرین بایندہ خیر یاون تہا تہا درم تہا تہا تہا فروج شام میں عتاب سو دینہ تہا اور یاد رواہ ان نلت الیچ الصبا یو الی ررض الحرم بلع سلامی روضتہ فیما البی المحترم گرجا بھکھو تہا تو گوش و سون شمع حرم کہ بات شمع خیل نیبا طوائف عجم حلت نہت وہ نام مبارک مصطفیٰ علی اصل من و خیرہ شمس من خدہ بذر الدجے من ذلہ کو اللہ سے من کفہ بحر الہم ہو جو زندہ مصطفیٰ تو ہو بھکھو اگر ساہن شکل نبی امرا لگیا ریخ و نصیبت کو کہیں بھکھو کہ جہنم کا جہاں ہو میر جہاں</p>	<p>دور ہو صدہ لکھارے میر مالک بڑے ستاری خستہ جانی ہو ادل اٹھاری ز زمین جان سے ہو تیرا محبو ہو جائے در دیارے یہی بھکھو و نادارے</p>	<p>تیرا بھکھو تہا تو گوش و سون شمع حرم کہ بات شمع خیل نیبا طوائف عجم حلت نہت وہ نام مبارک مصطفیٰ علی اصل من و خیرہ شمس من خدہ بذر الدجے من ذلہ کو اللہ سے من کفہ بحر الہم ہو جو زندہ مصطفیٰ تو ہو بھکھو اگر ساہن شکل نبی امرا لگیا ریخ و نصیبت کو کہیں بھکھو کہ جہنم کا جہاں ہو میر جہاں</p>
--	---	--	--	--	--







طو میں یا ساوہ ہی سخن ہوا اور جب ہر ستم مقام نامو  
 کامیاب ہو جائیگی تو صدای سخن لمن الملک ایوم کیلک رہی  
 جملہ ادکما نیکی عرض کروں کہ حضرت حکیم علی الاطلاق  
 نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے خزانہ کنت کنزا  
 فحقیہ کا کلیہ طلسم لاسے نکلند گلشن اسکان بلبل ارہرگر  
 پر کیا کیا ناکہ لاسے بابا بود نابود کی کائنات سے ترک بار  
 گل خار زنگ بود اور دلی آرزو زبان ریخت غریب  
 سب میں ہی تہی حشرت وجود کی دہوم ہے تو تہا سائن  
 ہے سبکو معلوم ہے واما کارشاد ہی مرشد مولانا حکیم حکیم  
 کہ جب بندہ حالت ذوق و شوق میں آئے تو موجود کی  
 صفات اور رسول مقبول کی نعمت زبانی لای جو مٹی سی  
 نہ مٹی زبانی صرفہ سرائی سے بجائے نعمت رسول باعث  
 افضال باری ہی پاک سے نیاز کے نام کی رٹ ذریعہ نجات  
 اور وسید رسکاری ہے جس طرح کہ ہمارے جناب فضیلت  
 انتساب جان میں ہی کامی شہ آرزو اجرائی زاری خالی  
 سالک مسالک طریقت واقعہ و قائل حقیقت حق الہام  
 معرفت دستگاہ جناب لوی محمد شفاعت اللہ بمرہ  
 اپنے اکھا د اور امانت میں بازی لگے ہن ہلا فرمایا کہ جو  
 کوئی نعمت جناب سے در کائنات میں ختم و شرمزدون  
 نہ پایگا تو او کو سو کہ رتبہ حضرت حسان اور عبد الملک  
 کی اور کیا مانہ آئینہ نعمت رسول میں کو تو کو نہیں رہے  
 کہ چکار ہے مجاز سے بڑھ کر چلے ہا ہر کے یاس نہ چکے اللہ  
 کیا مجموعہ تصنیف فرمایا ہے کیسے طبع و قار کی حسن خدا داد  
 کو چکایا ہے پر تعصیہ غریب خمس مسدس تقصیر باقی مستعار  
 کہ ہے کارنامہ روزگار ہے بیچ تو رہے کہ چمنستان

جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل  
 ہر ایک فرشتہ شریف و شریف  
 میں خیر من سید فتنہ لاو کم  
 است لاجی مرد قابل آقا و کلمہ  
 فی القبر استغفر یا تفتیح بالہاد و النور القلم  
 دارم خداوند دوایا رحم اندوز  
 جان ارادہ میں ہی با تہا ہر ستم  
 یا لینی کنت کمن استع علی لکیز  
 یوما و لیلہ دایما ازرق کذ لک لکرم  
 پیر شہدال مصطفیٰ ازہر غر و غلہ  
 یا از برای کنت مظلومی خور و  
 در خاک و خون فنا اندہا تہا لک  
 اغفر الی ما مضی و احسن الی ما بقی  
 بارک لہ یا سید فی الابد و الابد  
 کشفہ اہل شرع را کفایہ حرم و خطا  
 کردہ چہ علم و تہم بر البیت مصطفیٰ  
 این پر لہین سوطین شہ سزاوار  
 یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ رحم علیہ  
 مجموعہ اعمال طہا و ذہبا بالعلم  
 گوشت و عذت کو حال سیران میں  
 میکو و بے و از نا جہ رستم و جہ  
 میگفت از در جگر سچا و کلین  
 یا حرمہ اللہ کلین رحم لہ العابدین  
 مجموعہ لکیر لطائف لکیر لکرم  
 صبح آسمان فصاحت کی معنی تہا لک حکیدہ کلک  
 غایت سلک شیخ ریاض الدین محمد مخلص تہ ریاض  
 کلام ہوش افزا ہی زبان آزادانہ ہی شیوہ ایابی طلاق  
 ہیوستان تہ کو یا کیسہ سلمیٰ معنی کی شاتہ ہی  
 یار و سخن از رویشال کے ایک حساب ہے جو جو ہو تو ایک  
 سبب تہ خلق نئی آدم کا اور اسطہ ہی آفرین تہجد ہزار عالم  
 اس نظر سے کہ ترانہ کن جو قبل کا جمع کائنات واقع ہوا  
 وہ سخن ہی تھا اور زمرہ الست بر کم کہ بعد قادی مجموعہ

الفاظ و معانی پر بہار ہو گئی فوج القدس کی روح بلیل  
 و اگر کلام مضامین ہزار جالسی تیار ہے بندش مصالیح  
 کایہ حال ہو کہ تمام کلام صنائع لفظی اور بدائع معنوی  
 بالامال ہے حسن تعبیل و حجاج بدلیل تر صبیح التعلات  
 تضاد و طباق ہر صنعت میں سب طرح کا مذاق مطالب  
 وہ اگر چند میں کر آدمی تو کیا سو جہان قدم کو پسند میں  
 چین میں شاہد معنی کا مرقع نظر آتا ہے دیدہ حقیقت  
 اور چشم بصیرت کی نگاہ کو دیکھنے کا تماشا ہے فقیہ کلام کا  
 وہ لطف او مٹا نہیں کہ جب اس مجموعہ کو بالاستیعاب لکھتے  
 فرما رہے تھے کی صورت لفظوں نے پیدا ہے ایسی صاف صفا  
 تو موجود ہیں بدیہی کو برہان کیا ہے فیما در حجت نور  
 قدم گنجوہ لعلہ برق طور کا جلوہ دکھایا ہے کیا کلام  
 سننا سنت ہے کیونکہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 خود سماعت فرمایا ہے بے برگ و شاخ کی مجال تھی جو نہ  
 اس کلام کی صفات سے بیان کرتا لیکن بہر حال امر  
 اور تقدیم ارشاد خود می مگر می جناب لوی محمد الہام  
 صاحب کا جو حلف الصدق صاحب مجموعہ کی ہیں مسلم تھا اگر  
 جاہد اعانت کیونکر گزرتا اور جو کہ خیال میں آیا ارطال  
 خدمت ہے اگر مجموعہ کے ساتھ یہ چند سطور نشان ہیں  
 طبع و قافی جاد گئے تو یادگار رہنے کے اس سے کہ غرض نہیں  
 ہے کہ طبع ناظرین اچھا جانی کی پراکھین اللہ تعالیٰ ہر  
 لمحہ شمس انصاف میں غلت نقشہ ہوا رق قصا  
 یعنی تقریظ پر تنویر منشی ال حسن صاحب سلسلہ اللہ  
 اکو احب من جانب مطبع بطور خامتہ المطبع  
 محسن پریس کا چشمہ کہ قلم تمام جو فیض سانچ بیل بہار

ناظم نظم کائنات کی تالا الہ الامان علیہ السلام و نور الہی فی قلوب  
 قصیدہ موجودات کی لغت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 قدس بصف آراستہ ہوں سالانہ اعلیٰ ترین بیت پر  
 ہوں کہ عنوان طبع نور کے شاہ کو لای جہیز چہرہ شہنشاہ  
 گلزار جہان شاہ کیلوب ہم او شہناہ کو زینت شہرت کرتا ہے  
 کہ جسے نگارہ جمال کی خواہش میں عاشقان سنیہ کیا شہنشاہ  
 سخن نگار کو تیار کرتے دولت دیدار ہو دامن نہ وہر نیلے کو  
 وہ شہنشاہ ہے کہ اندرون آفتاب کتاب سخن کا طالع ہوا  
 جسکی روشنی تمام عالم نور ہوگا اس شہر شرف کی تجلی کا شہر  
 ہو گا یعنی جیسے ایک شاہ دروغ و غرور و صلا لائی متعالی محمد  
 علامی تمام محبت نیاہ مولوی امام احمد صاحب میں جنگ واداجہ  
 عاشق رسول خدا ناظرین شاہ نازک خیال ملج جلیل اللہ  
 محمد خاں صاحب مدد الیوی نور اللہ قدس کی تصنیف کی کتاب  
 منظوم نظم و نثر میں باقی قصیدہ و منشا قب و غریبان لغت  
 جانب ہو لکھا و شہرہ یابیں ایسا مجموعہ نظر سے نہیں گزرا ہو  
 ہے کہ لکھا گیا ہو ایک سو ایک سو ہر فرد ہو بیت ہو قول  
 قصیدہ ہو رباعی ہو قطعہ ہو سندس ہو غزلیہ ہو شاعری  
 کو یا نہایت جاب علم لکھے ہو یا لغت حضرت رسول خدا ہو  
 سوا ہے وہ تہذیبی ابتدا سے انتہا تک سکتا ہو مطالبہ کردہ  
 اور اس کے پیران و کینو کوئی چادر و درود شریف کا تراویح  
 کتاب طبع مولوی سید محمد صاحب وکیل سرکار مطبع اب اخبار نام  
 ستیا پور میں فرزند حسین منیر کی اہتمام سے یا گشت شہدائے  
 ختم ہو کر ہر دو جوہر تیار ہوئی ہر اسلئے جیلا علم دینی جو کو  
 خرید کر بکری کھف اوٹھاسو رقم اور مصنف اور کاتب و اہل مطبع کو

مست





